أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

الحمد للہ والمنہ کہ یہہ رسالہ عجالہ شرح ذہبیہ موسوم بہ



منجملہ تصنیفات جناب مستطاب تقدس القاب فضائل و فواضل پناہ
حقائق و دقائق آگاہ حبر لوذعی و بحر لمعی محمد اشرف علی النفیس دامت برکاتہ۔
مقام لکھنؤ محلہ وزیر گنج بتاریخ ہیجدہم ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۹ ہجری نبوی

در مطبع اثنا عشری باہتمام کمترین خاکپای مومنین سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلم الذی علم الانسان ما لم یعلم
والصلوۃ علی نبیہ محمد ن الاعز الاکرم قائل انا افصح العرب
والعجم واوصیائہ المعصومین ارباب السیف والقلم حجج اللہ
تعالیٰ علی ہدایۃ العالم صلی اللہ علیہ وعلیہم وبارک وسلم

حمد خدا ہی کو سزاوار ہے
جس سے جہان مظہر انوار ہے
مرجع کل اوسکے نبی پر سلام
اور ہر اک اونکے وصی پر سلام
اول و آخر کے وہ ہین رہنما
باطن و ظاہر کے وہ ہین رہنما

وبعد فیقول العبد المفتقر الی ربہ المغنی الغنی محمد اشرف علی

النفیس ابن موسیٰ تا نجف علی الاثنا عشریۃ البدا اونی اصلح الله
اخرهما من اولهما

عرض ہے بعد اسکے یہہ میری نفیس ... سن لے بگوش دل اسے ہر انیس
مذہب اثنا عشری مین کتاب ... ہے ذہبیہ عجب اک انتخاب
مختصر و کافی و نافع ہے وہ ... شرع کے احکام مین جامع ہے وہ
ہے جو وہ تحریر امام رضا ... پہلوی قرآن مین ہے اوسکی جا
کیونکہ وہ تفسیر ہے قرآن کی ... شرح اوسے جان لو ایمان کی
خاص وہ فرمودہ معصوم ہے ... شرع نبی منہج قیوم ہے

اِنَّ الرِّسالَۃَ الذّہبیۃ لمّا کانت قطعیۃ الورود مِنَ الامامِ الہمام
علی بن موسی الرضا جامعۃ لشرائع الاسلام من العقائد و
الاحکام فی الحلال والحرام کانت مغنیۃ للانام وانما یحتاج
العوام الی استفادۃ معانیہا الدقیقۃ مِنَ العلماء الاعلام

ہوتے ہوئی اوسکی نہین احتیاج ... ہان مگر اتنی کہ بحسب علاج
اخذ کرین مطلب مشکل عوام ... عالم کامل سے فقط والسلام
بس ہے یہہ اثنا عشری کے لیئے ... آگے ہے حق راہبری کے لیئے

فانترجمہا بالتلخیص والتنصیص محاورۃ اخوان الزمان لتسہیلا
لافہام عوام الہندوستان والله المعین وہو المستعان واشرح
المقاصد بالفوائد الحبیبۃ فسمیتہ بالفوائد الذہبیہ

ترجمہ اردو مین ہے مد نظر ... تاکہ ہون اس فیض سے سب بہرہ ور
شرح فوائد مین مقاصد کی ہے ... نام زیب تاریخ فوائد کی ہے



۵۸۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلم الذی علم الانسان ما لم یعلم والصلوٰۃ علی نبیہ محمد ن الاعز الاکرم قائل انا افصح العرب والعجم واوصیائہ المعصومین ارباب السیف والقلم حجج اللہ تعالیٰ علی ھدایۃ العالم صلی اللہ علیہ وعلیھم وبارک وسلم

حمد خدا ہی کو سزاوار ہے
جس سے جہان مظہر انوار ہے
مرجع کل اوسکے نبی پر سلام
اور ہر اک اونکے وصی پر سلام
اول و آخر کے وہ ہین رہنما
باطن و ظاہر کے وہ ہین رہنما

وبعد فیقول العبد المفتقر الی ربہ المغنی الغنی محمد اشرف علی

النفیس ابن موسیٰ تا نجف علی الاثنا عشری البداؤنی اصلحہ اللہ

اخرہما من اولہما

عرض ہے بعد اسکے یہہ میری نفیس — سن لے بگوش دل اسے ہر انیس
مذہب اثنا عشری مین کتاب — ہے ذہبیہ عجب اک انتخاب
مختصر و کافی و نافع ہے وہ — شرع کے احکام مین جامع ہے وہ
ہے جو وہ تحریر امام رضا — پہلوی قرآن مین ہے اوسکی جا
کیونکہ وہ تفسیر ہے قرآن کی — شرح اوسے جان لو ایمان کی
خاص وہ فرمودہ معصوم ہے — شرع نبی منہج قیوم ہے

اِنَّ الرِّسَالَۃَ الذَّہبیۃ لمّا کانت قطعیۃ الورود مِنَ الامامِ الھمام علی بن موسی الرضا وجامعۃ لشرائع الاسلام من العقائد و الاحکام فی الحلال والحرام کانت مغنیۃ للانام وانما یحتاج العوام الی استفادۃ معانیہا الدقیقۃ مِنَ العلماء الاعلام

ہوتے ہوئے اوسکی نہین احتیاج — ہان مگر اتنی کہ بحسب علاج
اخذ کرین مطلب مشکل عوام — عالم کامل سے فقط والسلام
بس ہے یہہ اثنا عشری کے لیئے — آگے ہے حق راہبری کے لیئے

فاترجمہا بالتلخیص والتنصیص بمحاورۃ اخوان الزمان لتسہیلا لافہام عوام الہندوستان واللہ المعین وہو المستعان واشرح المقاصد بالفوائد الجیبۃ فسمیتہ بالفوائد الذہبیۃ

ترجمہ اردو مین ہے مد نظر — تا کہ ہون اس فیض سے سب بہرہ ور
شرح فوائد مین مقاصد کی ہے — نام بہ تاریخ فوائد لی ہے

ہائے اوقات رہا انقلاب	اب جو ہوئی ختم یہ نادر کتاب
ختم کی تاریخ حسیبہ ہوئی	آج یہہ شرح فہیمہ ہوئی

واقدم علیہا مقدمۃ لتوضیح البیان وتوجیہ الکتف ہما بتفسیر
القرآن فنقول ومن اللہ التوفیق وھو خیر رفیق آب واضح ہو کہ جناب
امام رضا علیہ السلام باتفاق جمہور خاص و عام مذہب امامیہ کے امام ہین
یعنے اہلسنت وجماعت کلہم اجمعین بخلاف اور ائمہ معصومین کے حضرت کی
نسبت سوی عقیدت رکہتے اور کہتے ہین یہی دوسری صدی مین ہجرت کے
مجدد مذہب شیعہ کے ہوئے چنانچہ تفصیل اسکی جلال الدین سیوطی نے
درمنثور مین اور میر شریف نے شرح مواقف مین اور اورون نے اپنی کتابون
مین کی ہے پس حضرت کی ہدایت سے اونکو اعراض اور انحراف ہے اور امامیہ
کو یہی صراط مستقیم صاف باقی رہا یہ کہ صحت اسناد کی کیونکر ہوئی مخالف اسکے
راوی اور ناقل ہین مذہب امامیہ مین سند یہ ہے قال حدثنا ابو علی محمد
ابن الحسین ابن الفضل قال حدثنا احمد بن علی ابن حاتم عن ابیہ
قال حدثنا عبد اللہ ابن علی ابن الفضل قال حدثنا الشیخ ابو الحسن
علی بن الحاتم القزوینی عن علی بن جعفر الشہرروزی عن احمد بن حماد
والفضل بن سنان الہاشمی ومحمد بن علی بن یقطین و ابراھیم بن محمد
کلہم رووا یعنے اصل راوی اول اسکے چار ہین احمد بن حماد اور فضل ابن سنان
ہاشمی اور محمد بن علی ابن یقطین اور ابراہیم ابن محمد اور ان چارون سے
سند پہونچی علی بن جعفر شہرروزی کو اور اونسے شیخ ابو الحسن علی بن حاتم قزوینی
کو اور اونسے عبد اللہ ابن فضل کو اور اونسے علی بن حاتم کو اور اونسے

روایت کی احمد ابن علی اونکے بیٹے نے اور اونسے حدیث پونہچی ابو علی محمد
ابن حسین ابن فضل کو اور روہ راوی اخیر ہین اور کہتے ہین ان المامون
العباسی بعث الی الامام الہمام علی ابن موسی الرضا و مجد بالفضل
ابن سہل ذی الریاستین فقال - مامون خلیفہ عباسی سے ازفضل بن
سہل کو کہ وزیر اوسکا تہا اور بسبب دوریاستون مین وزیر رہنے کے
وہ ملقب بذی الریاستین سے ہے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت مین بہیجا
اور یہہ درخواست کی احب ان تجمع لنا اصول الدین جمیعا من التوحید
والحلال والحرام والفرائض والسنن فانک حجۃ اللہ علی خلقہ و
معدن العلم و مفترض الطاعۃ یعنے ہم چاہتے ہین کہ آپ ہمکو سب اصول
دین توحید و مسائل حلال و حرام و فرض و سنت یکجا کر دین کسواسطے کہ آپ
خلق پر حجت خدا ہین اور معدن علم و واجب الطاعت ہین یعنے امام برحق
آپ ہین آپ کو ہدایت خدا سے ہے قال فدعی الامام الرضا بدوات
و قلم و قرطاس و کتب اوسی کہتا ہے کہ یہہ سنکر حضرت نے دوات و قلم
و کاغذ منگا کر لکھا آخر م بر سر مطلب جب یہ اسناد بذریعہ ان راویان معتمد
سے صحیح ہوئی کہ حال اونکی ثقاہت و اعتماد کا کتب اسمای رجال مین مرقوم
ہے پس احکام شرع جو اس رسالے مین مندرج ہین وجوہ
متذکرہ صدر سے واجب الاعتقاد اور واجب العمل ہوا اور شروع کتاب حضرت کی
بسم اللہ الرحمن الرحیم اول الفرائض شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ فرماتے ہین کہ بنا دین اسلام کی کلمہ شہادت کے دل سے پڑہنے
پر ہے یعنے گواہی دینا اس امر کی کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور

حال خدا کا یہہ ہے کہ ایک ہے وہ ذات مین اپنی اور یکتا ہے صفات مین
اور کوئی اوسکا کسی بات مین شریک نہین **فائدہ** یہہ جو کلمۂ شہادت
پڑہنے مین مینے قید لگادی دل سے پڑہنے کی یہ حضرت کے کلام بلاغت
نظام سے ظاہر ہے کہ یہہ گواہی دینا اول فرائض ہے نہ صرف حق جاننا
اور نہ صرف اقرار کرنا کسواسطے کہ گواہی دینا موقوف ہے علم و یقین پر
پس ابوجہل کہ قائل حقیت اسلام کا دلمین تہا اور کہتا تہا اختر النار
علے العار یعنے دوزخ اوس شخص نے ننگ پر قبول کی کہ اطاعت اپنے
کمسن اور ہمجنس کی گوارا نہوئی اور زبان سے اقرار نہین کرتا تہا کافر رہا اور
اسیطرح منافق جو دلمین معتقد نہ تہے اور زبان سے اقرار کرتے تہے
بے ایمان ہین اور تفصیل اس مقام کی تحقیق العقائد مین بہت کی ہے یہان
اندیشۂ طول سے اسیقدر پر کفایت کی **فائدہ** یعنے وحدت مین جو کہا
کہ اپنی ذات مین خدا ایک ہے اس سے مراد احتراز ہے مذہب نصاریٰ
و مذہب مجوس و مذاہب مشرکین سے اور یہہ جو کہا کہ وہ صفات مین
اپنی یکتا ہے اس سے مراد بچنا ہے اون مذاہب سے جنمین لوگ یہہ
سمجھتے ہین کہ صفات الٰہی بعض عباد کو دیگئی تہین مثل ہنود و غلات و
متصوفین کے اعاذنا اللہ منہم اجمعین۔ پہر حضرت فرماتے ہین۔
**اِلٰہًا وَّاحِدًا صَمَدًا فَرْدًا حَیًّا قَیُّوْمًا سَمِیْعًا بَصِیْرًا قَوِیًّا
دَائِمًا بَاقِیًا** یعنے پالنے والا ہے اور ایک ہے اور پاک ہے اور اکیلا
اور زندہ ہے اور مستحکم رہنے والا ہے اور سننے والا ہے اور دیکہنے
والا ہے اور زبردست ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور ٹہہرنے والا

فائدہ صفات الٰہی لاتعد و لاتحصے ہین حضرت سنے وہی ذکر کین جو
کلام شارع سے ماثور ہین - اور خلاصۂ کلام اس مرام مین یہہ ہے
کہ اوسکے صفات نامعدود ہین دلیل اوسکی یہہ ہے کہ صفت کا مفہوم
ذات کے مفہوم سے غیر ہوتا ہے صراحتہً چنانچہ ذات موصوف صفت سے
ہوتی ہے اور جب تک موصوف کی نہ جائے مجرد و معرّی رہتی ہے
اوس صفت سے اور ذات پاک خدا کبھی اپنی صفات سے معرّی نہین و
الا احتیاجمندی لازم آئے اور مقرر یہہ ہے کہ وہ ہمہ جہت کامل و غنی ہے
پس اوسکی صفات مثل اور ونکی صفات کے نہین اور اسی سبب سے متعدد
کہنا نچاہیئے بلکہ وہی ایک ذات ہے کہ ہر محل پر بلفظ صفت تعبیر اوس سے
ہوتی ہے - اور عامہ نے لکھا ہے کہ صفات الٰہی نہ عین ذات ہین نہ غیر
ذات یہہ بات معقول نہین کہ ارتفاع نقیضین مثل اجتماع نقیضین محال ہے
چنانچہ تحقیق العقائد مین بیان ہوا - لہذا مذہب مختار امامیہ صفات مین
یہہ ہے کہ صفات اوسکی ذات پر زائد نہین اور مطلب اوسکا وہ ہے جو اوپر
لکھا گیا فائدہ اللہ اسم ذات خدا تعالیٰ ہے اصل اوسکی الالٰہ ہے اور الٰہ
کے معنے پروردگار ہین اور تفصیل اسکی جمیع کتب درسیہ مین ہے غرض
یہہ ہے کہ الف لام کے سبب سے معین ہوکر علم ہوگیا اور حضرت نے جو
فرمایا الٰہا معنے اسکے ترجمہ مین لکھے گئے اور یہہ لفظ اسواسطے مذکور ہے
کہ باللنا بتون کا یا اور معبودون کا اہل باطل کے ثابت نہین اور معنی وحدت
و صمدیت ذیل شہادت مین بیان ہوئے - اور فرد ہونے سے مراد یہہ ہے
کہ زوج نہین رکھتا بخلاف قول نصاریٰ وغیر ذالک - اور باقی صفات...

جو ذکر ہوا نسبت سلب و نفی تمام عالم سے کہ بت ہی او ہمین بدینظاہر تخصیص کر
سمع و بصر و واسطے استحکام اساس شرائع کے سب یعنے سب کے اقوال و احوال
پر ادراک اوسکا محیط ہے اور علم و ادراک مین تھوڑا سا فرق دقیق ہے
کہ علم عام ہے اس سے کہ متعلق باحوال متعددہ ہو بخلاف ادراک کہ وہ
اسی پر خاص ہے **فائدہ** جان لو کہ صفات خدا سب قدیم ہین مگر بشرط
کہ اوپر بیان ہوا نہ غیر ذات ہو کر تا کہ تعدد قدما لازم ہو اور تعیین ذات سب
مین خلل لائے پس اطلاق اونکا متعلق ظاہر سے ہے یعنے وہ سبب پیدا
کرنے سے ہر شے کے خالق اوسکا تھا بالقوہ اور وقت پیدا کرنے کے
خالق اوسکا بالفعل سمجھا گیا اور موافق اس سمجھنے کے اوسکو ثابت فرمایا گیا
فائدہ اور قوی سے یہہ مراد ہے کہ وہ غالب ہے کسی شے مین محتاج
اور مغلوب نہین اور دائم سے مراد ازلی ہونا اوسکا ہے یعنے ابتدا
ہی نہین رکھتا اور باقی سے مراد بے انتہا ہے یعنے ازلی و ابدی ہے
پھر تحریر فرمایا **عَالِمًا لَا یَجْهَلُ قَادِرًا لَا یَعْجِزُ قَائِمًا لَا یَحُولُ غَنِیًّا
لَا یَحْتَاجُ عَدْلًا لَا یَجُوْرُ** یعنے اللہ تعالے عالم ایسا ہے کہ بھولتا نہین
قادر ایسا ہے کہ تھکتا نہین قائم ایسا ہے کہ حال نہین بدلتا ہے بے پروا
ایسا ہے کہ محتاج نہین ہوتا عادل ایسا ہے کہ ظلم نہین کرتا - **فائدہ**
یہہ بیان وحی ترجمان صفات ثبوتیہ و سلبیہ پر مشتمل ہے یعنے تغیر و تبدل
و عیب و نقص سے مبرا ہے دلیل اوسکی یہہ ہے کہ کمال خوبی اوسکی
ذات کی شرعًا و عقلًا و عرفًا مسلم ہے اور جو کچھہ خلاف کمال خوبی کے
ہے صراحةً ممنوع ہے اور تحقیق العقائد مین تفصیل اوسکی بوجہ اتم

ہوئی ہے اور بتن متین وہدیہ اثنا عشریہ مین خلاصہ ان مباحث شریفہ کا لکھا گیا
ہے۔ پھر تحریر فرمایا وَاِنَّهٗ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اور وہی پیدا
کرنے والا ہے سب چیزون کا اور جیسا وہ ہے ویسا کوئی نہین یعنے
بے مثال ہے **فائدہ** معلوم ہو کہ مسئلہ خلق مین بہت بحث ہوئی ہے خلاصہ
یہہ کہ سبکا پیدا کرنے والا خدا ہے عدم و وجود سب کا اوسی سے ہے
اور کل شئے سے مراد اعیان ہین یعنے حقیقتین سب چیزون کی جو خارج
مین موجود ہون اور تحقیق اسکی مباحث امور عامہ مین ہوئی ہے اور اگر
موجود عینی خارج کا مقصود نہو تو چاہیئے کہ موجود ذہنی کو بھی شامل ہو
اور اوسمین یہہ قباحت ہے کہ لاشئ و شریک باری و محالات کو بھی وجود
ذہنی حاصل ہو سکتا ہے چاہیئے کہ اونکا خالق بھی خدا ٹھیرے حالانکہ
وہ موجودات حقیقی و عینی نہین ہین۔ اور اگر فقط موجود ذہنی مراد رکھیئے
تو بعض موجودات خارجیہ جو ذہن مین پائے نہین جاتے وہ شئے ہونے سے
سے خارج رہین گے۔ اور اسیطرح اگر وجود خارجی فقط مقصود ہو تو بعض
موجودات ذہنی پر شئے ہونا صادق نہ آئے گا۔ پس مقرر یہہ ہے کہ شئے وہ ہے
جو حقیقت امکانی رکھتی ہو خواہ ذہن مین پائی جائے یا نہ۔ خواہ خارج مین
پائی جائے یا نہ اوسکا خالق خدا ہے موجود بالفعل کا بالفعل اور موجود بالقوہ
کا بالقوہ اب کلام اضافات مین باقی رہا یعنے مثلاً فعل بندے کا کہ وہ واقع
کرنا ایک امر کا ہے آیا وہ بھی شئے ہے یا نہین مثل ایک بت بنانے کے پس
وہ بت جو وجود عینی خارج مین رکھتا ہے بے شک ایک شئے ہے اور خالق
حقیقی یعنے عدم سے وجود مین لانے والا اوسکا خدا ہے اور وہ فعل

اور ایقاع ارتکاب کا جو بت بنانے والے سے ظہور مین آیا ایک نسبت اضافی ہے کہ خارج مین وجود معین نہین رکھتی - زیادہ تصریح اسکی یہہ ہے کہ مثلاً ایک ظالم نے ناحق کسی مظلوم کو قتل کیا اور مظلوم مرگیا پس سلب اوسکے حیات اور موت کو عارض کرنا اوسپر فعل خدا ہے اگر یہہ ظالم قتل نکرتا تو وہ اور طرح اوسکو مارتا ظالم اپنے فعل ناحق پر ملوم ہے باقی رہا یہہ کہ موجود ذہنی اور نسبت اضافی خارجی پر بہی وجود صادق ہے گو خارج مین معین و مشخص نہو پس اس اعتبار سے تو لاشئے کو بہی شئے کہہ سکتے ہین مگر ویسا ہی حال ہے جیسا تقسیم تصور مین لکہا ہے کہ یا بشرط حکم ہے اور وہ تصدیق ہے یا بشرط لاحکم اور وہ تصور ساذج ہے اور مقسم ان دونون کا لابشرط ہے یعنے مطلق تصور کہ نہ اوسمین شرط وجودی ہو نہ عدمی حاصل یہہ کہ اصطلاح شرع مین شئے وہی ہے جو خارج مین وجود امکانی رکہتی ہو اور ایسی سب اشیا کا خدا خالق ہے استغفر اللہ تقریر کہان سے کہان پہونچی **فائدہ** ایک بحث یہہ ہے کہ فعل بندون کے اختیاری ہین یا اضطراری - عامہ کہتے ہین کہ کچھہ اختیار ہے کچھہ نہین - اور ظاہر ہے کہ یہہ خلاف طریقۂ امتحان ہے اور تہوڑا اختیار جو کافی نہو اختیار نہین کہا جاتا - اور قدریہ کہتے ہین کہ جو خدا نے مقدر کردیا بندہ خلاف اوسکے نہین کر سکتا اور یہہ صریح بے اختیاری پر دلیل ہے اور جبریہ کہتے ہین جسوقت جو چاہتا ہے ظہور مین لاتا ہے بندہ کو کچھہ اختیار نہین یہہ تینون مذہب مخالف حق کے ہین کسواسطے کہ اللہ تعالی حمید الفعال ہے اور قبیح و عیب و نقص و عبث اوسکی نسبت ممتنع و محال ہے اگر بندہ اپنے فعل کا مختار نہو تو امتحان اوسکا صحیح نہین ہو سکتا حالانکہ بفحوای کریمہ

هُوَ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا یعنے موت
وحیات اسلئے پیدا کی ہے کہ آزماے کون کاموں مین اچھا ہے ۔ امتحان مسلم
ہے اور مجبور کا امتحان لینا خلاف ستودگی متحتم اور جو کام کوئی آپ کرائے مطیع
اوسکا مستحق رضا و مہربانی ہے نہ یہہ کہ کافر کو خدا کافر کرے اور جب وہ کفر
اختیار کرے تو ملامت و عذاب پائے اور اسیطرح ہر فعل بشبر طاعت ٹھہریگا
کسواسطے کہ جو خدا چاہتا ہے بندہ کرتا ہے پھر معصیت کچھہ نرہیگی اور اطلاق
عصیان دروغ ٹھہریگا بلکہ جو کام خود کراتا ہے اسناد اوسکا بندون کیطرف
صحیح نہوگا اور معہذا شریعتین قائم کرنا اور انبیا کو مبعوث اوصیا کو منصوب فرمانا
کتابون کا بھیجنا عبث قرار پائیگا بلکہ جب کافر مطیع ہوگا تو مانع کفر عاصی
ٹھہریگا اور جو زور یون مطیع ٹھہرینگے تو رضا اوسکی بیچ نقائض و اضداد کے
جائیگی اور جب مدار ثواب و عقاب بحسب شرع طاعت و معصیت پر نرہیگا
تو وعدہ و وعید سب دروغ کہا جاے گا نعوذ باللہ من ذلک پس تنقیح اسکی
جو کتاب ارشاد و تحقیق العقائد و متن متین و ہدیۂ اثنا عشریہ مین ہوئی ہے
خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ دعوت ازلی مین بندے ارادے پر اپنے مختار تھے
اور ارادہ اوسکو کہتے ہین کہ بلا وجہ دو امر مستحب قدرت مین سے ایک اختیار
کرلین اور یہی بنا امتحان کی ہے جسنے طاعت پر میل کیا دمبدم توفیق پائی
اور وہ توفیق ذریعہ حسنات ہوئی اور جسنے معصیت پر رغبت کی بسبب
اپنی نالائقی کے توفیق سے محروم ہوکر ڈوبا **فائدہ** اگر کوئی کہے کہ سعادت
و شقاوت جو خدا نے دی بندون کے ارادے و اختیار ہی پر سہی اب یہ
خلاف اوسکے نہین ہو سکتا شریعت سے کیا فائدہ ہے رجواب یہہ ہے کہ

فی الواقع افعال و احوال بندون کے جو دنیا مین ہونے والے ہین جناب باری تعالی نے خط تقدیر مین واسطے اظہار اپنے علم و کمال کے لکھدیے ہین مگر وہ امر تقدیری ہے نہ تکوینی یعنے تقدیر کو وہ خود تغییر دے سکتا ہے والا قدرت کاملہ ثابت نہو بخلاف تکوین کہ اوسمین اظہار قدرت ہی مقصود ہے اور منافی و مخالف مقصود روا نہین ہو سکتا لقولہ تعالے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ یعنے جسے خدا کہنا چاہتا ہے کہ ہو جا ہو جاتا ہے اور خلاف تکوین تکوین ثانی ہے کہ مبنی بر مصلحت ہوتی ہے جیسے کہ تغییر تقدیر جسکو بدہی کہتے ہین - اور یہہ دار الامتحان محل اتمام حجت ہے اگر بیان ہدایت نہوتی تو بندے ملزم و محجوب نہوتے چنانچہ اللہ تعالے نے حجت بعثت مین فرمایا ہے لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ یعنے اسواسطے پیغمبرون کو بہیجا کہ انکے ہوتے اونکے عذر و حجت خدا پر نہ لائین اور کمال کریمی اور رحیمی یہہ ہے کہ دعا و توبہ کو قائم مقام ارادہ ازلی بندون کا کیا ہے یعنے شقاوت کو سعادت سے بدل دیتا ہے لقولہ تعالے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ یعنے جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور لکھدیتا ہے فائدہ کوئی یہہ نہ سمجہے کہ محو و اثبات بلا استحقاق روا ہے کسواسطے کہ خدا حکیم و عادل ہے جیسا جانتا ہے ویسا ہی کرتا ہے اور یہہ قضیہ مسلمہ ہے کہ اسکا کوئی منکر نہین وہو المقصود - پہر فرمایا لَا شِبْهَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا نِدَّ لَهٗ وَلَا كُفُوَ لَهٗ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا نہ کوئی مثل ہے نہ مقابل نہ ہمسر و ہم جنس اور نہ رشتہ دار نہ بی بی رکہتا ہے نہ کوئی بیٹا یعنے ہونا ان امور کا شان

مخلوق اور وہ اپنی یکتائی مین ان امور سے پاک ہے **فائدہ** ہرچند
فقیر حقیر نے اون کتابون مین جنکا اشارہ اوپر کہین کہین ہو گیا اور بہی رسالہ
مبین اور حبل المتین و مقصد خصوصی اور عروۃ الوثقے وصراط المستقیم مین
مباحث الٰہیات کو بہی بشرح و بسط لکھا ہے اور یہہ رسالہ متحمل ذکر اون
مقاصد علیا کا نہین مگر دو کلمہ مختصر درج کرتا ہون مذہب حق یہہ ہے کہ خدا
واجب تعالی مجہول الکنہ ہے کسواسطے کہ تعریف اشیا بالقیاس امثال و اضداد
ہوتی ہے اور مسلم یہہ ہے کہ نہ کوئی اوسکا مثل ہے نہ ضد بلکہ جو غیر اوسکا فرض
کیجئے مقدور و محکوم و مخلوق اوسکا ہے پس وہ مشابہت سے مطلق پاک
ہے اور شان کسیکی اوسپر صادق نہین ہوتی اور اسی جہت سے مقرر ہے
کہ جسطرح ذات اوسکی تمام عالم سے مغائر ہے شان اوسکی سب کی شانون سے
مغائر پس ایمان اجمالی یہہ ہے کہ وہ اکمل و اقدس ہے فقط اور جزئیات مین جمیع مسائل
مثل رویت و تجسیم اسی کلیہ سے صریح البطلان ہے اور تفسیر آیات قرآنی و
احادیث نبوی زبان ورثاء علم پر منحصر ہے اور دین خدا کو معرکۃ الآراء
الاہوا ٹھہرانا زندقہ و الحاد ہے معاذ اللہ منہا - پہر حضرت نے تحریر فرمایا
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِیْنُهٗ وَصَفِیُّهٗ مِنْ خَلْقِهٖ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ
خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَفْضَلُ الْعَالَمِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَلَا تَبْدِیْلَ لِمِلَّتِهٖ
وَلَا تَغْیِیْرَ لِشَرِیْعَتِهٖ اور تحقیق یہہ ہے کہ جناب محمد مصطفٰے ابن عبد اللہ ابن عبد
المطلب بن ہاشم ابن عبد المناف قرشی النسب مکی المولد مدنی المسکن و
المدفن صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بندہ خدا اور رسول خدا اور امانتدار حکم خدا
و برگزیدہ خلق خدا و سردار انبیا صاحب شرع اور خاتم و آخر جمیع انبیا کے

خدا اور بہتر اور برتر سب مخلوقات سے ہین اور اونکے بعد نبوت منقطع
ہوئی کوئی نبی نہوا نہوگا اور اونکے دین و شرع مین حشر تک فرق کسیطرح
کا اور بدلنا کسی حکم کا خدا کی طرف سے ممکن نہین فائدہ بندہ کہنے سے
غرض یہہ ہے کہ کوئی خدا نہ سمجھے جیسا نصارا نے حضرت عیسیٰؑ کو اور یہود
نے حضرت عزیز کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھا استغفر اللہ۔ اور رسول اسواسطے
فرمایا کہ مرتبہ رسول نبی سے زائد ہے چنانچہ ترجمہ مین اشارہ ہوا آور لقب
بہی حضرت کا رسول اللہ ہے۔ اور امین سے اشارہ یہہ ہے کہ بموجب آیہ
کریمہ مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی آنحضرت بدون حکم خدا
کچہہ بولتے بہی نہ تہے۔ فائدہ عامہ کہتے ہین کہ یہ شان حضرت صرف
تبلیغ مین تہی نہ ہر گفتگو مین چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مین شاہ عبد العزیز دہلوی
نے لکہا ہے کہ حضرت نے بسبب فرط محبت قرابت و جزئیت جناب امیر علیہ
السلام کے حق مین اکثر حدیثین فرمائی ہین۔ سبحان اللہ یہہ بد عقیدگی آنحضرت
سے ہے اور یہہ سوجہتا نہین کہ اگر پاس قرابت ہی ہوتا تو اور اقربا بہی بہت
تہے بنی عم فرزندان امیر حمزہ پسران ابو طالب و عباسؓ و غیرہم اور یہہ سب
مسلمان بہی ہوئے اور اعمام مین حمزہ و عباسؓ۔ اور مصاہرت مین ہمارے
نزدیک جو ذو النورین ہین اور اسیطرح بہت اقربای آنحضرت مثل زبیر ابن
العوام عمہ زاد حقیقی و سعد بن وقاص ماموں زاد بہائی کے اور اکثر نسائی
اور وہ رشتہ دار جو کافر رہے تہے۔ اگر حضرت کو پاس قرابت ہی ملحوظ
ہوتا تو کچہہ کچہہ اوروں کے حق مین بہی قریب انکے فضائل کے فرماتے
اور بے حکم خدا اگر کچہہ فرماتے تو مطلق اتباع حضرت واجب نہوتا اور اگر

تم مانو تو یہہ بہی کم نہین کہ ایسے رسول مقبول سنے بے حکم خدا جسکے حق مین ایسا
کچہہ مبالغہ فرمایا ہے تو اوسکا مرتبہ کیونکر عمرو بکر سے کم ہوگا فائدہ المختصر
عصمت آپکی خود وجوب طاعت و تسنن سنت سے ثابت ہے اور یہہ
لوگ گمان کرتے ہین کہ حضرت سنے بحالت نماز بتسلط شیطان سے سورہ
نجم مین نسبت بتون سکے چند سورہ پڑہے وَهِيَ هٰذِهٖ وَتِلْكَ الْغَرَانِيْقُ
الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى وغیر ذلک سہ نے بغلط قتادہ
کارم ❊ انکو کیا کہیئے کہ انکے شیخ ثانی سنے حضرت کو نسبت ہذیان دی اور استغنا
آپ کی کتابت وصیت سے ظاہر کی لقولہ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَیَهْجُرُ وَیَهْذِیْ
واشتد وجعہ وحَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ سبحان اللہ ان بزرگ سنے تو نسبت
حضرت یہہ کلمات ادب اپنے حسن اعتقاد سے فرماگئے کہ جنکا ترجمہ بہی بیہودگی
سے خالی نہین اور چشم بد دور شاہ صاحب کہتے ہین کہ یہہ کلام ہذیان التیام
عین محبت سے بہرا ہے بلکہ حضرت کی تکلیف گوارا نہ تہی اور ظاہر ہے کہ حضرت
لکہنے سے معذور بہی تہے الی غیر ذلک۔ اب دیکہا چاہیئے کہ علاوہ سخن سازی
بے معنے کے تائید صداقت قائل کرتا ہے یعنے حضرت سنے جو امر ایتان
قرطاس بغرض تحریر فرمایا تہا یہہ ہذیان تہا کیونکہ آپ لکہنا مطلق نجانتے
تہے اور یہہ نہین سمجہا کہ حضرت کو سب قدرت اللہ تعالیٰ نے دی تہی اور بالفرض
اگر اور سے لکہا دیتے تو حضرت کو کیا تکلیف ہوتی جس سے شاہ صاحب
کے نزدیک بمقتضائے محبت شیخ ثانی سنے بچایا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ خِزْیٌ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّبِيْنٌ فائدہ اور توصیف
برگزیدگی سے جو کلام معصومین واقع ہے یہی دلیل عصمت ہے چنانچہ مخالف

وسوائے تفسیر کریمہ اِنَّ اللهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
وَاٰلَ عِمْرٰنَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ الآیۃ کے برگزیدگی حضرت ثابت
کرتے ہین اور حدیث اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَلَدَ آدَمَ وَمِنْهَا
قُرَيْشًا وَمِنْهَا بَنِيْ هَاشِمٍ آہ موئد اوسکی ہے خلاصہ دونون کا یہہ ہے
کہ اللہ تعالے نے تمام خلق سے بنی آدم کو پسند کیا اور اونمین سے آدم
و نوح و آل ابراہیم و آل عمران اور اونمین سے قریش اور اونمین سے بنی ہاشم کو
اور عام سے مراد خاص ہین چنانچہ مخصص اصطفا اور حدیثین ہین کہ رسائل
سابقۃ الذکر مین مذکور ہوئین فائدہ سید لقب آنحضرت ہے اور نیز خاتم اور
جبکہ انبیائے کرام بموداے کریمہ اصطفا سردار عالم ہوئے اور مرسلین
اونسے بھی معزز و ممتاز رہے پس سید المرسلین سید العالمین ہوئے ۔ اور
دلیل سیادت اور ختم نبوت ایک یہہ ہے کہ آنحضرت مظہر معجزات کل انبیا
و مظہر کرامات سب انتہا تھے اور اوصیائی نامدار و صلحائی ابرار الی یوم
القیامۃ مصدر اعجاز و مورد کرامت ہین فائدہ نفی نبوت بعد حضرت
ثبوت ختم سے ظاہر ہے اور یہی متواتر کہ وفات شریف سے اب تک کوئی نبی
کسی جگہہ پایا نگیا اور اتنا فاصلہ کبھی درمیان دو پیمبرون کے نہین ہوا
اور اسی جہت سے بقاے ملت اسلام الی یوم القیام ثابت ہے پھر
تحریر فرمایا وانّ جميع ما جاء به محمد صلى الله عليه وسلم الحق المبين نصدق به
وبجميع ما مضى من قبله من انبياء الله ورسله وبحجم اور جو کچھہ احکام
حضرت لائے ہین سب حق ہین اور حق اونسے ظاہر ہوتا ہے ہم اون سب کو
مانتے ہین اور حضرت سے پہلے جو پیمبر بحجت خدا لائے ہین اون سب کو

بھی حق جانتے ہین فائدہ حاصل یہہ ہے کہ سب احکام خدا جو انبیای
سلف اور اونکے اوصیاء نے اپنی امتون کو بتلائے تھے وہ بھی حق تھے
اور جو کچھہ آنحضرت سے نے پونہچا ہے خواہ مطابق بعض احکام سابقہ ہون یا نہ
سب برحق ہین اقرار تصدیق حضرت شامل ہے سب کی تصدیق کو اور
اگر کوئی معترف حقیت حضرت ہو اور کسی پیمبر کی پیمبری مین انبیای سلف
سے اونکے زمانے تک شک یا انکار رکھے تو مسلمان نہین اور یہہ مسئلہ اتفاقی
ہے چنانچہ عقائد عامہ مین آمنت باللہ مشہور ہے اگر اوسمین اعتقاد تقریر
خیر و شر مشیت آلہی پر نہ کہین اور معانی و لوازم توحید و نبوت و احکام مین
انحراف و تصرف نکرین تو بعینہ سب ایک ہے پہر ارقام فرمایا و نصدق بکتابہ
الناطق الصادق الذی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ
وان کتابہ مہیمن علی الکتب کلہا وانہ حق من فاتحتہ الی خاتمتہ نومن بمحکمہ
ومتشابہہ وخاصہ وعامہ ووعدہ ووعیدہ وناسخہ ومنسوخہ
وقصصہ واخبارہ لا یقدر احد من المخلوقین ان یاتی بمثلہ
اور ہم مانتے ہین حضرت کی کتاب کو کہ قرآن شریف ہے حق کو ظاہر کرنے والا
اور کلام راست ایسا ہے کہ کسیطرف دروغ اوسمین نہین آسکتا اور وہ قرآن
اگلی سب کتابون کے احکام حقہ کا حاوی و جامع ہے اور اول سے آخر تک
سب حق ہے ہم ایمان رکھتے ہین اوسکے حکم ظاہر و غیر ظاہر پر اور خاص
و عام و وعدہ ثواب و وعید عقاب و ناسخ و منسوخ و قصص و اخبار
مجملہ و مفصلہ پر اور مخلوقات مین سے کسیکی طاقت نہین کہ ایسا کلام کہہ لاوے

فائدہ مشہور یہہ ہے کہ کتب سابقہ یعنے توریت موسیٰ و انجیل عیسیٰ

اور زبور داؤدؑ و صحف ابراہیمؑ و صحف آدمؑ و صحف دیگر انبیای کرامؑ
قرآن شریف سے بالکل منسوخ ہوگئی چنانچہ شیخ سعدی نے نعت مین
کہا ہے ع یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست * کتب خانۂ چند ملت بشست
مراد اوس سے یہ نہین کہ کل احکام اونکے باطل اور کل اخبار و آثار غلط
ہوگئے ہون بلکہ اس کلام معجز نظام سے ظاہر ہے کہ جو اخبار و احکام
سابقہ جائز رہے ہین اتباع اونکا بجوالۂ اعتماد قرآن مبین واجب ہے
اور بمضمون لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین سب تر و خشک جزو کل اسی
قرآن مجید مین موجود ہے مگر آیات اسکے دس قسم پر ہین کہ ذکر اونکا
ہوا - اور قصص و اخبار مین یہہ فرق ہے کہ قصہ خبر گذشتہ ہی کو کہتے
ہین اور بلحاظ تفصیل حدیث تفسیر قید مجمل و مفصل و ثواب و عقاب ترجمہ
مین ہوئی - اور عجز مخلوقات اوسکے مثل کہہ لانے سے بدلیل نص قرآنی
و قصہ مسیلمۂ کذاب و واقعات منکرین سے ثابت ہے اور طریق استدلال
راہ باطل یہ واضح ہے کہ بمضمون کریمہ لا یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون
فی العلم آیات متشابہ کی تفسیر اونہین پر منحصر ہے جنکو رسوخ علم ہوا اور
عائشہ علمای امت مراد رکھتے ہین مگر یہہ دعوی بے دلیل ہے کسواسطے
کہ رموز الٰہیہ پر رسائی مخلوقات بسبب مجانبت و مغائرت ہر جگہہ ممنوع
ہے اور یہی دلیل سب کے قصور ادراک پر کنہ ذات و ماہیت صفات
مین جناب اقدس الٰہی کے مقدم ہے پس احتمال ادراک رموز کلام اللہ
مجرد ادعا ہوا البتہ اگر فیضان قدسی دلیل راہ ہو سو وہ عوام مین معلوم
اور بالغرض اگر تصور کرین تو پایۂ اعتماد سے ساقط اور ایک امر موہوم

ہان یہہ قول تب معقول و مقبول ہوگا کہ علما کو مرتبہ حجت خدا ہونے کا دینگی
اور وہ منحصر ہے عصمت و طہارت پر اور یاروں کا یہہ حال ہے کہ انبیای
کرام علیہم السلام کو معصوم نہین جانتے پس بدیگرے چہ رسد اب یہہ ٹہیرا
کہ انکے اصول پر قرآن شریف معرکۃ الآرا ہوا جس عالم کو جیسی سوجہی کہہ چلا
چنانچہ اسی جہت سے انکے ائمہ اربعہ مین اختلاف کلی ہے کوئی چوہے اور
بلی اور گیدڑ کو حلال جان کر کہاتا ہے کوئی شراب عصارۂ انگور و خرما پیتا ہے
اور کوئی شطرنج کہیلتا ہے کوئی غلام زر خرید غلام سے کرتا ہے اور نہین
معلوم کہ یہہ احمق باوصف انکار نص خلافت قربان پیمبر سے انکا اتباع کس
دلیل سے واجب و حق جانتے ہین اور طرفہ یہہ ہے کہ تابع اور غیر تابع ایک
دوسرے کو برحق بہی کہتے ہین اور اونکے اجتہاد و فتوے پر عمل بہی نہین کرتے
اور قول جامع انکا یہہ ہے کہ مثلا ایک چیز کو ایک امام نے انکے حرام بتایا
اور دوسرے نے حلال تیسرے نے مکروہ چوتہے نے مباح تو حق ان
چارون مین دائر رہا اور اونکو نہ کہلا پس مقتدی چارون کے حق پر ہین اور ایک
کا مقتدی اطاعت ہر دوسرے کے کرے تو عاصی ہو سبحان اللہ نازم باین ریش
نفش کسقدر اضداد و نقائض کو جمع کرتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ حق ایک ہی
ہوتا ہے فقط اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا
فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ یعنے ٹہیک یہی راستہ
میرا سیدہا ہے اسکی پیروی کرو اور راہون پر نچلو کہ تمکو دور ڈالینگے زیادہ
توضیح اس مقام کی تحقیق العقائد و توثیق مین ہوئی ہے آمدم بر اصل مطلب
کہ ان صاحبون پر یہہ حدیث صادق من فسر القرآن برائہ فقد کفر

فائدہ مذہب اثنا عشریہ مین ائمہ اثنا عشر کو اوصیائی پیغمبر آخر الزمان و حامل
وحی و قرآن و ہادی امت جانتے ہین اور تسلط ارض کو شرط خلافت نہین ٹھہراتے
کیونکہ یہہ منصب الٰہی ہے مثل نبوت یعنے نیابت نبوت ہے اور نبوت مین جو
شرطین ہین مثل عصمت و طہارت و اعجاز و نص و فضیلت وغیرہ نبوت آئین
بھی ہین صرف فرق وحی درمیان مین معتبر ہے اور علم ہر ضروری کا جسطرح
منجانب اللہ چاہئے اونکو بھی چاہیئے وہان درمیان وحی و القا ورویا و ا
ہے یہان فقط تعلیم و ارشاد پیغمبر کافی لیس تفسیر و تاویل قرآن حضرات معصومین
سے جو ہوگی بموجب علم لدنی ہوگی اور اگر سب معصوم از منہ متفرقہ مین ایک آیت
کی تفسیر کرینگے سب کے اقوال کا مضمون واحد ہوگا ورنہ تمیز ہوا اور وہ محال ہے
البتہ متعلق بہ تحقیق ہے جسطرح احتمال وضع و الحاق مرتفع عن التنقیح و التدقیق
پھر تحریر فرمایا وَاِنَّ الدَّلِیلِ بعدہ و حجتہ علی المؤمنین و القائم بامور
المسلمین و الناطق عن القرآن المبین و العالم باحکامہ اخوہ
خلیفتہ و وصیہ و ولیہ کان منہ بمنزلۃ ھارون من موسیٰ علی ابن
ابی طالبؑ امیر المؤمنین و امام المتقین و افضل الوصیین بعدہ الحسن
و الحسینؑ و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفرؑ
واحد بعد واحد الی یومنا ھذا القبائر عترۃ الرسول و اعلمہم بالکتاب
و السنۃ و اعدلھم فی القضیۃ و اولاھم بالامامۃ فی کل دھر
و عصر و انھم العروۃ الوثقی و ائمۃ الھدیٰ و الحجۃ علی اھل الدنیا الی
ان یرث اللہ الارض و من علیھا و ھو خیر الوارثین اور ماہنما بعد
پیمبر و حجت خدا مؤمنون پر اور سب مسلمانون کے کامون مین سرانجام

دسینے والے اور موافق قرآن کلام کرنے والے اور عالم احکام قرآن آنحضرت
کے بھائی اور نائب قائم مقام اور ذمہ دار اونکی ہر وصیت کے اور وہ
مددگار اونکے کہ حضرت کے پاس ایسے تھے جیسے حضرت موسےٰؑ کے پاس حضرت
ہارون بھائی اور وزیر و خلیفہ اونکے تھے جناب علی مرتضےٰ بیٹے ابو طالب کے
ہین کہ حاکم مؤمنون کے اور پیشوا پرہیزگارون کے اور بہتر سب قائم مقامون
سے اور پیغمبرون کے ہین اور بعد اونکے حضرت امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر
حضرت امام زین العابدینؑ پھر حضرت امام محمد باقرؑ پھر حضرت امام جعفر صادقؑ
پھر حضرت امام موسی کاظمؑ آپکے بعد ایک آجکی دنتک اونکی ہمارے وقت تک نقیب اولاد
پیغمبرؐ اور سب سے زیادہ الٰہیات جاننے والے حکم قرآن و طریقۂ آخر الزمان
کے اور سب سے زیادہ منصف فیصلہ مین جھگڑون کے اور سب سے زیادہ لائق
امامت و پیشوائے ہر زمانہ و ہر وقت مین ہین اور یہہ مضبوط وسیلہ ہین پکڑنے
کو اور پیشوائے راہ راست و حجت خدا تمام دنیا پر ہین تا آنکہ اللہ تعالے ورثہ
زمین قائم کرے اور وارث اہل زمین ہو اور خدا سب وارثون سے بہتر ہے
فائدہ قرآن مجید مین آیا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اس سے بطریق منقول ثابت ہے کہ حضرت
پر پیمبری ختم ہوئی اور نہ فرمایا خدا نے اس جگہہ خاتم المرسلین سو اسطے کہ نبوت
عام ہے رسالت سے ختم عام مستلزم ختم خاص ہوتا ہے نہ بالعکس چنانچہ
اوپر بیان ہوا اشارہ یہہ تھا کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہین
ہوتا پس بعد ختم نبوت بقای حجت تا بقای تکلیف ضروری ہے عقلاً و نقلاً جو
آن حضرت سے منقطع ہوئی اور اسیطرح مذہب ہے کہ بدلیل قول تعالی لِیُظْهِرَهٗ

علی الدین کلہ و قولہ تعالی یکون الدین کلہ للہ غایت بعثت آنحضرت
عہد حیات ظاہری مین حاصل نہوئی چنانچہ آج تک دنیا مین یہہ دین ہر جگہہ
جاری نہین ہوا بلکہ غالباً بعض اطراف و اکناف و جبال سابقہ مین آوازہ
اسلام بہی نہ پہونچا ہوا اور یہہ تو معلوم ہے کہ بلاد اسلام مین بہی ہنوز دور
کفر باقی ہے پس بقای حجت تا حصول غایت واجب ہوا۔ اور ثبوت اوس
حجت ناطق کا کئی شرطون پر موقوف ہے ایک یہہ کہ وہ حجت نبی نہو دوسرے
یہہ کہ مدافع باطل و مقیم حق ہو تیسرے یہہ کہ سب پر غالب آوے بقوت قدسیہ
چوتھے یہہ کہ منصوص ہو حجت الٰہیہ پر پانچوین یہہ کہ دین اسلام مین تغیر نکرے
پس چاہیئے کہ وہ نائب رسول مقبول ہو **فائدہ** اسی جہت سے اللہ تعالیٰ
کتاب مجید مین فرمایا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر
منکم یعنے اطاعت کرو تم خدا کی اور اطاعت کرو تم پیغمبر کی اور اپنے حاکمون
کی اور تفسیر اس آیت کی حدیث نبوی سے یون ہوئی من مات ولم یعرف
امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ یعنے جو کوئی مرجائے درحالیکہ امام وقت
کو نہ پہچانتا ہو موت جاہلیت سے مرے گا پس معلوم ہوا کہ وہ امام حجت خدا
ہے بعد آنحضرت کے جسکی اطاعت قرآن سے فرض ہوئی اور منکر اوسکا کافر
ہوا **فائدہ** اب کلام اسمین ہے کہ بعد آنحضرت کے امام کون ہے اور شرائط
مقصودہ کس مین ثابت ہوئین معلوم ہوا کہ اختلاف اول اس امت کا امامت
ہی مین ہے پس دو مذہب ٹھہرے ایک اہلسنت جماعت اور ایک شیعہ علی
فرقہ اول نے ضرورت امامت بہی مانی اور معرفت بہی اوسکی واجب جانی
مگر فقط اسلام پر قناعت کی اور عمل امام از روی اجتہاد روا سمجھا گو خلاف

طریقۂ نبی اور زیادتی قرآن پر ہو اور طرفہ یہہ کہ اپنے امام کو معصوم و افضل ہونا بہی شرط نرکہا اور ضرورت نص پیمبر بہی نسمجہی بلکہ اتفاق آپس کا اوسکے نصب وعزل مین کافی جانا اور جاہل سے قطع نظر اوسکے منکر و محاربہ و مقاتل کو بہی کافر و بیدین نکہا ہر چند یہ جمع اضداد و نقائض ہو پڑا ہو جیسا کہ عدم عرفان پر لزوم موت جاہلیت بہی مانتے ہین اور منکر و مقاتل کو کافر بہی نہین جانتے اور کفر و خلع الطاعۃ بہی سمجہتے ہین اور فسق و ظلم سے قابل عزل بہی نہین کہتے لقولہم ولا ینعزل الامام بالفسق الی الخروج من طاعۃ اللہ والجور الی الظلم علی عباد اللہ یعنے شرح تفتازانی مین لکہا ہے کہ امام فاسق و ظالم ہو تو بہی امامت سے موقوف نہوگا اور نص نبی سے جو استغنا ظاہر کرتے ہین اعزامت کے اتفاق پر یہانتک کہ تین شخص ہون جیسے خلیفۂ ثالث کو انکے خلافت ہوئی حصر رکہتے ہین اس بات مین ایک شعر نقیہ کا بلاغ مبین مین بہت برجستہ ہوا ہے شعر زہی عقل و دانش زہی منصفی ٭ خلیفہ کسیکا بنائے کوئی ٭ اور زیادہ بیان ان لطائف شرائف کا کتب متذکرۂ بالا مین خادم سنے کیا ہے ۔ اما فرقۂ دوم نے پانچون شرطین حضرات ائمہ اثناعشر مین پائین اور اونکو اوصیا و خلفاء حضرت و حجت جناب رب العزت و امام امت جانا بالجملہ تطبیق اس مذہب کی شرائط و مقاصد مذکورہ سے پانچ فصلون مین ظاہر ہوگی

فصل اول نبی نہونا امام کا ظاہر ہے کہ کسی نے ائمہ اثنا عشر مین سے دعوی نبوت خفیہ و علانیہ نہین کیا اور نہ کبہی یہہ کہا کہ فلان امر زمانۂ پیمبر مین جائز اب ہم ناجائز کرتے یا بالعکس بخلاف شیخصاحبون کے کہ ہمیشہ حکم بالرای دیئے اور بیان اسکا مجملاً فصل پنجم مین آئیگا

فصل دوم دفع باطل و اقامہ حق خود حضرات معصومین کے اعمال و افعال و

وانجام سے پیدا ہے اگر کوئی کہے کہ حکم انکا جاری نہوا ہم کہینگے جیسا وجود شے
کو وجدان لازم نہین اجرای حق کو جریان ضرور نہین کیا نہین معلوم کہ تبلیغ انبیای
سلف کس طرح کی ہدایت پر ہوتون سے ضائع کی چنانچہ اللہ تعالی قول حضرت
نوح سے حکایت فرماتا ہے قَالَ رَبِّ اِنِّی دَعَوتُ قَومِی لَیلًا وَّنَهَارًا فَلَم
یَزِدْهُم دُعَائِی اِلَّا فِرَارًا وَاِنِّی کُلَّمَا دَعَوتُهُم لِتَغفِرَ لَهُم جَعَلُوا اَصَابِعَهُم
فِی آذَانِهِم وَاستَغشَوا ثِیَابَهُم وَاَصَرُّوا وَاستَکبَرُوا استِکبَارًا ثُمَّ اِنِّی دَعَوتُهُم
جِهَارًا ثُمَّ اِنِّی اَعلَنتُ لَهُم وَاَسرَرتُ لَهُم اِسرَارًا فَقُلتُ استَغفِرُوا رَبَّکُم اِنَّهُ
کَانَ غَفَّارًا اھ یعنی حضرت نوح ع نے عرض کیا کہ الٰہی مینے اپنی قوم کو رات دن
دعوت وہدایت کی اور سوا بہاگنے کے کچھہ حاصل نہوا اور جسقدر مینے انکو
سمجہایا کہ تو انکو بخشے انہون نے اپنے کانون مین انگلیان دین اور منہ
اپنے کپڑون سے چہپا لئے اور اپنے سمجھہ پر جمے رہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجہے
جہانتک بڑا سمجہنا تہا پہر مینے انکو باواز بلند سمجہایا پہر مینے ظاہر کہا پہر پوشیدہ
سمجہایا پہر مینے کہا کہ استغفار کرو خدا بخشنے والا ہے اھ پس ہدایت کام انکا
تہا اور ماننا کام اونکا یہ اپنے حق سے ادا ہوئے وہ نہ مانکر ڈوبے اور فنا ہوئے
جسنے اطاعت کی طوفان غضب سے بچگیا بعینہ یہی حال ہدایت ائمہ اثنا عشر کا ہے
کہ چوتھی فصل مین تمثیل سے ظاہر ہوگا

فصل سوم ثبوت علیہ ائمہ ہدی بقوت قدسیہ انواع اقسام سے ظاہر ہے
کمالات نفسانی کہ ان کے کسیکو انکار نہین تا آنکہ عامہ کہتے ہین کہ چند اور زاہد تھے
یہ ازہد تھے اور عالم تھے یہ اعلم تھے اور سخی تھے یہ اسخی تھے اور شجاع تھے یہہ
اشجع تھے علی ہذا القیاس سب صفات ذاتی مین اور کمالات نفسانی مین انکا مرتبہ

زیادہ سہی مگر یہہ سب فضائل جزئی ہین اور خلفای ثلثہ کو ایک فضیلت کلی
ہے جو انکو نہ تھی وہ یہہ ہے کہ بعثت حضرت سے تنفیذ اسلام مقصود تھی وہ
عہد خلفای ثلثہ مین ہوئی کہ فتح بلاد ظہور مین آئی اور ان حضرات کو تاحیات
جناب امیر یہہ دولت نہ ملی انتہی محصل کلامہم آب کہنا چاہیئے کہ اس فضیلت
مین تو بڑی شیخ جی کچھ تو نہین تھی ہان منجملے صاحب لینے نکل گئے اور چھوٹے
میان بھی مسلمانون کی جان کے دشمن پیدا ہوئے یعنے بڑے ہی کے وقت
مین بھی مسلمان قتل ہوئے اور کافرون سے بھی لڑائی ہوئی گو مالک ابن نویرہ
کو ناحق مار کر خالد ابن ولید نے انکی آشنائی مین جورو اوسکی اوسی دن تصرف
کر لی مگر چھوٹے صاحب کی خوبیان تو اس حد کو پہونچی ہین کہ انہین کے
اسلاف انکی فضیلت کے قائل نہین اور شروح عقائد وغیرہ انکے اوصاف
جمیلہ سے مالامال اور کتب تواریخ انکی فکد کو بیون سے پامال ہین تا آنکہ خلافت
انکی بشرط پیروی اون دونون بڑے بڈہون کے ہوئی تھی جب اوس عہد
پر قائم نہ رہے تو بی بی عایشہ اور میان طلحہ و زبیر نے کہ بقیہ عشرہ مبشرہ تھے
بلوائیون کو تحریص کر کے ان بیرحم کا سر اوڑوا دیا اور مقتدی ایسے
لاالعقل محض ہین کہ ان وقایعون مین بحجز سکوت دم نہین مارتے اور قاتل
و مقتول دونون کو قطعی جنتی کہتے ہین اہی کم بختو اگر اہل جمل وصفین کو بحوالہ
اجتہاد فرضی بی بی عایشہ اور میان معاویہ کے طالب حق سمجھکر بچاتے ہو تو
میان کیا کہوگے کہ طلحتین و عایشہ نے بیچارے عثمان کو گردن مارا تو یہ تو یہ
کہان سے کہان نوبت پہونچی تا آنکہ آدم بدمد عاکہ چاہیئے عامہ اس فضیلت
کلی مین شیخ صاحبون کو حضرت افضل البشر پر بھی فضیلت دین اور انبیا کا

تو گویا ذکر ہے کیونکہ دین خدا حضرت سے حرمین شریفین مین بھی نہ پہونچایا گیا اور کفار باقی رہے بلکہ بعض صحابہ منافقین انکے نزدیک بھی منافق رہے اور مرتد ہوگئے اور بدلیل انکار حق و بموجب حدیث ترمذی کہ باب دفن نبی مین لکھا ہے وما نفضنا ایدینا عن التراب حتی انکرنا قلوبنا یعنے ہمنے ابھی خاک سے ہاتھ نہین جھاڑے تھے کہ دلون نے ہمارے ہمسے انکار کیا عہد حضرت مین کل منکرین حق بیدین رہے اور شیخین جیون نے روم و شام و فارس مین ڈنکا بجایا اور جو غرض اصلی بعثت ہدایت حق تھی اور جناب امیرؑ اور اونکی اولاد کرام سے ظہور مین آئی کہ آنجناب نے عہد حضرت مین سب سے زیادہ جہاد کیے اور لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار اور نادِ علیاً مظہر العجائب تجدہ عوناً لک فی النوائب کل ہمٍ و غمٍ سینجلی ملائکہ نے بحکم الٰہی سنایا اور حضرت نے کرار غیر فرار لقب دیا اور ضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین فرمایا اور جناب امیرؑ نے جنگ جنات کو بجان و احد فتح کیا اور کعبہ معظمہ سے دوش مبارک حضرت پر قدم رکھکر بتون کو بقوت اعجاز گرایا اور ہزارون معجزہ منکرون کو دکھائے اور مردون کو بحکم الٰہی جلایا اور شیخین نے بارہا مثل اقیلونی لست بخیرکم و منکم علی سے یعنے مجکو موقوف کرو ہوتے علی کے مین بہتر نہین اور لولا علی لہلک عمر یعنے جو علیؑ نہوتے تو عمر ضرور ہلاک ہوتا فرمایا اور بروایت عبد اللہ بن عمر خود خلیفہ ثانی نے اقرار کیا کہ اگر تلوار علی کی نہوتی تو عماد اسلام قائم نہوتی ان سب کو بالائے طاق رکھنی ہین

فصل چہارم نص قطعی امامت بحق ائمہ بہت طریق سے ثابت

ایجاز تا روضع پر لکھتا ہون آول نص عام ہے اور اوسکے ایراد پر ایک
مقدمہ واجب التقدیم ہے اور وہ یہہ ہے کہ قصہ میثاق آدم مشہور اور شرح
اوسکی تفاسیر مین مذکور وہ تکفل و ذمہ داری ہے تحمل شرع کی کہ اشارہ اوسکا
کلام مجید مین بلفظ عہد و میثاق و امانت ماثور اور انبیای کرام علیہم السلام کی
میراث بہی ہے چنانچہ عامہ بہی اسکے قائل ہین اور تفسیر آیات مین مثل قولہ تعالے
وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوُدَ وَیَرِثُنِی وَیَرِثُ مِنْ آلِ یَعْقُوبَ بہی لکھتے ہین اور
منع میراث انبیای اموال مین جو بڑے میان نے خلاف قرآن ظاہر کیا اور
بضعۃ النبی کو محروم رکہا اوسکے جرم کا جواب بہی دیتے ہین بالجملہ عہد الہی یعنی
منصب ہدایت و وصایت سے ہے بفرمان قرآنی مخصوص برگزیدگان خدا مثل قولہ
تعالی لَا یَنَالُ عَہْدِی الظَّالِمِینَ یعنے یہہ منصب ظالمون کو نہین ملتا اور قولہ
تعالی اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُہَا مِنْ عِبَادِیَ الصَّالِحُونَ یعنے وارثہ زمین بندگا
صالح ہوتے ہین اور موید اسکی اصطفا ہے بقولہ تعالے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی
آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ اِبْرَاہِیمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِینَ ذُرِّیَّۃً بَعْضُہَا
مِنْ بَعْضٍ اور نص جامع عصمت انبیا یہہ ہے قال اللہ تعالی وَاِنَّہُمْ
عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ یعنے انبیا برگزیدہ و نیک ہین پس معلوم
ہوا کہ یہہ منصب الہی بے عصمت کہ غایت اصطفا وہی ہے آدم بمقام
تخصیص کہ عصمت و طہارت باتفاق جمہور امت غیر اہلبیت رسالت کو
ثابت نہین چنانچہ عامہ نے شرائط امامت مین کہا ہے کہ لا یشترط ان یکون
معصوما و لا افضل اہل زمانہ یعنے فضیلت و عصمت امامت و خلافت مین
شرط نہین اور دلیل اوسکی یہہ رکہی کہ خلفای ثلثہ کو اونکے سلف نے نہ تکلیف

جاتا حالانکہ معصوم نہ تھے و معہذا جواب مطاعن مین عذر خطای اجتہادی
لاتے ہین چنانچہ شرح تجرید و شرح مواقف و شروح عقائد نسفی مین مصرح
ہے اور فقیر نے تحقیق العقائد مین استیفای بیان و استیعاب ذکر کیا ہے
اور جبکہ بہ نسبت انبیا صرف عصمت عن الکفر جانتے ہین عصمت اہلبیت کب
مانتے ہین مگر بہرحال نزول آیہ تطہیر انکے یہان بھی بحق اہلبیت ثابت ہے چنانچہ
روایت اوسکی بی بی عائشہ و ام سلمہؓ سے خادم نے بحوالہ کتاب استیعاب وغیر
ذلک مشرح لکھی ہے پس چاہیے کہ یہہ منصب متعلق اہلبیت ہی ہو اب نصوص
امامت اہلبیت سے ایک آیت اور ایک حدیث پر قناعت کرتا ہون آیت
یہہ ہے کونوا مع الصادقین یعنے حکم ہے معیت صادقین کا اور صدق
مصداق عصمت ہے کما لایخفے اور مفسرین خاصہ و عامہ نزول اسکا بحق جناب
امیر و اہلبیت کرام روایت کرتے ہین اور حدیث اتفاقی فریقین یہہ ہے انی
تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی یعنے آن حضرتؐ نے
ہم سبکو مامور بہ تمسک قرآن و اہلبیت فرمایا اور یہہ اہلبیت وہ ہین کہ اللہ
تعالے نے بقولہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی
محبت کو انکی اجر و عوض ہدایت اسلام ٹھرایا اور اسی دلیل سے محبت
اونکی سب کے نزدیک واجب ہوئی اور حضرت نے اتباع انکا تمثیل سفینہ
نوحؑ سے واجب بتایا بقولہ مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا
نجے ومن تخلف عنہا غرق و ہوی دوسری نص خاص ہے اور طریق
استدلال اوسمین یہہ ہے کہ خلافت جناب امیرؑ زبان پیمبرؐ سے ثابت ہو
اور نص ہر امام و اسطے امام لاحق کے کافی رہے پس امامت آنجناب آیہ

پس امامت آنجناب آیۂ ولایت سے ثابت ہے کہ فریقین اسپر متفق ہین
اور وہ جو قاضی نے بیضاوی مین بعد تسلیم شان نزول مین لکھا ہے کہ اس سے
حصر امامت جناب امیر ظاہر ہے پس امامت باقی ائمہ منقوض ہوئی اور شاہجی
بیچارے بہی آنکھین بند کیئے ہوئے پیچھے قاضی کے دوڑے گئے اور یہہ نہ سمجھے
کہ ثبوت حصر ولایت و خلافت بنسبت جناب امیر منافی ادعای معاصرین ہے
نہ لاحقین یعنے اوس عہد مین امامت منحصر ہوئی حضرت پر اور حدیث مقبول
مخالفین کہ قوشجی شرح تجرید مین قائل اوسکا ہے یہہ ہے سلموا علیا بامرۃ
المؤمنین یعنے علی کو امیر المؤمنین کہکر سلام کیا اور ایسے ہی صدہا آیات
اور احادیث ہین کہ مطولات اونسے مملو ہین اور فقیر نے تحقیق مین ایک سو
سے زیادہ باسناد و اقوال ذکر کیئے ہین فصل پنجم تغییر و تبدیل شرع نکرنا ائمہ
ہدی کا بہت دلیلون سے ثابت ہے اول یہہ کہ کسی نے انمین سے دعوی جتہاد
نکیا بلکہ سب شارح و ناقل و راوی حدیث رہے ۔ دوسرے یہہ کہ علم انکا وہبی و
لدنی تہا چنانچہ سب کا دعوی یہی تہا اور نقل انکے اقوال صادقہ کی خادم نے ہدیہ
اثنا عشریہ اردو مین بہی کی ہے اور توثیق الاصول مین یہی ہوئی ۔ سوم قصہ
شوری سے ثابت ہے کہ جناب امیر نے باوصف اصرار و اختیار جہار تن
جو بوصیت خلیفہ ثانی بانی مبانی خلافت عثمانی ہوسکے خلافت ظاہری
صرف اتنی بات پر قبول نہ فرمائی کہ وہ اطاعت شیخین چاہتے تھے اور حضرت
نے اطاعت خدا و رسول پر حصر رکہا ۔ چہارم عزل ولاۃ عثمانیہ مین حضرت نے
یہی حجت کی کہ بدمتین اونکی اپنے نامۂ اعمال مین لکھانا منظور نہین ۔ پنجم تحمل
شدائد و مکائد قوم حضرت نے اختیار کیا اور ہاتہہ اپنا فساق کے ہاتہہ مین خلافت

امر خداوندیا۔ ششم اتباع وصیت نبوی مین کیا کیا رنج اوٹھائے اور صبر و
سکوت لازم رکھا۔ ہفتم امور دینیہ و دنیویہ مین باوصف قدرت کبھی نفسانیت
کو کام نہ فرمایا۔ ہشتم سنت صلح حدیبیہ کو قضیہ حکمین مین باوصف انحراف انصار
مقدم جانا۔ نہم باوصف مبالغہ و ابوسفیان کہ صاحب فوج تھا بلحاظ نفاق
اوسکے واسطے اطفای فساد کے کنارہ رکھا اور خلفای جور پر کہ بظاہر مدعی
اجرای اسلام تھے خروج نکیا۔ دہم باوجود مصائب لاتحصی مثل واقعہ کربلا سب
ائمہ ہدی پابند شرع رہے اور اطاعت بغاۃ کسی سے اونہین سے پسند
نکی اور تبدیل و تغییر احکام خدا و رسولؐ جائز نرکھی بخلاف شخصصاحبان کہ اول
نے مسئلہ میراث مین خلاف قرآن اپنی زبانی حدیث بنا [illegible] یا اور مثل قصاص
مالک ابن نویرہ و حد زنا و قطع ید سارق و احراق فجاءہ اسلمی و قتل بنی حنیفہ
و غصب فدک و رد دعوای فاطمہؑ و رد شہادت فدک و قضا بمجرد دعوای
ازواج نبیؐ و کشف بیت سیدہؑ و احراق باب معصومہ و غیر ذلک تخلف و تجاوز
شرع نبیؐ سے اور عدول حق سے کیا اور دوم نے مثل تحریم متعتین و
تحلیل نبیذ تمر کہ اوسکا گھونٹ چڑھا کر دنیا سے تشریف لیگئے اور القاعد
اجرای حدود سے مثل قصہ مغیرہ بن شعبہ زانی ام جمیل اور بہت امور ایسے
ہی ہین جسمین احکام خدا سے عدول کیا اور سوم نے مثل حرق مصاحف
و ضرب صحابہ و تمکین مطرودین عہد نبیؐ اور تسلیط بغاۃ و فسقہ بلاد اسلام
پر اور تصرف بیت المال و منع خمس اہلبیت و غصب املاک ازواج نبیؐ و عدم
کف اذی مؤمنین و ابداع و اختراع غیر مشروعات حد سے زیادہ گذرا کہ منجر
بہ تخذیل ہوا اور معتقد انکے بجز اجتہاد کوئی جواب معقول نہین کہتے چنانچہ

باب مطاعن مین قوشجی و دیگر اعلام عامہ شرح تجرید وغیرہ تا اصحاب بحث
و مناظرہ مضطر ہین اور انکا مفتی بہ یہہ ہے کہ مشاجرات صحابہ پر نظر کرنا باعث
کہ مورث سوء عقیدت ہے اور انکے عقائد مین داخل ہے یعنی یکف عن ذکر
الصّحابة ولا یخیر سبحان اللہ حق سے چشم پوشی حرام ہے مگر یہہ جاہل
بلکہ یہہ واجب سمجھے ہین اور نہین جانتے کہ قرآن مجید باملای اعلان تکفیر
اہل صدو ان پر منادی ہے لقولہ تعالے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ
فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ فَائِدَہٗ سمجہہ لو کہ حسب قول حق کی یہہ شرح
ہے اوسمین اول حضرت امام علیہ السلام حجۃ علی المؤمنین فرمایا مراد اوس جگہہ
یا تو طریقہ مؤمنین ہے یعنے تقدیر معتبر کسو استاینہ حجت ہو مومن و کافر سب پر ہین یا نظر
افادہ و استفادہ خاص پر ہے کہ فرد کامل سب عالم مین مؤمنین ہین اور باعتبار
شمول و عموم حکم فرد کامل ماتحت پر سب عالم مشتمل ہے جسطرح قل اعوذ برب
الناس مین مد نظر کہ رب الناس مین وہی رب العالمین ہے فائدہ
مراد قائم امور مسلمین سے اولے بالتصرف ہے یعنے سب مسلمان ممنہ اوس کے
و مملوکین تحت حکم انکے ہون یا یہہ کہ یہہ کفیل کار و ذمہ دار و حامی
مددگار سب کے ہین اور دونون کا مطلب واحد ہے چنانچہ حدیث غدیر
سے ثابت ہے اور خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ وقت معاودت مدینہ طیبہ اثناے
راہ مین زوال آفتاب پر حضرت وارد خم غدیر ہوئے اور یہہ آیت نازل ہوئی
یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ آہ حضرت نے اونٹون
اور کجاوون کا ممبر بنا کر خطبہ کہا اور حاضرین سے فرمایا اَلَسْتُ

مِنْ انفسکم یعنے مین آیا تمسے اولیٰ تر تمہاری جانون کی ملکیت وقدرت
مین نہین ہون سب نے بالاتفاق عرض کیا بلٰی انت مولانا یا رسول اللّٰہ
اوسوقت حضرت نے دست جناب امیرؑ تھام کر فرمایا من کنت مولاہ فھذا
علیؑ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ و
اخذل من خذلہ اللھم ادر الحق مع علی حیث دار اوسوقت سب
حضار نے حضرت امیرؑ کے ہاتھہ مین ہاتھہ دیا اور سب سے پہلے خلیفہ ثانی نے
یہہ کہکر بیعت کی بخٍ بخٍ لک یا بن ابیطالب اصبحت مولائی ومولی کل مؤمن
ومؤمنة پہر یہہ آیۂ کریمہ نازل ہوا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا **فائدہ** اس واقعہ
سے کئی امر پیدا ہین ۱ یہہ کہ جس حکم کی تبلیغ کو ایسی تاکید ہوئی کہ اگر ظاہر
نکرین تو حق رسالت ادا نہو وہ حکم بہت ضرور اور اصل اصل اسلام وایمان
وخاص مقصود بعثت وانفس ہدایت ہے ۲ وعدۂ محفوظی لوگون سے اسکی
خبر دیتا ہے کہ حضرت کو اوسکے اظہار مین اندیشہ مخالفون سے تہا ۳ الستُ
اولٰی بکم سے صریح ظاہر ہے کہ حضرت نے اپنی مالکیت ومختاریت کا کل امور مین
امت سے اقرار لیا ۴ تسلیم واقبال امت بلفظ بلٰی انت مولانا مصدق انکی
محکومیت ومملوکیت امت ہے ۵ من کنت مولاہ سے ظاہر کہ حضرت نے اسی
مرتبہ مین جناب امیرؑ کو قائم مقام اپنا کیا ۶ قول خلیفۂ ثانی بطریق تہنیت ومتضمن
تصریح مرتبت وبیعت امت ثبوت حقیت کو کافی ہے ۷ نزول آیۂ اخیرہ سے
ظاہر کہ اسی امر کی تبلیغ باقی تہی جسکے بعد اکمال دین واتمام نعمت ورضائے
رب العزت واقع ہوئی اس شریعت پر چنانچہ بعض قرائۃ ابن مسعودؓ آیہ

ولی مین بعد ما انزل الیک من ربک فی علی پڑہتے تھے اور ظاہر کہ حراق
مصاحف نے ایسے ہی وجوہ سے ابن مسعود کو اپنے وقت مین بضرب شدید
شہید کیا مگر ہم تا ظہور صاحب امر اوس قرأت پر بسبب غلبہ باطل مامور نہین اور
معلوم ہے کہ نعمت الٰہی بعثت حضرت ہے کہ جسطرح بنی اسرائیل کو فرمایا یا
بَنِیۡ اِسۡرَآئِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ اور اس امت کو
فرمایا لقولہ تعالے لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا
آہ یعنے تحقیق احسان رکھا خدا نے مومنین پر جبکہ بھیجا اونمین پیمبر آہ اور کلمہ
اولے سے جو اولے بالتصرف یعنے کفیل کار مرد ہے دلیل اوسکی یہہ ہے
کہ یہہ دین اسلام ملت ابراہیمؑ پر مبنی ہے اور ظاہر کہ کلمہ اولے جناب باریتعالے
نے معاً حضرت ابراہیمؑ و آنحضرتؐ کے حق مین فرمایا ہے والانبیای کرامؑ اولے
بھی بہت ہوئے لقولہ تعالے اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِاِبۡرٰہِیۡمَ وَھٰذَا النَّبِیُّ
اور قول صحابہ مین کہ مورد من کنت مولاہ کا ہے لفظ مولی بمعنی اولی دو وجہ
سے ثابت اول یہہ کہ اونہون نے سوال حضرت اولی سے سنکر جواب مین
بلفظ تسلیم مولی کہا دوسرے یہہ کہ قرآن شریف مین مولا بہت جگہہ ایسے
محل پر آیا ہے جس سے مالکیت وحمایت وکفالت ظاہر ہے مثل نِعۡمَ
الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ومثل ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوۡلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ
اَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَا مَوۡلٰی لَہُمۡ ومثل اِنۡ تَتُوۡبَاۤ اِلَی اللّٰہِ فَقَدۡ صَغَتۡ قُلُوۡبُکُمَا
وَاِنۡ تَظٰہَرَا فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوۡلٰىہُ وَجِبۡرِیۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ومثل
اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ومثل ہُوَ مَوۡلَی الۡ[illegible]
باوجود ان مراتب کے مخالفین کہ انکار واقعہ غدیر سے نہین کر سکتے چنانچہ

تحقیق العقائد مین تفصیل اوسکی بخوبی ہوئی ہے مولی کے معنے دوست کہتے
ہین اور علاوہ وجوہ بالا کے جواب اوسکا یہہ ہے کہ محبت اہلبیت پیشتر کریمہ
قل لا اسئلکم سے بالاتفاق واجب ہوچکی اور بشہادت حدیث صحاح ستہ
حضرت نے اسماے اہلبیت بتا دیے تھے اور وہ حدیث یہہ ہے لما نزلت
الآیۃ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ اہ قیل یا رسول اللّٰہ من قربٰی قال علیؑ و فاطمۃ
آہ پس کیا حاجت تھی پھر بغرض اظہار وجوب محبت اتنا اہتمام ہوتا نہین نہین
بقول سعدی سے آنکس کہ بقرآن و خبر رو نرہی ٭ اینست جوابش کہ جوابش ندہی
اور یہہ مرد بزرگ ذات ہین کہ آیۂ ولایت مین باوجود شمول ذات باریتعالی و
رسول مقبولؐ بغرض حق تلفی و انکار مرتبۂ مرتضوی ولی کے معنے دوست کے
قرار دیتے ہین حالانکہ کلام مجید مین اکثر بمعنے مالک آیا ہے کقولہ تعالے اَللّٰہُ
وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا و قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیَآؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ
و قولہ تعالی اَنْتَ وَلِیُّنَا و قولہ تعالے اِنَّ وَلِیَّ اللّٰہُ و قولہ تعالی اَنْتَ وَلِیّٖ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ و قولہ تعالی فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ و قولہ تعالی فَلَنْ تَجِدَ
لَہٗ مِنْ اَوْلِیَآءَ و قولہ تعالی هُنَالِكَ الْوَلَایَۃُ لِلّٰہِ الْحَقِّ و قولہ تعالی اَمِ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِیَآءَ فَاللّٰہُ هُوَ الْوَلِیُّ و قولہ تعالی اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْ اَوْلِیَآءَ و قولہ تعالی سُبْحَانَكَ اَنْتَ
وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ و قولہ تعالی وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ
بَعْدِهٖ و امثال ذلک کما ذکرناہ فی ارشاد **فائدہ** حضرت امام
فخر الدین رازی نے یہہ قید اپنے کلام بلاغت نظام مین رکھی کہ ائمہ وہی مطابق آیۂ
اطیعوا حکم دیتے ہین احتراز ہے مخالفت قرآن سے کہ اوپر بیان ہوا اور صفت عصمت

ہو واسطے ثبوت حقیقت کے ہے کیونکہ جیسا قول خلیفۂ ثانی مشہور ہے کل الناس
افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال یعنے سب عمر سے زیادہ فقیہ ہین یہانتک
کہ عورات حجلہ نشین خلیفۂ اول نے بھی اقیلونی فرمایا یعنے مجکو خلافت سے موقوف
کرو ہوتے علی کے مین بہتر نہین اور بحق جناب امیر حضرت نے فرمایا انا مدینۃ
العلم و علی بابہا فائدہ لفظ خلیفہ و وصی بھی دونون فائدے دیتا ہے
یعنے سوا انکے کوئی خلیفہ برحق نہ تھا دلیل اوسکی بلفظہ یہ ہے یہہ حدیث ہے یا
علی انت اخی و وزیری و خلیفتی من بعدی و قاضی دینی یعنے اے علی
تم میرے بھائی اور وزیر و جانشین بعد میرے اور حاکم میرے دین کے ہو اور
مخالفین کہتے ہین کہ قاضی دین بالفتح فرمایا یعنے قرض میرا ادا کرنے والے ہو
اور واقعہ اعجاز مرتضوی کا کر چالیس شتر ایک پتھر مین سے نکالے تھے سند لاتے
ہین سبحان اللہ یک نشد دو شد قاضی دین اور حاکم شرع ہونا تو اس حدیث سے
بھی ثابت ہے ان اقضاکم علی فائدہ یہہ اعجاز کیا کہ عمر و بکر اوسمین عاجز رہے
فائدہ ذکر منزلت ہارونی اسواسطے ہو کہ حضرت نے غزوۂ تبوک مین جناب امیر
کو خلیفہ اپنا کر کے مدینہ طیبہ مین چھوڑا تھا اور اپنی مفارقت سے رنجیدہ دیکھکر آپ سے
فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی
یعنے کیا تم راضی نہین ہوتے ہو اسپر کہ میری طرف سے اوس عہدے پر ہو
جسپر ہارون موسیٰ کی طرف سے رہتے تھے مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین
اور جب بعد مصالحہ حضرت پھر آئے خلافت مرتضوی جمیع امور مین برقرار رہی
تا آنکہ رحلت فرمائی اور قصہ خلافت ہارون تفاسیر مین مبسوط ہے فائدہ
امیر المومنین لقب خاص مرتضوی ہے بدلیل حدیث سلموا علیٰ ... ذکر ... گذرا

اور امام المتقین بموجب آیۂ وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِینَ اِمَامًا کہ شان حضرت مین نازل
ہوا فائدہ بعض نسخون مین کلمۂ قائد الغر المحجلین واقع ہے معنی اوسکے ہین روشن
پیشانی والون کا پیشوا۔ اور حنائی دست و پا والون کا پیشوا۔ اور مراد غر و
محجلین سے شیعۂ امیر المومنین ہین کہ منہ اونکے روشن بسبب طاعت اور دست
و پا اونکے رنگین بحبت سنت ہون یعنے پیشوای متشرعین اور ایک معنی ہانکنے والا
یعنے صاحب اختیار اور پہونچانے والا منزل مقصود کو چنانچہ سادہ و قادہ معنی
سردار و پیشوا معلوم ہے اور قائد الجیش بشیر لشکر کو کہتے ہین فائدہ
معنی افضل الوصیین یہہ نہین کہ عہد جناب امیرؑ مین کوئی اور بہی وصی ہوا ہو کیونکہ
وصی ہونا جناب امیرؑ کا متفق علیہ فریقین کا ہے یہانتک کہ عامہ نے وصایت
و خلافت کو متغائر ٹہرایا ہے چنانچہ خلافت مین نص نبیؐ سے مستغنی ہو لئے
اور نہ یہہ مراد ہے کہ مراتب ائمہ ہدیٰ مختلف ہین کسواسطے کہ یہہ سب متساوی
ہین اور فرق ابوت و نبوت و اخوت منصب امامت مین تغیر نہین لاتا کہ وہ عہدہ
الٰہی ہے پس مراد یہہ ہے کہ جناب امیرؑ اور سب ائمہ ہدیٰ اوصیای سلف سے
کہ مثل یوشع بن نون اور شمعون بن حمون ہر نبی کے اہلبیت سے وصی ہوئے
ہین افضل ہین بلکہ بسبب افضلیت حضرت خاتم جمیع انبیا و ملائکہ پر انکو فضیلت
حاصل ہے اور خادم نے کتب مذکورہ مین شرح اوسکی بہی کردی ہے
فائدہ جناب امامؑ نے حضرت امام موسی کاظم تک اسمای پاک ائمہ ہدیٰ
ذکر کیئے اور لفظ لو منا ہذا مین اشارہ اپنی حجیت کا رکہا کہ بجا الکنایۃ ابلغ من
التصریح اپنی نسبت اتنا اشارہ کافی و وافی ہوا اسواسطے کہ مخاطب آپکی
امامت کا بظاہر اقرار کرتا تہا چنانچہ اسناد مین ظاہر ہوا اور باقی ائمہ ہدیٰ

کے بہی نام نہ لکھے ہوا سطے کہ سائل آپ ہی کے زمانہ مین تہا اور اپنے واسطے
ہدایت چاہی تہی کما لا یخفے فائدہ کلمہ نقبا مین یہہ اشارہ ہے کہ یہہ لقب اوصیای
بنی اسرائیل ہے اور حضرت رسول ص نے جا بجا فرمایا ہے کہ حال اس امت
کا مشابہ بنی اسرائیل سے ہے از انجملہ یہہ کہ تعداد ائمہ ابرار مین فرمایا بعدد نقبا بنی
اسرائیل اور فرمایا ستکون بعدی اثنا عشر امیرا - اور فرمایا الائمۃ من قریش
چنانچہ تحقیق العقائد مین حدیث ابن عباس رض نقل ہوئی ہے اور اسیطرح
حدیث مشابہت جناب امیر ع ہے حضرت عیسیٰ ع سے کہ جنہون نے افراط محبت
سے خدا سمجہا وہ بہی ناری ہین اور جنہون نے بسبب عداوت اونکے حق شناسی
مین تقصیر کی وہ بہی ناری ہین فائدہ اعلم کتاب وسنت واعدل فی القضایا
واحق والیقین امامت ان حضرات کو ہر زمانے مین ہوا سطے فرمایا ہے کہ جسطرح
علم و استحقاق جناب امیر او نکے زمانے مین سب سے زیادہ تہا ہر امام اپنے
عہد مین اوسی مرتبہ پر منصوب ہین چنانچہ یہہ امور بہی متفق علیہ جمہور کے ہین اور
کوئی انکے فضائل و کمالات و معجزات کا منکر نہین اور حال جناب امیر ع ظاہر ہے
کہ بخصوص فصل خصومات آپ کا نام ضرب المثل ہو گیا ہے چنانچہ جو نزاع لا حل
ہوتی ہے اوسکو عرب کہتے ہین قضیۃ لا ابا حسن لہا یعنے یہہ ایسا جہگڑا ہے
کہ اسکا کوئی طے کرنے والا ہی نہین پس ابو الحسن کہ کنیت جناب امیر ع ہے
بمعنی قاضی وقضایا مصطلح ہوا - اور یہہ مثل شرح کافیہ مین ملا جامی نے بہی
بتصریح لکہی ہے اور بمودای اہل البیت اعرف بما فی البیت طریقہ نبوی پر
[illegible] زیادہ کون واقف و عارف [illegible] ہو سکتا چنانچہ ملا علی قوشجی شرح
تجرید مین لکھتا ہے کہ بسبب مصاحبت شبانہ روزی و فرط محبت حضرت

جناب امیر کو سب طرح کے علوم تعلیم کیے تھے اور ترویج علوم آپ ہی سے ہوئی
چنانچہ ابو اسود دوئلی و ابن عباس و غیرہما آپ کے شاگرد ہین اور تفاصیل
ان مقاصد جلیلہ کی خالی تطویل سے نہین بعہدہ صاحب تحقیق العقائد مین
تصریح ہوئی بالجملہ علم و فضل ان حضرات رفیع الدرجات کا اخبار و آثار سے واضح
و لائح ہے اور ظاہر کہ حضرت آدم کو اول فضیلت علم حاصل ہوئی اور اوسی کے
ذریعہ سے ملائکہ پر سبقت پائی لقولہ تعالی وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا اور
آنحضرت اول مشرف بعلم ہوئے لقولہ تعالی عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی اور
اللہ تعالی نے صفت اپنی تعلیم کی لقولہ تعالی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ اور یہی ظاہر ہے کہ ہدایت منحصر علم پر ہے
پس بمقتضای کریمہ لَا یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور
کریمہ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ائمہ اسلام کہ اعلم تھے احق منصب ہدایت
ہوئے اور بفحوای اَفَمَنْ یَّهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْ
اِلَّا اَنْ یُّهْدٰی واجب الطاعت و اولی للامامۃ ہوئے فائدہ بعد ثبوت
انکے مراتب علیا کے حضرت نے انکو عروۃ الوثقی و ائمہ ہدی و حجت خدا
کافہ اہل دنیا پر فرمایا اور میراث ارض سے وہی منصب حجیت الٰہیہ مقصود ہے
اور وارث ہونا خدا کا یہ ہے کہ حجت قائم کو تسلط دے اور دلائل ان مقاصد
کے انہین فوائد سے مستنبط ہین فائدہ حضرات معصومین کو عروۃ الوثقی
اسواسطے فرمایا کہ امت مامور ہے انکے تمسک پر اور لفظ ائمہ کو مضاف
طرف ہدی کے اسواسطے کہ مخالف انکے جو پیشوای جماعہ ائمہ ضلال معتبر
لقولہ تعالی اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ وَاَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ

یعنے بعض پیشوا جنت کے راہنما ہین اور بعض دوزخ کے فائدہ سیاق عبارت سے ظاہر ہے کہ بعد امام ثامن اور ائمہ ابرار بہی ہین کیونکہ جس حدیث کے روسے بوجوب تمسک عروۃ الوثقے ہونا ائمہ اہلبیت کا ثابت ہے اتفاقی ہے اور اوس سے ظاہر کہ بقاے تکلیف تک کلام مجید و اہلبیت کا اتباع چاہیئے اور یہہ دونون تا حوض کوثر کہ قیامت مین اوسپر پہونچنا ہے یکجا رہین گے اور راہ اونکی ایک ہی ہوگی پس اشعار کلام بلاغت نظام امامت حضرت امام محمد تقی و حضرت امام علی نقی و حضرت امام حسن عسکری و حضرت قائم آل محمد صاحب العصر علیہم السلام پر بہی اظہر من الشمس ابین من الامس ہے علاوہ اسکے کہ دیگر احادیث خاصہ مین اسمای پاک ائمہ اثنا عشر صریح ہین اور نص ہر امام سابق واسطے ہر امام لاحق کے کافی از انجملہ حضرت امام موسی کاظم کہ نام نامی اونکا اس کلام مقبول خاص و عام مین داخل ہے دعاء الاعتقاد مین کہ کتاب منہج الدعوات مین بسند اوسکی علی بن مہدیار و یونس ابن بکیر سے ہے اور حاشیہ کفعمی مین منقول ہے تعلیماً للشیعہ فرماتے ہین اللهم و قد اصبحت فی یومی هذا لا ثقتی ولا منفزع ولا ملجأ غیر من توسلت بهم من آل رسولک علی و فاطمة والحسن والحسین وعلی و محمد و جعفر و موسی و علی و محمد و علی والحسن و محمد صلواتک علیهم اجمعین اور اوسی دعا مین ہے اللهم فاحینی یوم حشری و حین نشری بامامتهم واحشرنی فی زمرتهم الی غیر ذلک پس تعلیم جناب امام موسی کاظم علیہ السلام سے تعیین اسمای متبرکہ ظاہر ہے اور امامت ائمہ اثنا عشر اس حدیث سے بہی ثابت ہے کہ آنحضرت نے جناب امام حسین کو

کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا ابنی ھذا امام اخو امام ابو ائمة تسعة آخرھم قائمھم
یعنے یہ فرزند میرا امام ہے بیٹا امام کا بہائی امام کا باپ ہے نو اماموں کا
پہلا اونمین سے قائم اونمین کا ہے **فائدہ** ترجمہ تحفہ مین محمد حسین
نے لکہا ہے کہ کلام معصوم مین ترک اسمای ائمہ ہدی امام ثامن سے آخر تک
تقیہ واقع ہوا اسواسطے کہ دار تقیہ ہونا زمانے کا اسی کلام معجز نظام سے
ثابت وظاہر کہ عہد آنجناب مین مامون دعوی امامت کرتا تہا اور دلایل
شہادت حضرت ظواہر بینات سے ہے **فائدہ** اگرچہ سوق عبارت
سے بقای حجت تا دور قیامت ثابت ہے اور موید اوسکی یہہ
ہے النجوم امان لاھل السماء واھلبیتی امان لاھل الارض یعنے
ستارے آسمان والون کے واسطے امان ہین اور اہلبیت میرے
زمین والون کے واسطے مگر کچہہ بیان غیبت ورجعت جو اس جگہہ باقی رہا
انشاء اللہ تعالی اور قول کی شرح مین برمحل آئیگا فینتظر پہر حضرت نے
فرمایا وان کل من خالفھم ضال مضل تارک الھدی والحق وانھم
المفسرون عن القرآن الناطقون عن الرسول بالبیان ومن مات
ولم یتولاھم ولا یعرفھم باسمائھم ویاتم لسواھم مات میتة
جاھلیة اور جس کسی نے مخالفت کی اونکی حکم کی وہ آپ بہکا ہوا ہے اور
بہکانے والا ہے اوروں کا اور چہوڑنے والا ہے راہ ہدایت وحق
سے اور یہہ سب امام ہر حکم موافق قرآن وسنت نبی آخر الزمان کے بتاتے
ہین اور جو کوئی انکو امام نجانے اور انکو نام بنام نہ پہچانے اور اونکے سوا
اور کی پیروی کرے تو موت اوسکی جاہلیت کا مرنا ہے **فائدہ**

حکم نہ ماننا حکم کا ہے اور حق نہ جاننا اوسکا نہ یہہ کہ عمل نہ کرے اور منکر
بھی نہ ہو پس پہلی صورت مین کفر لازم ہوتا ہے چنانچہ حدیث صادق
مین وارد ہے والرّادّ علینا الرّادّ علی اللہ وھو علی حد الشرک یعنی
ہمارے حکم کا رد کرنے والا خدا کا حکم پھیرنے والا ہے اور وہ حد شرک
پر ہے اور دوسرے صورت فسق و عصیان کی ہے پس اگرچہ فاسق و
عاصی کو شارع نے کافر نہین کہا بلکہ فسق و عصیان کفر سے عام مطلق
ہے اسواسطے کہ ہر کافر فاسق و عاصی ہے لقولہ تعالے ففسق عن امر
ربہ یعنی شیطان کافر ہوا خدا کی نافرمانی سے و قولہ تعالی فعصی فرعون
الرسول یعنی فرعون کافر ہوا بسبب نافرمانی حضرت موسیٰ ۔ اور ہر عاصی
و فاسق کو کافر نہین کہہ سکتے لمثل قولہ تعالی وعصی آدم ربہ یعنی حضرت
آدم سے حکم خدا بجا لایا نہ گیا مگر بعض معاصی منجر بکفر ہوتے ہین چنانچہ ذکر
اونکا بیان کبائر مین آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ **فائدہ** بہکانا مخالف امر ہے
کا ظاہر ہے اور بہکانا اسطرح متبادر گو وہ کسیکو نہ بہکاوے جہال اگر اوسکا
چلن سیکھینگے تو باعث اونکی گمراہی کا وہی ہوگا اور یہہ مسئلہ متفق علیہ
ہے کہ جو شخص اچھی بات نکالے گا جب تک کوئی اوسپر عمل کرے گا یہہ بھی
شریک ثواب ہوگا اور جو برا کام ایجاد کرے گا جب تک طریقہ اوسکا رہیگا
یہہ بھی داخل عذاب جدید ہوگا چنانچہ دنیا مین موجد قتل بے جرم قابیل
ملعون اور مرتکب زنا عنق ہین دونون شریک عذاب ہر قاتل ناحق و
زانی و زانیہ رہتے ہین **فائدہ** موافقت احکام ائمہ اعلام مین قرآن
و سنت سے اشارہ یہہ ہے کہ یہہ حضرات مجتہدین تھے اور قیاس ورائے

یا استر منای عباد یا صواِ ابدید عوام کالانعام سے جو طریقہ خلفا و ائمہ العبا
عامہ ہے حکم نہین دیتے تہے کسواسطے کہ یہہ سب معصوم و حجت خدا و امین
وحی الہیہ و علام و عالم حقائق احکام تہے **فائدہ** مراد قول ولا د معرفت ائمہ
ہدی سے اعتقاد حقیت امامت ہے اور اتمام و اقتدای غیر منافی اسکا ظاہر
لہذا منکر امام کو آنحضرت صلعم نے حدیث من مات مین حکم تکفیر دیا لطیفہ توفیق تنبیہ
العقائد متن مصنفین مین بخوبی ثابت ہوا کہ عامہ جس اعتبار سے اپنے خلفا کو
امام و خلیفہ کہتے ہین ہمارا اما بہا النزاع نہین اور جسطرح ہم ائمہ ہدی کو حجت
خدا و اوصیا سمجہے ہین اونکے محققین متاخرین مثل شاہ ولی اللہ دہلوی بہی
معترف ہین یعنے ان حضرات کو حامل شرع و متکفل ہدایت جانتے ہین اور
اس منصب کو بہ نیابت نبی صلعم منجانب اللہ قبول کرتے ہین اور فضائل و کمالات
کے بہی انکے نسبت قائل و مقر ہین گو لفظ عصمت پر نہین آتے خلافت انکی
مثل نبوت تسلط ارض پر مشروط نہین کرتے اور معہذا غاصب کو انکے حق کے
غاصب نہین جانتے اور انکار انکی حقیت سے مثل انکار نبوت موجب ضلالت
و موت ہلاکت مانتے ہین اور یہہ تو بخوبی ظاہر ہے کہ منکر خلافت ثلثہ بلکہ
اونکے معارض و محارب کو تکفیر کیا ملامت بہی انکے یہان روا نہین پس معلوم
ہوا کہ وہ امامت جسکے انکار سے کفر لازم ہوتا ہے باتفاق فریقین ائمہ اہلبیت
مین منحصر ہے اور باوجود اسکے استدلال انکے متقدمین و متاخرین کا اوس
حدیث سے خلافت ثلثہ پر محل نشیند ظاہر **فائدہ** معرفت ائمہ باسمائہم
اسواسطے فرمائی کہ جسطرح عہد جناب ثامن تک افاضہ ہدایت آٹھہ اماموں
سے ہوا سب خلق کو برحق جاننا اوس عہد مین تمام بنام ضرور تہا کہ تصریح فرمائی

ہر امام کے زمانے تک یہی حال عوام امت کا چاہیئے اور خواص کو عہد نبی
مین معرفت سب اماموں کی تھی اور اب کہ عہد حضرت قائم ہے سبکو نام بنام
پہچاننا اور برحق جاننا واجب ہے **فائدہ** اکثر علما کا اتفاق خلاف سید
شریف مرتضے علیہ الرحمہ اس امر پر ہے کہ منکر امامت پر دنیا مین حکم کفر جاری
نہین کسواسطے کہ اگر انکو کافر کہا جاتا تو معاملات باہمی انکے مثل معاملات کفار
رہتے اور باعتبار نجاست کفر انسے احتراز لازم ہوتا و اذ لیس فلیس اور دلیل
انکے یہہ ہے کہ تفریق اسلام و ایمان سے یہہ گنجایش حاصل ہوئی پس انکو
مسلمان جانتے ہین نہ مومن اور سید مرتضے علم الہدی اور اونکے متفقین
کے نزدیک منکر ہر واحد کا اصول خمسہ سے کافر و نجس العین ہے کیونکہ
جب منکر ایک کا توحید و عدل و نبوت و معاد مین سے کافر ٹھہرا تو یہہ چارون
اصول دین ہوئے اور امامت اصول دین مین نہ ہے اور یہہ مذہب عامہ ہے
پس قول امامیہ اصل دین ہونے مین امامت کے مثل اقوال ردیہ عامہ قرار
پائے گا بالجملہ خادم اثم نے جو تحقیق کیا ہے اور اپنے سب کتابون مین لکھا ہے
یہہ ہے کہ صرف اقرار لا الہ الا اللہ باین معنی جامع اصول خمسہ ہے کہ اللہ ہونا
مستلزم توحید و تقدیس و حقیت و وجوب طاعت سمجھین اور یہہ چارون
امر مستلزم نبوت ابتلا و تکلیف و بقاے حجت خدا و جزا و شفاعت کی جانین
تصریح اسکی مقدمہ تحقیق العقائد مین بطریق تدقیق اور ارشاد مین بطرز
توضیح اور متن متین مین بوضح ذہن نشین ہوئی ہے خلاصہ یہہ کہ منکر امامت
دنیا و آخرت مین کافر و نجس العین ہے مثل ہنود و نصارے و مجوس و سگ
و خنزیر اور اونکے امثال کے اور اس مقصد کی پانچ دلیلین جو مقصد قصوی ہین

مینے لکھی ہین یہان بھی لکھتا ہون ۔ دلیل اول ۔ امامت باتفاق فریقین ضروریات
دین سے ہے اور مسئلہ متفق علیہا ہے کہ منکر بلکہ مستخف ضروری دین کافر ہے
دوم ۔ حدیث من مات منقولہ فریقین سے صراحتاً تکفیر منکر امام ظاہر ہے سوم
دعای اعتقاد مین جناب امام موسی کاظم نسبت اعتقاد امامت صاف ہدایت
فرماتے ہین اس اقرار کے کہ بے اعتقاد امامت جناب مرتضوی و بقیہ ائمہ ہدی
سب اعمال صالحہ تلف و رائیگان ہین کما قال علیہ السلام و من لا اثق بالاعمال
وان زکت ولا اراہا منجیۃ وان صلحت الا لولایتہ والاھتمام بہ والاقرار
بفضائلہ والقبول من حملتہا والتسلیم لرواتہا یعنے جناب امیر وہ ہین کہ
ہمکو وثوق اپنے اعمال حسنہ پر نہین اور وسیلہ نجات ہم اپنے اعمال صالحہ کو نہین
جانتے بے اونکی ولایت اور امام جاننے کے اور بے اقرار و قبول و اعتماد
اونکے فضائل کے جو راوی معتمد کہتے ہین فقط جہانتک عبارت مندرجہ بالا اسی
رسالہ مذہبیہ کی ہے ۔ پنجم ثبوت حجیت ان حضرات طیبات کا دلائل عقلیہ و نقلیہ سے
کہ مختصر بیان اوسکا اس شرح مین ہوا اور مفصل اور رسالون مین خادم
نے لکھا ہے ۔ تکملہ باقی رہا یہ کہ جواز معاملات و صحت عقود و عہود درمیان
مومنین و منکرین کس وجہ سے ہے سو وہ بوجوہ ظاہر ہے مختصر یہ کہ بفحوای
کریمہ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ یعنے جو کوئی لاچار
ہو جاوے نہ وہ کہ بغاوت و عدوان رکھتا ہو اوسپر کچہ گناہ نہین حالت
اضطرار مین جائز ہے جیسے کہ ایک مسلمان ملک فرنگ سے نکل نسکتا ہو بسبب
عوائق لامحالہ اونہین مین گذر کریگا اور جہانتک بچا جائے گا بچے گا واللہ
اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ پھر تحریر فرماتے ہین وان من دینہم الورع والعفۃ

والصدق والفقر والصلاح والاجتہاد واداء الامانت الی البار والفاجر وطول السجود وقیام اللیل وصیام النھار واجتناب المحارم وانتظار الفرج بالصبر وحسن الصحبۃ وحسن الجوار وبذل المعروف وکف الاذی وبسط الوجہ والنصیحۃ والرحمۃ للمومنین اور اونکے طریقہ مین سے ہے پرہیزگاری وپاکیزگی اور سچ اور راستی وریاضت اور امانت کا پہیر دینا نیک وبد کو اور دیر تک سجدے مین رہنا اور راتون کو نمازین پڑہنا اور دنون کو روزے رکہنا اور حرام سے بچنا اور کشایش کی راہ دیکہنا ساتہہ صبر کے اور اچہی طرح ساتہہ رہنا اور پاس رہنے کا حق سمجہنا اور اچہے کامون مین مصروف رہنا اور رنج سے بچانا اور خوش خلقی اور نصیحت اچہے کام کی کرنا اور مومنین پر مہربانی فرمانا فائدہ یہہ سب بیان ہے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کہ تفصیل بعض علم فقہ سے متعلق ہے اور بیان بعض علم اخلاق سے اور اس جگہہ ترجمہ بہی بنظر ایجاز کافی ہے ومن اللہ الھدایۃ للقبول والوصول فائدہ کلمۂ انتظار الفرج جو اس کلام ہدایت انجام مین واقع ہے ارادہ دو معنی کا اوس سے ظاہر اول یہہ کہ حضرات معصومین امور دین مین منتظر کشایش رہتے ہین چنانچہ اسی اعتبار سے لقب حضرت صاحب الامر کا منتظر بصیغۂ فاعل معتبر ہے یعنے حضرت کو انتظار کشائش الٰہی کا ہے کہ غلبہ ونصرت الٰہی ہو تو ظہور وخروج فرمائین اور بصیغۂ اسم مفعول بنظر ترصد عالم کہ کب ظاہر ہون۔ دوسرے یہہ کہ طریقۂ ائمہ ابرار یہہ ہے کہ رنج دنیا مین مضطر نہین ہوتے بلکہ بامید فضل الٰہی مطمئن وبطریق توکل رہنگر کشائش رہتے ہین اور اگر کوئی کہے کہ اور ائمہ ہدی کو سوائے حضرت قائم؏ امور دینیہ مین کیا صورت انتظار فرج تہی حالانکہ علم اونکا انصرام عہد اپنے پر بدون فرج محیط

تہا جواب یہہ ہے کہ اسمین اشارہ رجعت ہے جو حضرت امام نے کنایتہ بنظر
تالیف تصریح سے ابلغ رکہا اور باب رجعت مین عقیدہ امامیہ یہہ ہے کہ اللہ تعالی
نے بمقتضای مصلحت عالم و بغرض بقای حجت جناب صاحب الامر کو طول
عمر دیا اور غیبت مین روی زمین پر کسی جگہہ رکہا ہے اور جب حکمت الٰہی مقتضی
ہوگی ظاہر کریگا اور آپکے عہد ظہور مین تمام عالم مین دین اسلام جاری ہوگا
اور مؤمنین کامل کو امن ہوگی اور اہلبیت طاہرینؑ دنیا مین رجوع فرماوینگے
اور مالک و وارث روے زمین ہونگے اور بدترین عالم جو اونکے اعدا ہین
اور نیک ترین آدم جو اونکے احبا ہین بقوت اعجاز معصومین قبرون سے
اوٹھینگے اور بدون کو ذلت اور نیکون کو عزت ملیگی اور حضرات ائمہ اسی
کشائش کے منتظر رہے ہین اور دلیلین اسکی بہت ہین بعض اونمین سے مینے
کتب مذکورہ مین لکہی ہین اگرچہ یہہ رسالہ متحمل اونکے ایراد کا نہین مگر جسطرح تہوڑا
تہوڑا ہر باب مین لکہتا جاتا ہون یہان بہی کوتہ قلمی روا نہین رکہتا معلوم ہو
کہ عامہ ظہور مہدی کے تو قائل ہین مگر امام آخر الزمان حضرت محمد بن الحسن
الحجۃ القائمؑ کو مہدی موعود نہین سمجہتے اور چند عذر و جرح بے معنے رکہتے
ہین اسواسطے خادم دلیل مدعا کو بطریق رفع مغالطہ مخالفین لکہتا ہے۔
پہلا یہہ ہے کہ زبان دراب کر حضرت خاتم کو مہدی موعود کہتے ہین بسبب تشبیہ
تام کے جسکا ماخذ روایت حدیث کو ٹہرایا ہے تا اینکہ جب حضرت نے سب
علامات اپنے سے بتائین تو سائل نے عرض کیا۔کیا آپ ہونگے حضرت خاموش
ہوگئے رفع استغفر اللہ یہہ بہتان عظیم ہے بلکہ حدیث المہدی من ولد
فاطمہ سے ثابت کہ حضرت قائمؑ فرزندان جناب سیدۃ النسا بنت خیر الورے سے

مین سے ہین مغالطہ کبہی کہتے ہین کہ سید حسنی ہونگے اور لونا حی مکہ معظمہ
مین پیدا ہونگے مگر کوئی دلیل اسکی پائی نہین جاتی شاید بطریق کشف وکرامت
معلوم کیا ہو رفع غلطیہ یہہ بہی غلط محض ہے لقولہ المہدی من ولد الحسین یعنے حسینی
ہین مغالطہ اب سنا ہون ۱۲۶۳ سنہ یا ۱۲۶۷ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے ہین مگر چالیس
برس چہپے رہینگے اور قریہ ام القری مین چہپے ہوئے پرورش پاتی ہین
رفع سبحان اللہ یہہ سب سے بڑہکر ہے کیونکہ ہم توجنکی روایت مانتے ہین انکو
معصوم جانتے ہین شاید انہون نے کسی طفل صغیر سے کہ اوسکو بچہ معصوم
کہتے ہین یا کسی پیر نابالغ معصوم صفت سے سنا ہو کہ ماخذ اس عقیدہ کا ملالہ
نہین کرتے شاید تورتیہ ہو مگر ایک مشکل بہت بڑی ہے کہ چالیس برس غیبت
یون بہی پائی جاتی ہے مغالطہ کبہی طول عمر سے استعجاب استبعاد فرماتے
ہین رفع تعجب ہمکو ہے کہ حضرت عیسیٰ تو پیمبر ہین اور حضرت الیاسؑ و حضرت
ادریسؑ بہی اور حضرت خضرؑ کی بہی نبوت مین یہہ مختلف القول ہین مگر روی
زمین پر اور مقام نامعلوم مین عہد آنحضرتؐ سے تا خروج و قتل اوسکے یہہ
بزرگوار دجال ملعون کا ہی طول عمر مانتے ہین مگر صاحب الامرؑ کے طول عمر کو
گہبراتے ہین پس ایسا امام زمان جسکی طاعت و معرفت شرط صحت انکے ایمان
کی ہو اور رہی ہمکو بتائین خلفای ثلثہ کے منکر و محارب کو توکافر کہتے ہین نہین
اور لنسے بڑہکر ڈہونڈہ لائین مغالطہ غیبت جناب صاحب الامرؑ مین انقطاع
ہدایت سمجہکر عدم و وجود آپ کا برابر بتاتے ہین رفع ہجرت و خفاے انبیاے
سلف و آنحضرتؐ کو کس دلیل سے جائز رکہا وہی دلیل جاری ہے فرق نبوت
و ہدایت و وحی و تعلیم سمجہہ لین اور یہہ کہین کہ وفات خاتم النبیینؐ تاکہ ہدایت سے

حجت کون ہے اور قرآن شریف تو وہ ہے جس سے تمہارے مذہب والے
دلیل لاتے ہین انکو حق و باطل بدون تفسیر معصوم کیونکر تمیز ہوا اور اگر صحت
حدیث نبی مین روایت بغاۃ و فساق کافی سمجھنا اور راویوں کے تحقیق حال سے چشم پوشی
کرنا معقول سمجھتے ہین تو اس معقولیت کی کیا دلیل ہے اور ہم کہ غیبت مین صحت
حدیث معصوم آئمہ بثبوت رواۃ و مطابقت قرآن شریف و مخالفت اہل قیاس
پر رکھتے ہین اسمین کیا فساد اور کون سی قباحت ہے مغالطہ فائدہ غیبت
کیا ہے حالانکہ گمراہی امت برملا ہے رفع معارضہ کرتے ہین ہم خروج دجال
و نزول عیسیٰ مین کیا دیر ہے اگر مصلحت خدا پر منحصر سمجھتے ہو تو یہہ بھی ویسا ہی
ہے مغالطہ چالیس مؤمن کے جمع ہونے پر ظہور قائم مشروط ہے اب لاکھون
مین چالیس بھی نہین والا ظہور ہوتا رفع یہہ بڑی تعریف شاہجی نے تحفہ مین لکھی
ہے اور ہم کہتے ہین کہ وہ چالیس خاص ہین باسمائہم وذواتہم بس ترکی تمام شد
مغالطہ رجعت بعینہ تناسخ ہے جسکو ہندو آواگون کہتے ہین رفع اللہ اکبر
معنی رجعت کیسے مجہول مطلق ہین کہ بجز تناسخ تعبیر اوسکی نہین ہو سکتی سمجہہ لو کہ رجعت
کہتے ہین پہرنے کو اور تناسخ جسم بدلنے کو اب مساوات کیسے مغالطہ قرآن شریف
سے ثابت ہے کہ کفار دنیا مین پہر آنے کو آرزو کرینگے اور پہر نا نہ ملےگا پس
رجعت کسطرح ہوگی رفع وہ آرزو بعد حشر ہے اور یہہ رجعت دنیا مین ۔
جسطرح واقعہ حضرت عزیر قرآن شریف سے ثابت ہے اور جسطرح حضرت
عیسیٰ و آنحضرت صلعم نے اور جناب امیر اور ائمہ ہدیٰ نے مردے جلائے اور
بقول تمہارے پیران طریقت نے کسطرح شعبدے دکھائے تا آنکہ قم باذنی کہنا
بلکہ نگاہ بہر کے دیکھنا یا کوئی ٹہوکر لگا دینا کیونکر قائم مقام قم باذن اللہ ہوا

حضرت عیسیٰ نبی مرسل ہین اور امام مہدی وصی سے زیادہ نہین ہو سکتے پس حضرت
عیسیٰ انکے مقتدی نہونگے بلکہ یہہ اونکے پیچھے نماز پڑھین گے مگر ملت محمدیہ پر رفع
اگر قید ملت نہ لگاتے تو نصاری مین خوب ملجاتے کیونکہ حفظ مرتبہ رسالت ظاہرا
مقتضی اسکا ہوتا کہ اونہین کے دین پر چلتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اول تو یہی سمجھ لین کہ حضرت عیسے دین پر ہمارے حضرت کے ہین جب سے آنحضرت نے
دعوت کی اور اسی دین کو ظاہر کرینگے پس حضرت کی امت مین ہوئی اور جب یہہ امت مین
داخل ہوئے اور امامت حضرت قائم حسب حدیث مرویہ ابن ماجہ وغیرہ ثابت ہے تو
لامحالہ اونکے مقتدی ہونگے اور یہہ امر دلیل شرف حضرت خاتم ہے کہ انبیا اونکے
اوصیا سے اقتدا فرماتین اور دلیل افضلیت اوصیاے آنحضرت بجامی خود
مذکور ہوئی۔ دلائل ثبوت رجعت بہت ہین ازانجملہ ثبت اس امت کے بنی اسرائیل
سے کہ واقعہ ہزارون کی رجعت کا قرآن مین مذکور ہے لقولہ تعالی الم تر الی
الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم
الله موتوا ثم احیاهم یعنے کیا نہین معلوم تمکو حال اونکا جو ہزارون موت
کے ڈر سے اپنے شہر چھوڑکر نکلے تھے پھر خدا نے اونکو مارا اور پھر اونکو جلایا۔
دوسری دلیل یہہ ہے کہ قیامت مین بدلیل قولہ تعالی فلم نغادر منهم احدا سب کا
حشر ہوگا اور رجعت مین بدلیل کریمہ یوم نحشر من کل امة فوجا ممن یکذب
بایاتنا بعض امم جو مکذب حق ہین محشور ہونگے تیسرے یہہ کہ آیہ قاتلوهم
حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله متعلق رجعت سے ہے کہ فتنہ
باقی نرہے گا اور دین حق کل دنیا مین اجرا پاوے گا جیسے تھے وفای وعدہ الٰہی
جو کریمہ وعد الذین امنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض

مین تسلیط و تمکین و امن بعد خوف اور کریمہ اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا مین وراثت ملک دنیا بطریق ہدایت اور کریمہ وَنُرِیْدُ اَنْ نَمُنَّ امامت و وراثت کا بعد ضعف ثابت ہے احق اور سکے ائمہ حضرات ہین کہ سب مؤمنین صالحین سے ارجح و اسبق ہین بسبب وفات ظاہری بدون رجعت متصور نہین بانچوین صدق وعید خزی دنیا جو کفار کو مثل آیہ اُولٰئِكَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ بنظر فوت اونکے منحصر رجعت پر ہے فافہم پھر حضرت نے افادہ فرمایا ثم الوضوء کما فرض اللہ فی کتابہ العزیز غسل الوجہ والیدین ومسح الراس والرجلین واحدۃ فریضۃ واثنان استحباب ومن زاد علی الاثنین فقد اثم ولا لوجر بھذا۔ پھر وضو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرض کیا ہے قرآن شریف مین دہونا مونہہ کا اور دونون ہاتہون کا اور مسح ہے سر کا اور دونون پاؤن کا ایکبار فرض اور دوسری بار مستحب اور جسنے بڑہایا دو بار پر تحقیق وہ گنہگار ہوا اور کچھہ ثواب نہ ملیگا اسکا **فائدہ** اس قول مین بیان مسائل وضو ہے اور شرح اوسکی بہ ترتیب تمام متعلق بفقہ مگر اتنا جاننا چاہیے کہ عامہ پاؤن کا دہونا فرض سمجھتے ہین حالانکہ سیاق عبارت قرآن وجوب مسح پر ناطق ہے لقولہ تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ یعنے اے ایمان والو جب تم نماز کو اوٹھو تو دہوو اپنے مونہون کو اور ہاتھون کو کہنیون تک اور مسح کرو اپنے سرون پر اور پاؤن پر گٹون تک اور یہہ حکم بلا شبہہ قاعدہ نحوی مین مثل اس عبارت کے ترکیب لفظی رکھتا ہے کہ کوئی کہے اضرب خادمی و غلامک براسہ وارحم علے

ابن زید و عبد اللہ ہابہ بھیجنے مار نوکر کو میرے اور اپنے غلام کے سر مین اور رحم کر ابن زید و عبد اللہ پر بسبب جانے اوسکے کے اور دونون عبارتون سے واضح ہے کہ ایک ایک حکم ہر دو پر شامل ہے اور ہر جگہہ عطف قریب پر ہے نہ یہہ کہ معطوف مفعول جملہ اولی بعد تمام جملہ معطوفہ واقع ہوا اور شاید کہ ایسی تعقید تو کسی متعرب کے کلام مین بھی نہوگی فافہم اور یہہ صورت جوان بزرگوارون نے بنائی ہے صراحۃً خلاف قاعدۂ نحو ہے اور مجکو تعجب ہے کہ اگر ابو اسود دیلمی نے بپاس شاگردی جناب امیر یہہ صورت نحو مین ذکر نکی سیبویہ و فراء و ابو العباس و جاحظ و زمخشری و ابن حاجب و جامی و میر شریف اور دیگر اہل تالیف کہان خواب خرگوش مین تھے کہ سب نے اپنی بنای اسلام خراب کی اپنے یہہ مسئلہ نحو مین نہ لکہا تا کہ وضو مین غسل رجلین صحیح ہو جاتا اور نماز اونکی باطل نہ ٹہرتی اور فقہا و اہل کلام بیچارون کو صرف اتفاق یارون کا بخلاف قرآن اختیار کرنا نہ پڑتا چنانچہ بیان مسح خفین مین تصریح اوسکی ہوگی پہر افادہ فرماتے ہین و لا ینقض الوضوء الا الریح و البول و الغائط و النوم و الجنابۃ اور وضو نہین توڑتا کچہہ سوا باد اور پیشاب اور براز اور نیند اور جنابت کے فائدہ یہہ بیان نواقض وضو ہے اور احکام انکے بتفصیل فقہ مین مصرح ہین مگر یہہ جاننا چاہیے کہ عامہ کے قیاس بلکہ رای مین شتر قہقہہ کہ وہ مبطل نماز ہے نواقض وضو زیادہ ٹہرے ہین اور کلام معصوم مین کہ جامع و مانع ہے بعد نوم و جنابت حاجت تفصیل اقسام نرہی کما لا یخفی علی الفقیہ پہر تحریر فرمایا و من مسح علی الخفین فقد خالف اللہ و رسولہ و کتابہ و لم یجز عنہ وضوءہ و لا صلوۃ و لا ایمان لہ و ذلک لان علیا علیہ السلام خالف القوم فی المسح علی الخفین و قال عمر رایت النبی

مسح علی الخفین فقال علی قبل نزول سورة المائدة او بعدہ فقال عمر لا ادری
فقال علی ولکن انا ادری لم یمسح علی الخفین بعد ما نزلت سورة المائدة
اور جسنے مسح کیا موزون پر تحقیق مخالفت خدا کی اوسنے اور مخالفت قرآن مجید
و رسول خدا اور وضو اوسکا ہرگز پورا نہوا اور وہ بے ایمان ہے اور یہہ
اس دلیل سے کہ بے شک جناب امیر نے برخلاف صحابہ فرمایا ہے موزون پر مسح
کرنے مین جب کہا عمر ابن خطاب نے کہ دیکہا مینے رسول خدا کو موزون پر مسح کرتے
تو پوچہا جناب امیر نے کہ نزول مائدہ سے پہلے یا پیچہے عمر نے کہا مین یہہ نہین جانتا
فرمایا جناب امیر نے کہ مگر مین جانتا ہون کہ ہرگز مسح نکیا اون حضرت نے بعد
نزول مائدہ موزون پر **فائدہ** موزون پر چمڑے کے مسح کرنا وضو مین قرآن
شریف سے ہرگز ثابت نہین مگر عقائد عامہ مین داخل ہے چنانچہ سب کتابون
مین انکی لکہا ہے تا آنکہ شرح عقائد نسفی مین تفتازانی لکہتا ہے کہ یہہ علامت سنت
جماعت ہے اور سلف کا اسنے یہہ قول لایا ہے کہ علامت سنت جماعت کی تین
ہین تفضیل الشیخین وحب الختنین والمسح علی الخفین یعنے ابوبکر و عمر کو فضیلت دینا اور
عثمان و جناب امیر سے محبت رکہنا اور موزون پر مسح کرنا سبحان اللہ کیا معقول
اچہی علامتین رکہی ہین تینون طبعزاد و خلاف قرآن و حدیث حال تفضیل تو یہہ ہے
کہ خود یہہ حدیث الحسن والحسین فاضلان فی الدنیا والآخرة وابوہما افضل منہما
یعنے حسنین افضل و برتر ہین دنیا و آخرت مین اور والد ماجد اونکے اونسے بہی
بہتر ہین اور حدیث علی خیر البشر من ابی فقد کفر یعنے علی سب بنی آدم سے بہتر
ہین جسنے نمانا کافر ہوا اور حدیث علی خیر البریة یعنے علی سب خلق سے بہتر ہین
روایت کرتے ہین اور قرآن شریف سے مرتبہ رفیع جناب امیر اور توصیف بلفظ

خیر البریہ ظاہر ہے پھر بھی تفضیل شیخین کو علامت اپنے مذہب کی ٹھہراتے ہین تو گویا
کہ دعوی مخالفت حکم خدا و آنحضرت و قرآن مجید کرتے ہین اور اسیطرح مقر ہین کہ
محبت اہلبیت بموجب آیہ قل لا اسئلکم علیہ ہدایت مین واجب ہوئی ہے اور علامت
اپنے مذہب کی بے دلیل محبت اوس شخص کے جو اہلبیت مین نہین ہے بلکہ مخالف
خدا و رسول و قرآن شریف و اہلبیت علیہم السلام ٹھہراتے ہین اور پھر ایسے مذہب ناحق کو حق
جانتے ہین اور مسح خفین کا حال یہ ہے کہ اس حکم کو قرآن پر زیادہ مانکر علامت اپنے
مذہب کی بتلاتے ہین مذہب معلوم اہل مذہب معلوم چنانچہ اسی باب مین شارح
تفتازانی لکھتا ہے ۰ ان کان زیادۃ علی القرآن اب [illegible] کہے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین یعنے سب تر و خشک قرآن
مین بھی ہے اور جمیع مذاہب اہل اسلام مین ثابت ہے کہ احکام قرآن شریف [illegible]
[illegible] معلوم [illegible] اقرار جامعیت قرآن [illegible] علامت ہدایت [illegible]
انکا کس رو سے ہے ہان یہ سبب کہ خلیفہ ثانی کو لائق نبوت [illegible] اور
بنا ہی رکھی ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنے جو میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا
اور یہ بھی کہتے ہین کہ الحق ینطق علی لسان عمر یعنے حق عمر کی زبان پر بولتا ہے اور
خلیفہ جی نے دعوی بغیر شریعت بزبان خود کیا ہی ہے کما قال کانتا متعتان فی عہد
رسول اللہ و فی خلافۃ ابا بکر و انا احرمہما متعۃ الحج و متعۃ النساء یعنے دو متعے حج و نساء
عہد حضرت و خلافت ابی بکر مین تھے اور مین اون دونون کو حرام کئیے دیتا ہون
و علی ہذا القیاس کہ اگر کتاب [illegible] فاروق مسیلمہ کذاب بنا کر نبی قرار دے لیا
ہوتا معتقد تو کہتے تھے ہی چھپاتے تو چھپ ہی جاتے مگر جب خدا کے فضل سے وصی
رسول زوج بتول چلنے دیتا کیا تھا اونکو شہید کر لیا ہوتا پھر فراغت سے عاقد ناقد

صالح کے مطالعہ ہو لیتے آخر دین تو ویسے بہی نہ تہا دنیا مین یہہ بہی نام رہجاتا
رستم رہا زمانہ مین نہ سام رہگیا * مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا * فائدہ
مسح خفین سے ناتمامی وضو ظاہر ہے بسبب باقی رہنے مسح رجلین کے مذہب حق
پر اور غسل رجلین کے مذہب باطل پر یعنے جبکہ ان دونون مذہبون پر مسح یا غسل
رجلین واجب ہے اور مسح خفین کو حکم نہین جسنے حکم کو ترک کیا اور خلاف حکم اپنی
طرف سے زیادت کی وضو اوسکا کب ہوا فائدہ بے ایمان ہو جانا مسح کرنیوالے
کا موزون پر اس دلیل سے ظاہر ہے کہ خلاف قرآن روا سمجہتا ہے فائدہ
یہہ جو ذکر معارضۂ جناب امیرؑ فرمایا مراد اس سے یہہ ہے کہ آپ نے مسح خفین کو
منع فرمایا اور جب خلیفہ نے کہا کہ آن حضرت نے موزون پر مسح کیا تہا تو آپ نے
وقت پوچہا یعنے وضو کا حکم آنے سے پہلے یا پیچہے تو خلیفہ جی نے سہو یا جہل
اپنا ظاہر کیا پہر آپ نے تصریح کی کہ بعد نزول مائدہ جسمین حکم وضو ہے ہرگز آن
حضرت نے مسح نکیا مگر خلیفہ جی باز نہ آئے اور ظاہر امر منسوخ و ممنوع پر قائم
رہے اور طریقہ اونکا مصداق اس مثل کا رہا نیم ملا خطرۂ ایمان نیم حکیم خطرۂ جان
بلکہ مورد اطلاق مین تعدد حدود اللہ کا ہوا فائدہ تخالف مذہب عامہ حکم
جناب امیرؑ سے باقرار انکے جا بجا ثابت ہے مثل مسئلہ بیع امہات ولد و مسح
خفین چنانچہ شرح عقائد تفتازانی مین بہی اختیار مسح بخلاف جناب امیرؑ مذکور ہے
پہر افادہ فرماتے ہین والاغتسال من الجنابة والانزال والحیض والنفاس
ومس المیت لخاہو فرض اور غسل کرنا جنابت و انزال و حیض و نفاس اور مردے
کے چہونے سے جب ٹہنڈا ہو جاوے فرض ہے اور تفصیل مسائل متعلق بہ فقہ
فائدہ عامہ غسل مس میت کا وجوب نہین سمجہتے اور دلیل نقلی اوسکے و

کی خود ظاہر ہے - پھر فرماتے ہین وغسل یوم الجمعۃ و العیدین و دخول
مکۃ و المدینۃ وغسل الزیارۃ والاحرام و یوم عرفۃ و اول لیلۃ من شہر
رمضان و لیلۃ تسعۃ عشرۃ و احدی وعشرین وثلث وعشرین سنۃ
اور غسل روز جمعہ و عیدین و دخول مکہ معظمہ و دخول مدینہ مشرفہ و غسل زیارت
و غسل احرام و غسل روز عرفہ و غسل شب اول و شب نوزدہم و شب بست
و یکم و شب بست و سوم ماہ رمضان المبارک سنت ہے اور مسائل انکے فقہ سے
متعلق ہین - پھر ارشاد فرماتے ہین وصلوۃ الفریضۃ الظہر اربع رکعات وکذا
العصر اربع رکعات والمغرب ثلثۃ رکعات والعشاء اربع رکعات والفجر
رکعتان وذلک سبعۃ عشر رکعۃ اور نماز فرض ظہر و عصر و عشا کو چار چار اور
مغرب کو تین فجر کو دو کل سترہ رکعتین ہین فائدہ کلام معصوم بہ ترتیب اوقات
واقع ہے اور ترکیب و مسائل نماز متعلق بہ فقہ ہین - پھر تحریر فرمایا وصلوۃ
السنۃ اربع وثلثون رکعۃ ثمان رکعات قبل الظہر و ثمان بعد الظہر
وقبل العصر اربع بعد المغرب و رکعتان و انت جالس بعد العشاء
الاخرۃ و ثمان رکعات فی السحر والشفع والوتر ثلث رکعات بعد الثمان
تسلم بعد الرکعتین و رکعتان بعد الوتر یصلیھما اور نماز سنت چونتیس
رکعت ہے آٹھ آٹھ ظہر و عصر و تہجد کی اور چار مغرب کی اور دو عشا اور شفع و فجر
کی اور سوا انکے ایک رکعت وتر کی ہے اور سنت ظہر قبل ظہر اور سنت عصر بعد ظہر قبل عصر
بعد فریضہ مغرب اور سنت عشا بعد فریضہ عشا بیٹھکر اور نماز تہجد آخر شب جسکو وقت
سحر کہتے ہین اور اسمین سحری رمضان کہاتے ہین اور شفع بعد اوسکے ہے کہ شمول
وتر تین رکعت ہے اور وقت سنت فجر قبل فجر ہے فائدہ اس کلام بلاغت نظام

مین ترکیب نماز تعدد و تعیین اوقات کی بخوبی ظاہر ہے اور تفصیل جزئیات
متعلق بفقہ بمجملہ اعجاز البیان ضرور متصور نہوئی **فائدہ** وتر کو امام نے
ضمن بیان نوافل مین ذکر فرمایا اور اعداد نوافل و فرائض سے خارج رکھا ہے
فائدہ بیان نافلہ عصر مین قید بعد الظہر اشارہ ہے دخول وقت پر کما لا یخفی
اور قیاس عشا عصر پر ہے **فائدہ** وقت سنت فجر صبح صادق سے
اول ... ہے چنانچہ کلام معصوم سے ثابت اور زیادہ تفصیل زائد متصور
فائدہ ... امامیہ اسکے نزدیک ایک ہین بخلاف عامہ کہ وہ کہتے ہین
جو چیز بنص قرآنی ... صراحتہً ثابت ہو وہ فرض ہے اور جو بدلیل ظنی ثبوت
پائے وہ واجب ہے مگر یہہ بھی اصطلاح خاص بلکہ مجرد دعوی ہے کسواسطے
کہ سوای منصوصات صریحہ مثل خاتم النبیین ہونے آنحضرت کے اکثر فرائض
فرض نہ ٹھہرینگے اور تفصیل اسکی بھی خالی تطویل سے نہین مثلا ترکیب نماز یا تعداد
رکعات یا تعیین اوقات وغیر ذلک اور سنت و مندوب کے معنے ایک ہین اور
کے نزدیک نافلہ ... اور مستحب ... بخلاف عامہ کہ آن حضرت کے ماموربہ کو سنت
اور آنحضرت ... کو سنت مستحب اور زیادت کو اپنے جو جنس طاعت
مین ... سمجھتے ہین اور امامیہ کے نزدیک سوای خصوصیات کرامت
عام ... قول و فعل آن حضرت سنت ہے لہذا ازدیاد و ایجاد نماز
مثل ... بدعت اور کثرت نوافل بے تعیین وقت عبادت
فرماتے ہین ... الصلوۃ فی اول الوقت افضل اور نماز وقت مین بہتر ہے
فائدہ ظاہر ہے بفحوای کریمہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
کِتَابًا مَّوْقُوْتًا یعنے نماز مومنون پر واجب ہے وقت مقرر کرکے خارج

وقت نماز ہوتی ہے نہین پس یا تو اس کلام بباعث انجام مین وقت سی وقت فضیلت مراد ہی یا لفظ اولیت یا فضیلت مقدر ہی بسبب وضوح عدم جواز خارج وقت مین یا غلطی انتساخ کی واقع ہوئی اور بیان وقات مین ایک قول مفتی بہ نقل کرتا ہون لکل صلوٰۃ وقتان اول وهو وقت الفضیلۃ وآخر وهو وقت الاجزاء فاول وقت الظهر اذا زالت الشمس ویمتد وقت الفضیلۃ الی ان یصیر الفیٔ علی قدمین والاجزاء الی ان یبقی لغروب الشمس مقدار اداء العصر واول وقت العصر اذا فرغ من فریضۃ الظهر وآخر وقت الفضیلۃ الی ان تصیر الفیٔ علی اربعۃ اقدام والاجزاء الی ان تغرب الشمس واول وقت المغرب غروب الشمس المعلوم بذهاب الحمرۃ المشرقیۃ وآخر وقت الفضیلۃ اذا ذهب الشفق والاجزاء الی ان یبقی لانتصاف اللیل مقدار اداء العشاء الآخرۃ واول وقت العشاء بعد الفراغ من المغرب وآخر وقت الفضیلۃ الی ثلث اللیل والاجزاء الی ان یبقی لانتصافه مقدار ادائها واول وقت الصبح اذا طلع الفجر الثانی وآخر وقت الفضیلۃ اذا طلعت الحمرۃ المشرقیۃ والاجزاء الی یبقی لطلوع الشمس مقدار رکعتین یعنے ہر نماز کے دو وقت ہین اول وقت اور وہ وقت فضیلت ہی اور آخر وقت اور وہ وقت جواز ہی پس اول وقت ظہر زوال آفتاب سے ہی دو قدم سایہ بڑھنے تک اور وقت جواز تب تک ہی کہ قبل غروب عصر ہی پڑھ لیجاوی اور اول وقت عصر بعد فراغ ظہر ہی چار قدم سایہ بڑھنے تک اور وقت جواز غروب تک ہی اور اول وقت مغرب آفتاب چھپنے سے ہی کہ سرخی مشرق جاتی

مغرب کی سرخی جانے تک اور وقت جواز نصف شب مین عشا کی لائق گنجایش نا
رہنے اور وقت عشا بقیاس عصر ہے نصف شب تک اور وقت فضیلت
ثلث شب گذرنے تک اور اول وقت فجر طلوع فجر ثانی سے ہے سرخی نکلنے
اور وقت جواز قبل طلوع آفتاب تک و فضل الجماعة علی المنفرد بکل
رکعة الف رکعات ولا تصل علی خلف الفاجر ولا تقیة الا باهل
الولایة اور فضیلت جماعت اکیلے پڑھنے والے پر ہر رکعت مین ثواب
ہزار رکعتون کا ہے اور نماز پیچھے فاجر کی نہ پڑھ اور اقتدا بجز اہل تولا کے نکر
فائدہ عامہ کی نزدیک جب امامت ایمان مین فسق و ظلم سے فساد نہین پڑتا
کہ ذکر اوسکا اوپر گذرا امامت نماز کو بھی عام کیا ہے غرض یہ ہے کہ اسکے ائمہ
اربعہ نے خلفائی مروانیہ و عباسیہ کو امام سمجھا اور اونکے پیچھے نماز پڑھے
اسواسطے قید و شرط عصمت و افضلیت و منصوصیت امامت کبریٰ مین
اور قید و شرط اولویت امامت صغریٰ مین نرکھی اور خادم نے شرح اس مقصد
کی تحقیق العقائد مین بخوبی کی ہے آمدم بر اینکہ امامت نماز مین امامیہ کے یہان
کیا حال ہے کلام معصوم مین دو شرطین ہین ایک ایمانی ایک اعمالی اول
ایمانی کو بیان کرتا ہون کہ صحت اعمال ایمان پر منحصر ہے ایمانی یہہ ہے کہ ائمہ
ہدیٰ سے تولا رکھتا ہو جسطرح منقول ہے اور وہ موقوف ہے درستی اصول خمسہ
پر کما لا یخفی پس غلات و مفضلہ و مفوضہ وغیرہم ہی لائق امامت نہین ہین
اعمالی یہہ ہے کہ فاجر نہو یعنی متقی ہو کسواسطے کہ جسطرح اعمال حسنہ بدون
کے حسنہ متصور نہین بفحوائی کریمہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اعمال
فساق فجار کے بھی لائق قبول نہین اور متقی ہونا موقوف ہے عدالت پر و تفسیر اوسکی

فتوای جناب سلطان العلماء مدظلہ العالی مین بحوالۂ لمعۂ دمشقیہ و روضۂ بہیہ
کہ کتابین شہیدین سعیدین رحمہما اللہ تعالی کی ہین یہہ ہی وھی اجتناب
الکبائر مطلقا والصغائر مع الاصرار علیہا وملازمۃ التقوی اھ
یعنی عدالت یہہ ہین کبائر سی مطلقا اجتناب ہو اور صغائر کی اصرار سے احتراز
ہو اور پرہیزگاری ایسی رکہی جاوی کہ کوئی امر اوسکا جای انگشت نہو شرعا و عقلا
وعرفا پس جسمین یہہ دو شرطین پائی جاوین وہ لائق امامت نماز ہی قطعا فائدہ
ظاہر ہی کہ اختیار و اجتناب سب امور کا موقوف ہی حسن و قبح اونکا جاننے پر پس علم
بہی ضرور ہوا فائدہ ثبوت اس مرتبہ کا اتفاق عام پر نہین ہو سکتا کسواسطے
کہ دیانت اونکی معتبر نہین پس لامحالہ علمائی دین کا پسند کرنا شرط ہوگا پہر فرماتے
ہین ولا تصل فی جلود المیتۃ ولا جلود السباع اور نماز پوست پہنکر مردار
اور درندون کی نہ پڑہے فائدہ اور ذبیحہ کے سوا ہر جلد مین نماز ناجایز ہی
کما فی الشرائع وغیرہ اور دباغت کو عامہ مطہر جلد نجس جانتے ہین نہ امامیہ
سواء دبغ او لم یدبغ یعنے برابر ہی پکائی جائے یا نہ پہر فرماتی ہین ولا یجوز
لک ان تقول فی التشہد الاول السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین لان تحلیل الصلوۃ التسلیم فاذا قلت ہذا فقد سلمت
اور جائز نہین تجکو تشہد اول مین یہہ کلمہ کہے کسواسطے کہ نماز اسپر تمام ہوتی ہی
جب یہہ کہا تو نے تو سلام ہو چکا یعنی نماز ہو گئی فائدہ یہہ ہدایت بہی
واسطے تنبیہ و تعلیم کی ہی تا کہ طریقۂ عامہ سے احتراز ہو ورنہ سب کلام آپکا بطور اصول
کلیہ وارد ہی پہر فرماتی ہین والتقصیر فی ثمانیۃ فراسخ برید ذاہبا و
بریدا جائیا فاذا قصرت افطرت ومن لم یفطر لم یجز عنہ صومہ علیہ

بالقضاء لانہ لیس علیہ صوم فی السفر ومن لم یقصر لم یجز صلوتہ
لانہ قد زاد فی الفریضۃ وحد التقصیر برید فی برید اثنا عشر میلا
اور قصر نماز آٹھہ فرسخ کی سفر مین ہی جاتا ہو یا آتا ہو پس جو قصر نماز کریگا افطار
صوم بہی کریگا اور جو سفر مین افطار نکریگا تو روزہ اوسکا نہوگا اور قضا لازم
ہوگی اسواسطی کہ سفر مین اوسپر روزہ واجب نہ تہا اور جو قصر نکریگا نماز اوسکی ادا
نہوگی کیونکہ اوسنی فرض مین بڑہا دیا یعنی محل قصر مین چار رکعتین فرض نہین ہین
پس گویا کہ فرض اوسکی ذمہ رہا اور فصل ان مسائل کی متعلق فقہ سی ہی القنوت
فی اربع صلوۃ الغداۃ والمغرب والعشیۃ والجمعۃ وکل القنوت
قبل الرکوع لا بعدہ اور قنوت چار نماز ونمین ہے فجر و مغرب و عشا و جمعہ
اور سب قنوت قبل رکوع ہین نہ بعد رکوع فائدہ یہہ مسئلہ بہی مختلف فیہ ہے
اور عامہ بعد رکوع قنوت پڑہتی ہین چنانچہ شافعی نماز فجر مین اور حنفی عشا
مین اور طریق امامیہ مین رکعت ثانیہ مین قنوت سنت ہی نماز فرض ہو یا
مندوب فرادی پڑہے یا بجماعت پس تخصیص چار نماز ونکی اس قول مین
باعتبار تاکید سنت ہی پھر فرماتے ہین — والصلوۃ علی المیت
خمس تکبیرات فمن نقص عنہا خالف السنۃ ولیس فی صلوۃ الجنازۃ
تسلیم لان التسلیم فی صلوۃ فیہا رکوع وسجود ولیس فی صلوۃ
الجنازۃ رکوع ولا سجود اور نماز میت مین پانچ تکبیرین ہین جسنے کم
کین خلاف سنت کیا اور اوسمین سلام نہین کسواسطی کہ سلام وس نماز مین ہے
کہ جسمین رکوع وسجود ہو اور حال یہہ ہی کہ نماز جنازہ مین نہ رکوع ہی نہ سجود فائدہ اس
مسئلہ مین بہی عامہ کا خلاف ہی کہ چار تکبیر کی بعد سلام آخر ختم کرتی ہین پھر ارشاد کیا فی المیت

یرسل من قبل رجلیه ویربع قبره ولا یسنّم اور مردے کو سرہانے سے یعنی پاینتی
آگے کرکے قبر مین لیجانا چاہئی اور قبر کو ہموار کرنا چاہئی نہ یہ کہ شکل کوہان شتر
اور یہہ بہی عامہ مین بالعکس ہے اور بعض نسخون مین یُسَلّ بجای یُرسَل واقع ہی
اور مراد اوس سی بہی قبر تک لیجانا ہی ۔ پہر افادہ فرمایا والجہر ببسم اللہ
الرحمن الرحیم سنّۃ فی صلوٰۃ الخافیۃ قدام فاتحۃ الکتاب
والسورۃ غیرہا اور بسم اللہ کو ظہرین مین جہر پڑہنا چاہئے قبل
الحمد وسورہ اور سوا اوسکی یعنی سب نمازون واجب ونوافل مین فائدہ
صلوٰۃ خافیہ سی ظہرین مراد ہین بمقابل جہریہ کہ فجر ومغربین کو کہتے ہین اور
معہذا وغیرہا واسطے اشتمال نوافل کی ہے فائدہ جہر بسم اللہ کو باعلامت شیعہ
جیسا کہ انگشتری دست راست مین پہننا اور آمین کا سورۂ فاتحہ کی آخر کو نہ کہنا
اور عامہ ان تینون امرون مین مخالف ہین پہر افادہ فرمایا والزکوٰۃ المفروضۃ
من کل مائتی درہم خمسۃ دراہم ولا تجب فیما دون ذلک شیء ثم
کلما ازداد اربعون درہمًا وجب درہم ولا یعطی حتی یحول الحول علیہ و
لا یخرج الا لاہل الولایۃ والمعرفۃ اور زکوٰۃ واجب ہے دوسو درہم مین سے
پانچ درہم ہین اور دوسو سی کم مین کچہہ نہین اور جب دوسو سی زیادہ ہون تو ہر چالیس
پیچہے ایک لی جاویگی اور دی نجاویگی جب تک کہ ایکسال پلٹ نجاوی یعنی جب سال گذری
تو اوسی حساب سی دینا چاہئی اور نہین دیجاویگی مگر مومنونکو ۔ پہر افادہ فرمایا
والخمس من جمیع المال مرۃ واحدۃ ۔ اور خمس سب مال مین سی ایکبار ہی یعنی
حصہ پنجم حق سادات ہے والعشر من الحنطۃ والشعیر والتمر والزبیب وکل شیء
یخرج من الارض من الحبوب اذا بلغ خمسۃ اوسق اذا کان یسقی سیحًا ان سقی

بالدلاء فنصف عشر للمعسر والموسر ویخرج من الحبوب ومن کل شیٔ القبضة
والقبضان لان اللہ تعالیٰ یقول لا یُکلِّفُ اللہ نفساً الا وُسعها فلا یکلف
العبد فوق الطاقة اور عشر یعنے محصول بیت المال گیہون اور جو و خرما و
انگور اور سب چیزون مین جو زمین سے نکلین پہل ور دانہ اور جب پانچ وسق ہو
اور آب وان سی سینچا گیا ہو تب ہے یعنی دسوان حصہ اور جو مالک نے ڈول سی
پانی لگایا ہو تو بیسوان حصہ تنگدست اور ذی مقدور یکسان اور اسیطرح دانون
مین ایک مٹہی اور دو مٹہی کا فرق ہی اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
خدا تکلیف نہین دیتا کسیکو سوا اوسکی سمائی سے پس نہین تکلیف دیتا بندے کو
زیادہ طاقت سی فائدہ یہہ سب احکام عہد آنحضرت صلعم سے تھے مگر
شیخصاحبون نے زکوٰۃ مین مال کے بدلے مال اور قیمت جاری کی اور استحقاق
پر حصر نرکھا اور خمس کو اہل بیت سے بند کیا اور جسکو چاہا دیا اور عشر کی حد
ٹہرایا اور معتقدون نی اونکی حصہ آدہا بلکہ زیادہ اور زر نقد بحساب زمین
جائز رکھا کما لا یخفے اور احکام سب کی فقہ سی تعلق ہین پہر افادہ فرمایا
والوسق ستون صاعاً والصاع اربعة امداد والمد رطلان وربع
برطل العراق وهی ستة ارطال برطل المدینة اور ایک وسق ساٹھہ صاع
اور ایک صاع چار مُد اور ایک مد سوا دو رطل عراق ہی اور یہہ چھہ رطل مدینہ منورہ
کو رطل سی ہی پہر ارشاد فرماتے ہین وزکوٰۃ الفطر فریضة علی کل راس
صغیر وکبیر حر وعبد ذکر وانثی من الحنطة والشعیر والتمر والزبیب صاع
ولا یجوز ان یعطی الا الی اهل الولایة اور زکوٰۃ فطر فرض ہی ہر آدمی پر چاہے
چہوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت گیہون و جو اور خرما و انگور سے

ایک صاع اور سوا مومن سکے دینا اوسکا اور کو جائز نہین پہر فرمایا واکثر الحیض
عشرة ایام واقلہ ثلثة والمستحاضة یغتسل ویصلے والحائض یترک
الصلوٰة ویقضی الصیام والنفساء لا تقعد اکثر من عشرة ایام فان
طہرت والا احتسبت ثم تغتسل وتصلے اور بڑہکر مدت حیض دس دن
تک ہے اور کمتر تین دن اور مستحاضہ غسل کرکی نماز پڑہیگی اور حائض نماز روزہ
ترک کریگی اور مستحاضہ غسل کرکی نماز پڑہیگی اور حائض نماز ترک کریگی اور روزے
پہیریگی اور نفساء نہین بیٹہی کی زیادہ دس روز سی پس اگر پاک ہوجاوے یا خون بند ہو
تو پہر غسل کریگی اور نماز پڑہیگی فائدہ اکثر مدت نفاس دس روز ہین اور اقل
کی حد نہین کبہی ایسا بہی ہوتا ہی کہ ایکبار وقت ولادت طفل خون آیکی اور پاک
ہو جاوی پس بے تامل غسل کرکی نماز و روزہ بجالائے پہر فرماتی ہین ویصام
شہر رمضان لرؤیته ولا یجوز التراویح بالجماعة لان ذلک بدعة و
ضلالة وکل ضلالة سبیله فی النار اور ماہ رمضان کے روزی چاند دیکہکر
رکہی جائین گی فائدہ اور تراویح مین جماعت جائز نہین کیونکہ یہہ بدعت و
ضلالت ہی اور یہہ ضلالت موجب دخول نار ہی فائدہ جماعت تراویح مین
باقرار عامہ ایجاد اونکے خلیفہ ثانی کا ہی کہ اوسمین بہت اہتمام کرتی ہین اور ثبوت
ایجاد یہہ ہی کہ سیوطی نی تاریخ الخلفاء وغیرہ مین جماعت تراویح کو اونکی اولیات
مین لکہا ہے پہر ارشاد کیا وصوم ثلثة ایام سنة فی کل شہر اربعاء بین
الخمیسین الخمیس من العشر الاول والاربعاء من العشر الاوسط والخمیس الاخر
اور روزے تین دنکی کہ چہارشنبہ درمیان دو پنجشنبونکی ہو یعنی پنجشنبہ پہلے عشرہ کا اور چہارشنبہ
دہہی دوم کا اور پنجشنبہ دہہی اخیرہ کا ہر ماہ مین سنت ہی پہر فرماتی ہین وصوم شعبان

سنة قال رسول الله صلعم شعبان شهری و رمضان شهر الله
اور ماہ شعبان کے روزے سنت ہین فرمایا آنحضرت نے کہ شعبان میرا مہینا
ہی اور رمضان خدا کا پہر فرماتے ہین وصوم رجب فانه شهر الله
وفيه البركة سنة اور روزے رجب کے کہ وہ مہینہ بڑا برکت کا ہے
سنت ہین پہر فرماتی ہین فان قضت فوائت شهر رمضان متفرقات
اجزاك عنه پس اگر قضای رمضان کو قبل رمضان آیندہ رکھلی تو ادا ہوجاتا
پہر فرماتی ہین وحج البيت فريضة لمن استطاع اليه سبيلا والسبيل
الزاد والراحلة ولا يجوز لك الا القران والافراد الذين تستعملها
العامة الا لاهل مكة وحاضريها ولا يجوز لهم الحج تمتعا ولا يجوز
الحج للنساء الا تمتعا ولا يجوز الاحرام دون الميقات قال الله تعالى
واتموا الحج والعمرة ولا يجوز في النسك الخصي لانه ناقص ويجوز الموجوء
المرضوض اور حج کعبہ فرض ہی اوسپر جسکو استطاعت ہو سبیل کی یعنی راہ خرچ و
سواری کا مقدور ہو اور قران وافراد تمکو جایز نہین جسطرح عامہ کرتی ہین مگر واسطے
اہل مکہ و حضار مکہ کے اور اونکو حج تمتع جائز نہین اور عورات سوا حج تمتع کے نہین کرسکتین
اور احرام سوا میقات درست نہین الله تعالی نے فرمایا ہے پورا کرو حج و عمرہ کو اور
نسک یعنی قربانی مین خصی جائز نہین کیونکہ وہ ناقص ہے اور خصیتین کوفتہ جایز ہے
فائدہ یہ سب احکام و مسائل نماز و روزہ و زکوۃ و فطر و حیض و استحاضہ و حج
و عمرہ فقہ مین مفصل و مشرح ہین مگر اونکا بسبیل اجمال دو وجہ سے فرمایا اول یہ
شعائر و شرائع اسلام ہین دوسرے یہ کہ عامہ ان احکام مین انحراف
کرتے ہین اور تفصیل اونکی حوصلہ ایجاز سے باہر ہے

من شاء فلیرجع الی المطولات پہر افادہ فرمایا والجہاد واجب مع الامام العادل
ومن قتل دون مالہ فھو شہید ومن قتل دون نفسہ فھو شہید ومن قتل
دون اھلہ فھو شہید اور جہاد واجب ہے ساتھہ امام معصوم کے اور جو
مارا جاوے اپنے مال یا جان یا اہل کے بچانے پر وہ شہید ہے فائدہ
ترجمہ عادل بلفظ معصوم ضرور رہوا کیونکہ امام امت ہے نہ امام جماعت فائدہ
یہہ شہادت مدافعت مین ہے اور مدافعت واجب ہے کما سیاتی پہر فرماتے
ہین ولا تقتل من الکفار والنصاریٰ اور کفار کو بے حکم جہاد قتل نکر کہ وقت
جہاد نہین - پہر فرمایا ولا النصاب فی دار التقیة الا قاتل او باغ وذلک
ان لم تخف علی نفسک اور نہ نواصب کو بسبب نہونے غلبۂ حق کے واسطے تقیہ
مین سوا قاتل و باغی کے اور یہہ اس شرط پر ہے کہ تجکو اپنی جان کا ڈر نہو
فائدہ ظاہر ہے کہ یہہ اجازت بہی بطریق مدافعت کے ہے یعنے نفس سبب
جہاد تو معتبر نہین بسبب ہونے محل تقیہ کے اور قاتل یا باغی جو درپئے ایذا
و باعث فنا ہو بشرط قدرت مدافعت اوسکی واجب ہے - پہر فرماتے ہین
ولا تحل اموال المخالفین غیرھم اور نہین حلال تجکو مال مخالفون کا اور
سوا اونکے فائدہ اشارہ یہہ ہے کہ غصب یا زور یا حیلہ یا جبر سے کسی کا
مال تصرف کرنا روا نہین تا آنکہ مخالفون کا اور کفارون کا اور وہ جو جہت
مشہور ہے خذ واموال النواصب حیث ما وجدتم مورد اوسکا غیر محل تقیہ
متصور اور گویا کہ وہ متعلق ہے اس آیہ کریمہ سے فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
نہ بلاد تقیہ مین کہ وہان مقتول شقی باعتبار مخالفت لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى
التَّهْلُكَةِ مجبذ و کیف متصور نہین - پہر فرماتے ہین وَالتَّقِيَّةُ فِي دَارِ التَّقِيَّةِ

واجبة ولاحنث علی من حلف تقیة تدفع به ظلما عن نفسه اور تقیہ تقیہ کی جگہ مین
واجب ہی اور عہد شکنی کا جرم او سپر نہین جس نے تقیہ سے قسم کہا کر اپکو ظلم سے
بچایا **فائدہ** تقیہ وتقوی دونون کے معنی بچنے کے ہین اور عرف مین اول کا اطلاق
اخفائی حق پر اور دوسرے کا پرہیزگاری پر ہوتا ہے اور درمیان ان دونون کے
باعتبار عرف عموم مطلق ہے یعنی اخفائے حق بھی ایک قسم احتیاط و پرہیز ہے
اور دونون مین بچنا اون امور سے ہے کہ مضر ہون جان یا مال یا ابرو
یا ایمان کو اور عقلا وعرفا وشرعا دونون فی محلہ واجب ہین چنانچہ
خادم نے عروۃ الوثقی مین شرح اوسکی بوجہہ اتم کی ہے اور ظاہر ہے کہ اخفائے
حق مستلزم جزم واذعان حقیقت حق پر ہے اور جب کہ جزم وثوق حقیت
حق پر حاصل ہوا یہی ایمان ہے پس اخفا اوسکا مضر نہین جبکہ کوئے
مصلحت داعی عدم اظہار ہو اور امامیہ اوسکو واجب سمجھتے ہین فی محلہ
اور عامہ بنا بر جواز ہین مگر عملا ونکا بھی اسی قاعدے پر ہے اور اوسکو
بلفظ توریہ تعبیر کرتے ہین اور دلیلین اوسکی وجوب کی بہت ہین ایک ایسی
لکھتا ہون جو سب مانتے ہین قال اللہ تعالی لاتلقوا بایدیکم الی التہلکہ پس اسی پر
مدار سب امور کا ہے **فائدہ** بعض نسخ تہذیب مین بجائے لاحنث کلمہ لاشیئة
اصل کلام معصوم ہے اور مال دونون کا واحد ہے فافہم واحفظ فرماتے ہین ولا یکون
طلاق بغیر السنة علی ماذکر اللہ فی کتابه وسنة رسوله وکل طلاق یخالف
السنة فلیس بطلاق وکما ان کل نکاح یخالف السنة فلیس بنکاح
ولا یجمع اکثر من اربع حرائر واذا طلقت امراة السنة ثلث مرات
لم تحل لزوجها حتی تنکح زوجا غیره قال امیر المومنین علی علیه السلام

القوا المطلقات ثلثا فانهن ذات البعال اور طلاق نہین ہوتے بدون طریق
مشروع جسطرح کہ خدا نے قران شریف مین فرمایا ہے اور حضرت نے طور
مقرر کیا ہے اور جو طلاق خلاف طریق شرع ہے وہ طلاق نہین جیسے
کہ جو نکاح خلاف طریق شرع ہے وہ نکاح نہین اور یک جا ہونگے یعنے
نکاح مین ایک شخص کے زیادہ چار عورتون سے آزاد اور جب طلاق
دیا جاے بموجب شرع تین بار ہرگز حلال نہوگی اپنی خاوند کو جب تک سوا
اوسکے اور خاوند سے نکاح نکرلے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا
ہے بچو تین بار طلاق دے ہوے عورتون سے کہ وہ خاوند والی ہین
فائدہ مسئلہ طلاق مین بہی عامہ مخالف ہین اور تفصیل اوسکی موجب
تطویل ہے پہر فرمایا والصلوٰۃ علی النبی صلعم واجب فی کل المواطن و
اعطاس ومر عند الریاح اور درود بھیجنا حضرت پر ہر جگہہ واجب ہے
چھینک کی وقت اور ہواؤن کے چلنے کے وقت **فائدہ** معلوم
ہو کہ ہر واجب معین ہے ساتھہ وقت یا مقدار کے بخلاف درود کہ
وجوب اوسکا علی العموم ہے بدلیل آیہ کریمہ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی الی اخرہ تا آنکہ نماز واجب بدون صلواۃ کسی مذہب مین تمام نہین
ہوتی اور ظاہر ہے کہ اوسمین اہلبیت شامل ہین اور خصوصاً بموجب حدیث من
ذکرت عندہ ولم یصل فقد جفانی یعنی جسکے آگے میرا ذکر ہوا درود نہ پڑہا اوسنے
آزار کیا مجہپر اور اسی طرح خوشبو پر درود پڑہنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
بخیل الناس من جو خوشبو پر درود نہ پڑہے پہر فرماتے ہین حب اولیاء اللہ
واولیاءہم واجب بغض اعداء اللہ واولیاءہم والبراءۃ منہم ومن ائمتہم واجب

اور دوستی خدا کے دوستون کی اور اونکے دوستون کی واجب ہے اور دشمنی
دشمنان خدا اور اونکے دوستون کی اور بیزاری اونسے اور اونکے پیشواؤن سے
واجب ہے فائدہ انسان کو چاہیے کہ ہر عمل و ہکا خدا کی خوشنودی
کو سپ جیسا کہ دوستان خدا اور اونکے دوستون سے دوستی واجب ہے
تاکہ خدا راضی ہو۔ ایسے ہی دشمنان خدا اور اونکے دوستون اور پیشواؤن
سے دشمنی و بیزاری بھی واجب ہے اور یہہ امر بدیہی ہے کہ جسکی استرضا
منظور ہوتی ہے احمق سے احمق ہوگا تو بھی اوسکے دوستون سے تخالف اور
دشمنون سے درگذر نکرے گا پھر فرمایا وبر الوالدین وان کانا مشرکین
واجب فلا تطعھما فی الشرک لان اللہ تعالی جل اسمہ لقول ولا تطعھما
وصاحبھما فی الدنیا معروفا اور نیکی کرنا ماں باپ سے اگرچہ کافر ہون ہان
یہہ کہ موجب نص مخالفت خدا و رسول مین اطاعت اونکی نکرے اور دنیا مین
اچھی طرح سے ساتھہ دے۔ پھر فرماتے ہین قال امیر المؤمنین علیہ
علیہ السلام من اطاع مخلوقا فی غیر طاعۃ اللہ فقد اتخذ الھا من دون
اللہ جناب امیر نے فرمایا کہ جسنے اطاعت کی کسیکی خلاف حکم خدا بہ تحقیق ایک خدا
بنا لیا اوسکو سوا اللہ تعالی کے فائدہ ہدیۂ اثنا عشریہ و متن متین وغیرہما
مین خادم نے اقسام شرک لکھدیا ہے کہ خود پرستی اور بندہ پرستی بسبب عدول
و عدوان احکام الٰہی منجر بکفر و موجب شرک ہوتی ہے۔ پھر فرماتے ہین وزکوۃ
الجنین زکوۃ امہ اذا اشعر اوبر اور جو بچہ جانور کے پیٹ مین ہے جبکہ اوسکی
مان ذبح ہو وہ بھی مذبوح ہے یعنے ذبح اوسکے واسطے علاحدہ نچاہیئے اگرچہ
رواں اور بال جمے ہون جب تک جان نہ پڑے۔ پھر فرماتے ہین فی تحلیل المتعتین

اللتین انزلهما اللہ تعالی فی کتابہ وسنهما رسول اللہ متعۃ النساء و متعۃ الحج واجب
اور حلال جاننا اون دونون متعون کا کہ خدا تعالی نے قرآن مین فرمائے اور
حضرت نے جاری کیئے ایک متعہ عورتون کا ہے اور ایک حج کا واجب ہے
فائدہ جناب شیخ صاحب ثانی نے اپنے حکم سے دونون متعون کو حرام کیا
ہے اور مقلد اونکے ہمیشہ حرام جانتے ہین او اگرچہ مثل رشید الدین دہلوی
صاحب شوکۃ العمریہ شاگرد رشید شاہ عبد العزیز صاحب نامہ اعمال اپنے بہت سیاہ
کرتے ہین کوئی نص ناسخ حلت ہاتھ نہین آتی پہر فرماتے ہین والفرائض علے ما
امر اللہ تعالی بہا لا عول فیہا ولا یرث مع الولد والوالدین الا الزوج والزوجۃ
وذو السہم احق ممن لا سہم لہ ولیست العصبۃ من دین اللہ اور فرائض موافق
حکم خدا ہے اوسمین نقص و تغیر نہین اور نہین وارث ہوتا کوئی ہوتے بیٹے اور باپ
کے سوا خاوند اور جورو کے اور حصہ دار غیر حصہ دار سے حقدار زیادہ ہے
اور عصبہ دین خدا سے نہین فائدہ سب عامہ کے یہان عصبہ قائم ہوا ہے
بے دلیل قرآن کما لا یخفے پہر ارشاد فرماتے ہین والعقیقۃ عن المولود الذکر و
الانثی وتسمیتہ وحلق راسہ یوم السابع ویتصدق بوزن شعرہ ذہبا
او فضۃ لان اللہ تعالی لا یکلف نفسا الا وسعہا اور عقیقہ
بچے کا لڑکا ہو یا لڑکی اور اوسکا نام رکہنا اور سر مونڈنا ساتوین دن
چاہیئے اور صدقہ دیا جاوے گا اوسکے بالون سے سونا چاندی اسواسطے
کہ خدا تعالی کسیکو تکلیف نہین سوا اوسکے سمائی ہے۔ پہر فرماتے ہین والختان سنۃ
للرجل ومکرمۃ للنساء اور ختنہ سنت ہے مردون کو اور مکرمت ہے عورتون کو
پہر فرماتے ہین وافعال العباد مخلوقۃ خلق تقدیر لا خلق تکوین اور افعال

بندون کے خدانے مقدر کیے ہین بخلق تقدیری نہ بخلق تکوینی اور بحث اسکی
اوپر گزری پہر فرماتے ہین ولا نقول بالجبر و التفویض و لا یاخذ الله البری بجرم
السقیم و لا یعذب الاطفال بذنوب الآباء فانہ جل و علی یقول لا تزر وازرة وزر اخری
و ان لیس للانسان الا ما سعی و الله یغفر الذنوب جمیعا و لا یظلم اور ہم نہین کہتے ہین
جبر و تفویض اور نہین پکڑتا ہے خدا بے قصور کو جرم گنہگار مین اور نہین عذاب دیتا ہی بچونکو
مان باپ کی گناہون پر اسواسطے کہ وہ فرماتا ہے نہین بوجہ اوٹہائیگا کوئی بدلے
کسیکے اور نہین ہے آدمی کو سوا اپنی عمل کے اور الله بخشیگا سب گناہون کو
اور ظلم نہین کریگا فائدہ اس کلام معجز نظام سے ظاہر ہے نہ جبر کا قائل فائدہ
ہونا چاہیے یعنی خدا آپ کسی سے کوئی عمل نہین کراتا اور نہ کسیکو خود کافر و
فاسق کرے نہ مومن و صالح نہ تفویض کا قایل ہونا چاہیی یعنی بندونکو اختیار
عمل سونپ نہین دیا ہی کہ کچہ حاجت و مداخلت اپنی نرکہی ہو بلکہ جسکو لایق
جس امر کے دیکہتا ہے اور جسکی رغبت جسطرف ازل سے ہوتی ہے ویسا ہی
اوسکو بنا دیتا ہے اور یہ عین حکمت ہی اور مدار اوسکی توفیق و تخذیل کا
بندون رغبت و ارادہ پر ہے پس افعال بندونکی اونکی ارادت و قدرت سے
ہوتی ہین اور قدرت دینا موافق ارادت خدا کا کام ہی اور ارادہ بندیکا کام ہے
کس واسطے کہ ارادہ اوسکو کہتی ہین کہ صاحب ارادہ دو امر پر قدرت
رکہتا ہو اور بلا وجہ ایک کو اختیار کر لی اور دوسری کو چہوڑ دے اور
زیادہ تحقیق اسکی کتب مذکورہ سابق مین اور بہی اوپر ہو چکی ہی فائدہ
کوئی یہ نہ کہی کہ حدیث مین آیا ہی ولد الزنا لا یدخل الجنة یعنی حرام
زادہ جنت مین نجائیگا زنا مان باپ نے کیا وہ کیون جنت سے

محروم ہوا اسواسطے کہ وہ نطفۂ ناپاک ہے اور ناپاک چیز بہشت مین نجائیگی اور اگر وہ قوت فعلی کو پونہچی گا تو اوس سے افعال ایسے ظہور مین آئین گے کہ کہ مستحق جنت نہوگا پہر اگر کوئی کہے کہ وہ بیچارہ نطفہ ناپاک سے کیون پیدا ہوا جواب اوسکا یہہ ہے اعتراض خدا پر روا نہین یا کوئی کہے کہ سگ و خنزیر نجس العین کیون پیدا ہوے بقولہ تعالی لایسئل عما یفعل یعنی پوچہا نہین جاتا خدا اپنے فعل مین اور ثبوت عدالت کا جزا مین چاہیے اور مصلحت کا قضا مین فافہم پہر فرمایا ولا یفرض اللہ علی العباد طاعۃ من یعلم انہ یظلمہم ویغویہم ولا یختار للرسالۃ ولا یصطفی من عبادہ من یعلم انہ یکفر ویظلم بہ ویعبد الشیطان دونہ اور اللہ اوسکی اطاعت بندون پر فرض نہین کرتا جسے جانتا ہے کہ اونپر ظلم کرے گا یا بہگائیگا اور اوسکو اپنی پیغمبری پر اختیار و پسند نہین کرتا جسے جانتا ہے کہ وہ کفر کرے گا یا اوس کے سبب سے ظلم ہوگا یا اوس کے پاس شیطان پرستش ہوگی **فائدہ** یہہ سب کلام حضرت کا تفسیر ہے آیہ لا ینال عہدی الظالمین کے اور بیان اوس کا تفصیلا اس رسالہ مین بھی ہو چکا پہر فرماتے ہین والاسلام غیر الایمان فکل مومن مسلم ولیس کل مسلم مومنا اور اسلام غیر ایمان ہے پس ہر مومن مسلم ہے نہ ہر مسلم مومن نہین **فائدہ** تدقیق اس مسئلہ کی تحقیق العقائد و متن متین مین بوجہ اتم ہوئی ہے بالاجمال دلیل عموم لکہتا ہون کہ منافقین پر حکم اسلام جاری رہا مگر مومن نہین ہو سکتے **فائدہ** طرفہ یہہ ہے کہ ابوحنیفہ نے لکہا کہ اسلام و ایمان ایک ہین حالانکہ حدیث ابن خطاب مین زبانی جبریل امین مغایرت دونونکی ظاہر ہے یعنی اسلام کو حصول پر اقرار شہادت کا اطلاق فرمایا اور ایمانکو اعتقاد حقیقت دین پر اور

وہ حدیث مشہور ہے بلفظ الاسلام ان تشہد آہ والایمان ان تؤمن باللہ آہ پہر فرماتے ہین ولا یسرق السارق حین یسرق وہو مؤمن ولا یقتل القاتل النفس التی حرم اللہ قتلہا وہو مؤمن ولا یشرب الشارب حین یشرب وہو مؤمن اور نہین چوری کرتا چور جسوقت چوراتا ہے درحالیکہ مؤمن ہو یعنے چوری کے وقت مؤمن نہین اور اسیطرح بے جرم کو قتل کرتے وقت قاتل اور شراب پیتے وقت پینے والا اوسکا مؤمن نہین **فائدہ** مطلب یہ ہے کہ ایمان مرتکب کبائر وقت فعل نہین رہتا اگر ایمان رہے تو ارتکاب کبائر نکرے چنانچہ فقیر نے مثنوی خوان نعمت مین بمقام ملامت نفس کہا ہے ؎ جانتا ہے تو خدا موجود ہے ✣ اور وہ سب کا بحق معبود ہے ✣ سب پہ تو قادر سمجہتا ہے اوسے ✣ حاضر و ناظر سمجہتا ہے اوسے ✣ جب خدا کو اسقدر پہچان لے ✣ اور اوسکا علم بر حق مان لے پہر تجہے رغبت گناہون کی کہان ✣ خوف مین جرأت گناہون کی کہان پہر فرماتے ہین واصحاب الحدود مسلمون لا مؤمنون ولا کافرون اور جن مسلمانون پر حد واجب ہے وہ مسلمان ہین نہ مؤمن اور نہ کافر **فائدہ** ظاہر ہے کہ اصحاب الحدود سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے بعد گناہ توبہ نہین کی چنانچہ تفصیل اونکے حال کی اور قول مین آئیگی پہر فرماتے ہین واللہ تعالے لا یدخل النار مؤمنا وقد وعدہ الجنۃ ابدا ولا یخرج من النار کافرا وقد وعدہ الخلود فیہا ابدا ولا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن ہو اہل التوحید یدخلون النار ویخرجون عنہا والشفاعۃ جائزۃ لہم ومن وجبت لہ النار بنفاق وافسق

او کبیرۃ من الکبائر ثم مات علیہا لم یبعث من المومنین ولا معہم اور اللہ تعالی دوزخ میں
نہین ڈالیگا کسی مومن کو کہ بہ تحقیق وعدہ دیا ہے اوسکو جنت مین ہمیشہ رہنے کا
اور دوزخ سے نہ نکالیگا کسی کافر کو کہ بہ تحقیق وعید ہے اوسکو اوسمین ہمیشہ رہنے کا
اور نہ بخشیگا شرک کو اور سوا اوسکے بخش دیگا جسکا جو گناہ چاہیگا اور گنہگار ان
مومنین دوزخ مین پڑینگے اور پہر نکلینگے اور شفاعت اونکی واسطے جائز ہے
اور جسپر دوزخ واجب ہو گی ہو بسبب نفاق یا فسق یا گناہ کبیرہ اور اوسی حال مین
وہ مرگیا تو مومنین مین نہ اوٹہیگا اور نہ ساتھ مومنون کے ہوگا۔ فائدہ۔
اس کلام مین کئی مسئلے مختلف فیہ عامہ جمع ہین اول یہہ کہ کوئی وعدہ و وعید
خدا خلاف نہوگا اور یہہ بدلیل صدق ثابت ہے پس وہ جو عامہ نے اپنے عقاید مین
لکہا ہے کہ جسکو چاہیگا بخشیگا اور جسکو چاہیگا عذاب کریگا ظاہرا انواع قباحتین
لازم کرتا ہے از انجملہ عبثیت تشریعات و کذب وعدہ و وعید و ظلم صریح اور
یہ تینو باطل ہین اما عبثیت تشریعات پس بطلان اوسکا بقولہ تعالی افحسبتم انما
خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون یعنے کیا جانا تمنے کہ ہمنے عبث ہی پیدا کیا ہے تمکو
اور تم ہماری طرف پہر نہ اوگے و قولہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا لیطاع
باذن اللہ یعنے نہ بہیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اسواسطے کہ اطاعت کیا جائے بحکم خدا
ظاہر اور حکیم ہونا خدا کا عقل و نقل سے ثابت ہے اور قضیہ فعل الحکیم لا یخلو عن
الحکمۃ ظاہر اور اعتبار کذب نسبت خدا کے تعالے خلاف عقل و نقل کے واسطے
کہ کذب عیب ہے اور وہ عیب سے پاک ہے اور اطلاق ظلم نسبت خداوند عالم
صریح سفاہت ہے عقلا و نقلا دلیل عقلی ثبوت کامل سلب نقائص
و نفی معائب کا اوس سے ہے اور دلیل نقلی قولہ تعالے ان اللہ

بظلام للعبید و قوله تعالی و ما ظلمنا هم ولکن کانوا انفسهم یظلمون یعنے خدا ظالم نہین واسطے بندون کے
اور نہین ظلم کیا ہمنے بندون پر مگر وہ اپنے اوپر آپ ہی ظلم کرتے ہین اور وہ جو عامہ
سند لاتے ہین مثل قوله تعالے یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء یعنی جسکو چاہتا ہے
بخشتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے معنی اوسکے یہہ نہین کہ عذاب و ثواب
خدا اعمال عباد پہ موقوف ہو اور صرف مشیت آلہی پر واقع ہو کسواسطے کہ مشیت
آلہی بمقتضائے حکمت نے محل نہین ہوتی اور جسکو جس لایق پاتا ہے ویسا ہی فرماتا ہے
پس مدار استحقاق عباد پر ہوا۔ اور یہہ بہکنا اونکا ازلی ہے کہ تقدیر آلہی پر حوالہ اسلام
وکفر و طاعت و معصیت رکہتے ہین اور بحث اوسکے گذری۔ دوسرے یہہ کہ سوائے
شرک اور گناہون سے جسے چاہیگا بخشدیگا مراد اوس سے یہہ ہے کہ شرک اکبر
کبائر ہے اور اوسکے باب مین نص یاس مغفرت وارد ہے کہ مطابق اوسکے کلام
امام بلفظ واقع ہوا او بخشدینا اور گناہونکا دو صورت پر ہے یا یہہ کہ عاصی دنیا مین
تائب ہوا ہو پس بحالت قبول توبہ امید مغفرت ہے اور بجرد توبہ یقین امرزش
نچاہئے کسواسطے کہ امرزش موقوف ہے قبولیت توبہ پر اور قبولیت موقوف ہے
اوسکی صلاحیت پر اور صلاحیت متعلق بعلم الہی ہے اور علم آلہی بندون سے
نزدیک مجہول مطلق ہے لہذا انحضرت نے فرمایا الایمان بین الخوف والرجا
یعنی ایمان درمیان خوف نا قبولی و امید پذیرای ہے اور نا قبولی و پذیرائی
صلاحیت پر منحصر اور صلاحیت کا حال معلوم۔ اور دوسری صورت بخشش کے
شفاعت شفعائے امت ہے کہ بیان اوسکا بے عنقریب اتا ہے
تیسری یہہ کہ۔ فاسق مومنین کو بعد عذاب امید مغفرت ہے اور
شفاعت اونکے جائز ہے اتا عذاب پس باعتبار عدالت قاہر رب العزۃ

ظاہر چنانچہ فرماتا ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ
یعنی جو بقدر ذرہ نیکی یا بدی کرے گا بدلا اوسکا حشر مین دیکھیگا اسواسطے
ادعیہ ماثورہ مین یون ہدایت ہے رب عاملنا بفضلک ولا تعاملنا بعدلک
یعنی آلہی ہمسے معاملہ فضل کے ساتھ کیجئے نہ عدل کے اما شفاعت پس
باعتبار رحمت باہرہ حضرت الوہیت کہ جناب خاتم النبیینؐ کو رحمۃ اللعالمین
پیدا کیا ہے بقولہ تعالی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنے نہ بھیجا ہمنے
تمکو مگر ایک رحمت بھیجی جہان پر اور حضرت نے فرمایا ہے کہ روز قیامت کو
اہلبیتؑ طاہرین کے ساتھ شفاعت کرینگے اور شفاعت اونہین کے
واسطے خاص ہے کہ عقاید ایمان پر مستحکم ہین نہ بیدینوں اور بدمذہبون کے
واسطے چنانچہ ذکر اونکا عنقریب اتا ہے اور دلیل شفاعت اہلبیتؑ ایک
یہ حدیث ہے روی انہ لما اخبر النبیؐ ابنتہ فاطمۃ الزہراؑ بقتل ولدہا الحسینؑ
وبما یجری علیہ من المحن بکت فاطمۃ بکاء شدیدا وقالت ابتاہ متی ایکون
ذلک قال رسول اللہؐ فی زمان خال منی ومنک ومن علیؑ ثم قالت
یا ابت فمن یبکی علے ولدی ومن یلتزم باقامۃ العزاء فقال النبیؐ یا فاطمۃ
ان نساء امتی یبکین علے نساء اہلبیتی ورجالہم یبکون علے رجال اہلبیتیؐ ویجددون
العزاء جیلا بعد جیل فی کل سنۃ فاذا کان یوم القیمۃ تشفعین انت
فی النساء وانا اشفع فی الرجال اخذ ناہم بایدیہم وادخلناہم الجنۃ
یا فاطمۃ کل عین باکیۃ یوم القیمۃ الا عین بکت علے الحسین فانہا ضاحکۃ
مستبشرۃ بنعیم الجنۃ یعنے روایت ہے کہ جب ان حضرت نے جناب
سیدہؑ کو خبر شہادت ومصیبت جناب امام حسین علیہ السلام سنائے

تو وہ معصومہ بہت روئین اور پوچھا کہ یہہ واقعہ کب ہوگا حضرتؐ نے فرمایا جب ہم اور تم
اور علیؑ نہونگے عرض کیا پس کون ماتمداری میرے فرزند کے کریگا فرمایا عورات میرے
امت کی زنان اہلبیت پر روئین گی اور مرد مردون پر اور ہر سال عزائی برپا کرینگے
گروہ گروہ ماتمدار ہونگے پہر جب قیامت ہوگی مین مردونکی شفاعت کرونگا
اور تم عورتون کی اور اونکے ہاتھہ پکڑ پکڑ کے بہشت مین داخل کرینگے اور قیامت مین
خوف خدا سے ہر آنکھہ روتی ہوگی سوا حسینؑ پر رونے والون کے کہ اونکے
آنکھین نعمت بہشت سے خوش ہونگے انتہی اور شفاعت آئمہ ہدیٰ و شہدا و صلحا ہے
جابجا منقول ہے اور عامہ تک کو مسلم و مقبول ۔ اما مغفرت پس مبنی تین امر پر ہے
ایک رفعت درجات آنحضرتؐ اما رفعت درجات آنحضرتؐ پس وہ صلہ ہے کثرت
طاعت و تبلیغ رسالت و تحمل مصیبت دنیا کا چنانچہ قرآن شریف مین فرماتا ہے
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنی قریب ہے کہ اوٹہائے تمکو خدا تمہارا مقام
محمود پر اور تفسیر مقام محمود کی بخیر شفاعت ہے اور علو منزلت نعیم جنت اور اسمین
اہلبیت طہارت شامل و داخل ہین چنانچہ حدیث مین آیا ہے قال النبیؐ انا شجرۃ
و فاطمۃ فرعہا و علیؑ لقاحہا والحسنؑ والحسینؑ ثمرتہا و شیعتنا ورقہا فالشجرۃ
اصلہا فی جنۃ عدن والفرع واللقاح والثمرۃ والورق فی الجنۃ یعنی فرمایا
رسول کریم نے مین ایک درخت ہون اور فاطمہؑ شاخ اوسکے اور علیؑ
شکوفہ اوسکے اور حسنینؑ میوہ اوسکے اور گروہ ہمارے دوستون کا
پتے اوسکے پس درخت وہ ہے کہ جڑ اوسکے جنت عدن مین ہے
اور شاخ و شکوفہ و ثمر و برگ اوسکے سب جنت مین ہین ۔ النعم ما قیل ہے
حشر غلامان علیؑ با علیؑ ۔ حشر محبان عمر با عمر اور موید

[illegible]

اختیار شفاعت یہہ آیت ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے یہانتک
خدا تمپر عطا کریگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور زیادت مرتبت اہلبیت ؑ وصلحای امت یہی
مزید فضل حضرت ہے کما لا یخفی۔ اما تصدیق و تصحیح وعدۂ آلہی یہہ ہے کہ فرماتا ہے
یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا یعنی اے وہ بندو میرے کہ اسراف و فضولی کی ہے تمنے اپنے اوپر ناامید
نہو رحمت خدا سے تحقیق یہہ ہے کہ خدا سب گناہون کو بخشدے گا مگر یہہ
نہ سمجھی کوئی کہ بے وسیلہ شفاعت مغفرت ہو گی کیونکہ شفاعت مین دونو مطلب
حاصل ہین اظہار مراتب شفعا کا بہی ہو گا اور ظہور کرم عام خدا کا بہے۔ اما انکہ توبہ
خدا کی پس وہ بہی قرآن شریف سے ثابت ہے بقولہ تعالے ان الحسنات
یذہبن السیئات یعنی نیکیان گناہونکو لیجاتی ہین مطلب یہہ ہے کہ بعض اعمال
صالحہ ایسے ہین کہ اونسے ہزارون گناہ مٹ جاتی ہین چنانچہ محبت جناب امیرؑ
کہ انحضرت ؐ نے فرمایا محبت علیؑ کے گناہون کو یون مٹاتی ہے جسطرح آگ
لکڑی کو کہاتی ہے اور جیسے رونا مصائب امام حسین علیہ السلام پر کہ حدیث
اتفاقی اوسکے باب مین سر الشہادتین عزیز دہلوی تک وارد ہے من بکے
علی الحسینؑ او ابکی او تباکی وجبت لہ الجنہ یعنی جو کوئی رویا آپ یا اور کو اوسنے
رولایا یا امادہ رونے پر ہوا مصیبت حسینؑ مین بہشت اوسپر واجب ہے
اور طریق اہلبیت علیہ السلام پر بہت حدیثین اسباب مین وارد ہین
کہ ایجاز کلام متحمل ایراد نہین ہو سکتا۔ چوتہا مسئلہ یہہ ہے کہ منافق
و فاسق مستحل اگر ہے تو بے مرینگے تو کافر او نہین گے کیونکہ جسطرح نفاق
و کبائر پر دوزخ واجب ہوتا ہے فاسق غیر مستحل پر نہین ہے بلکہ امید

شفاعت بعد عذاب متصور چنانچہ ذکر اوسکا ابھی گذرا۔ اور اگرچہ استحلال امر اعتقادی ہے مگر اصرار فسق و کبائر پر بحالت نہونے توبہ کے قبل موت دلیل استغناء و استخفاف ہے اور استغناء و استخفاف ہی کفر ہے اور یہہ بدلیل قرآن ثابت ہے قال اللہ عزوجل انما التوبۃ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولٰئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتیٰ اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وہم کفار اولٰئک اعتدنا لہم عذابا الیما یعنی توبہ اونہین کے واسطے ہے جو نادانی سے برائے کر لیتے ہین اور جلد سے توبہ کر لیتے ہین پس وہ ایسے ہین کہ خدا اونکو پاک کر دیتا ہے کیونکہ خدا علیم و حکیم ہے اور اونکے واسطے توبہ نہین ہے کہ برے کام کیا کرتے ہین یہان تک کہ جب موت پیش آئی تب کہا کہ اب ہم توبہ کرتے ہین اور نہ اونکے واسطے توبہ ہے جو مر جائین اوسی حال مین کہ وہ کافر ہین اور وہ وہ ہین کہ جنکو ہمنے وعید عذاب دردناک رکہا ہے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ اور اس جگہہ دو شعر اپنے لکہتا ہون سے توبہ کرتے ہین سو اللہ ہی نباہے اوسکو ورنہ مشہور تو خود کردہ پشیمان ہین ہم ٭ روز محشر کہ ملیگی جو سزائے اعمال ہائے کس موہنہ سے کہین گے کہ مسلمان ہین ہم ٭ پہر فرماتے ہین وکل اثم اوضل صاحبہ بلزومہ ایاہ النار فہو کالشرک والکفر والفسق والنفاق اور جو جو گناہ اپنے عامل کو بسبب اوسکے ملازمت کے داخل نار کرتے ہین وہ مثل شرک و کفر و فسق و نفاق ہین مراد یہہ ہے کہ ان معاصی کو حلال نہ سمجہتا ہو مگر مرتکب رہے اور ترک و توبہ نکرے تو ان اعمال پر داخل جہنم

ہوگا پہر فرماتے ہین والشفاعۃ جائزۃ للمستضعفین اور شفاعت جائز ہے
واسطے مستضعفین کے فائدہ مستضعفین سے مراد یا تو وہ لوگ ہین جنکو
تمیز حق و باطل نہو یا وہ لوگ مراد ہین جو منجملہ شیعہ محسوب ہین اور ضروریات
دین نہین جانتے پہر فرماتے ہین وان الدار الیوم دار التقیۃ وہی دار الاسلام
لا دار الکفر ولا دار الایمان اور دنیا اج کل دار تقیہ ہے اور اسکو دار الاسلام
کہئے نہ دار الایمان اور نہ دار الکفر فائدہ۔ دار الحرب دار الکفر متصور ہے
جہان احکام اسلام جاری نہون پس زمانہ حضرت امام مین کوی مانع احکام
شرع نہین ہو سکتا اب جہان کوی مانع نہوا اور احکام شرع جاری رہتے ہون
وہ دار الاسلام ہے والا دار الکفر ہے مجازاً افائدہ اجراے احکام شرع
سے مراد یہہ ہے کہ شعائر اسلام سے مزاحمت نہو نہ یہہ کہ بعض احکام
خلاف شرع جاری ہونے سے دار الکفر ہو جائے کیونکہ عہد حضرات معصومین ع
مین ایسا ہی تہا اور حضرت نے اوس زمانے مین دنیا کو دار الکفر نہین بتایا
اور حقیقت مین نظر بقائے حجت پر ہے یعنی جب دنیا مین حجت خدا نہو گا
تو دار الکفر ہو گی۔ فائدہ دنیا دار الایمان بالفعل اسواسطے نہین ہو سکتے
کہ حق مغلوب ہے اور باطل غالب البتہ عہد آنحضرت ص مین جہان غلبہ حق تہا
وہ دار الایمان تہا اور جہان غلبہ کفر تہا اوسکو دار الحرب فرمایا کسواسطے
کہ حقیقتاً دار الکفر سواے ایام جاہلیت پایا نہین جاتا اور بقاے حجت خدا سے
سبب جہان دار الاسلام مین داخل ہے فائدہ۔ دار التقیہ کے یہہ معنی ہین
کہ بسبب غلبۂ کفر و خلاف اگرچہ کوئی مانع و مزاحم شعائر اسلام نہو اجراے
کل شرایع دین متعذر اور غلبۂ حق باطل پر متعسر ہو رہا ہے اور مسلک مومنین

تاظہور حضرت صاحب الامر عہ تقیہ واحتیاط ہے پس دنیادار تقیہ ہے اور حفظ محل
ہر جگہہ سنت سنیہ - پہر فرمایا والامر بالمعروف والنہی عن المنکر واجبان اذا امکن
ولم یکن خیفتہ علے النفس اور حکم دینا موافق شرع شریف اور باز رکہنا منہیات سے
دونون واجب ہین جب ہوسکین اور اپنا ڈر نہو - فائدہ یہہ حال اوس زمانہ کا ہے
جب کہ خلفاے عباسیہ کا ایسا زور شور رہتا اب کہ ولاۃ وسلاطین اسلام اکثر مخالف حکم
خدا و مطیع نفس وہوا ہین نہر اسکے کہ جو جانے سو مانے کیا ہوسکتا ہے خصوصاً ممالک
مہالک مین کہ کہین خفیہ اور کہین برملا دعوت باطل پیدا ہے اعاذنا اللہ من ذالک
وہو خیر الحافظین پہر فرماتے ہین والایمان اداء الفرائض واجتناب المحارم ومعرفتہ
بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان اور ایمان ادا کرنا واجبات کا ہے اور
پرہیز کرنا ممنوعات سے اور پہچاننا دلسے اور اقرار زبانسے اور عمل ہاتہہ پاؤن سے فائدہ
تعریف ایمان علماے خاصتہ وعامہ نے طرح طرح پر کی ہے مگر بفحواے کلام الملوک
ملوک الکلام طریق خاص حضرت امام ایسا ابلغ ہے کہ صرف اداء الفرائض جامع ومانع ہے
اور اجتناب المحارم مفسر اوسکا واقع اور ایراد تعریف ثانی واسطے احتراز کے ہے
مذہب عامتہ سے چنانچہ بحث اسکے تحقیق العقاید مین مصرح ہوئی خلاصہ یہہ ہے
کہ اس کلام مین تعریف ایمان بنظر شان مومنین مذکور ہوئے تاکہ دار الایمان بالفعل
نہونا دنیا کا ظاہر ہوجائے پہر فرمایا والتکبیر فی عیدین فی الفطر فی دبر خمس صلوٰۃ
ویبدء من صلوٰۃ المغرب لیلتہ الفطر وفی الاضحیٰ فی دبر عشر صلوٰۃ ویبدء من صلوٰۃ
الظہر یوم النحر اور تکبیر دونون عیدوںمین سے عید فطر مین بعد پانچ نمازون کے اور
شروع کیجائیگی نماز مغرب سے شب عید کو اور عید اضحیٰ مین پیچہے دس نمازونکے
اور شروع کیجائیگی نماز ظہر سے روز نحر فائدہ یہہ مسائل تکبیر ہین

اور ترکیب

اور ترکیب و شرائط اونکے متعلق لبفقہ ذکر اسکا واسطے احترازکے اجتہاد عامہ
سے فرمایا۔ پہر ارشاد فرمایا دنؤمن بعذاب القبر و منکر و نکیر و البعث بعد
الموت و الحساب و المیزان و الصّراط اور ایمان رکہتے ہین ہم عذاب قبر و نکیرین
پر اور بعث بعد موت و حساب و میزان و صراط پر **فائدہ** یہ سب ضروریات
اسلام ہین منکر انکا کافر ہے لہذا بصیغۂ متکلم وارد فرمایا اور معتزلہ منجملہ فرق عامہ
عذاب قبر و وزن اعمال و بعض دیگر ضروریات کے صراحۃ اور اشاعرہ بعض کے
ظاہر اور بعض کے در پردہ منکر ہین کہ شرح اوسکی تحقیق العقائد مین بوجہ اتم
ہوئی پہر فرمایا دلا ایمان الا البراءۃ من الجبت والطاغوت الذین ظلما
آل محمدؐ حقہم و اخذ میراثہم وغصبا خمسہم واخذا فدکا من فاطمۃ
علیہا السلام وہمّا باحراق البیت علیہا واسسا ظلمہم وغیرا سنتہ
نبیہم اور ایمان نہین ہے بدون بیزاری و علیحدگی کے اون دونون جبت و
طاغوت سے کہ ظلم کیا انہون نے آل نبیؐ کے حق مین اور چہین لیئے میراث اونکے
اور داب رکہا خمس اونکا اور چہین لیا فدک کو جناب سیدہؑ سے اور قصد کیا اونکے
گہر جلانے کا کہ وہ گہر ہی مین جل کے رہ جائین اور بنیاد ڈالی دونون نے اہلبیتؑ پر
ظلم کی اور تغییر کی دونون نے اونکے پیمبر کے حکم و طریقہ مین **فائدہ** یہ سب
اوصاف حمیدہ اور خوبیان پسندیدہ دونون شیخون کی ہین اور دلائل ثبوت
اور جواب لایعنی عامۂ مبہوت تحقیق العقائد مین مندرج ہین تا آنکہ علامۂ قوشجی
ہر جگہہ تسلیم کرکے شرح تجرید مین ابوبکر و عمر کے اجتہاد پر حوالہ کیا ہے بلکہ بعض
اکابر قوم نے عمر ابن سعد قاتل جناب سید الشہداؑ کو بھی مجتہد قرار دیا ہے اور خطائے
اجتہادی کو معفو سمجہا ہے **فائدہ** نفی ایمان بے تبرای مخالفین و جوب لو...

ثابت ہے شیخ سعدی نے بوستان مین لکہا ہے سہ نظر دوست نادر کند
سوی تو + چو در روی دشمن بود روے تو + گرت دوست باید کزو بر خوری
نباید کہ فرمان دشمن بری + روا دار دار دوست بیگانگی + کہ دشمن گزیند بہم خانگی
ندانی کہ کمتر نہد دوست پائی + چو بیند کہ دشمن بود در سرای + پہر فرماتے
ہین والبراءۃ من الناکثین و دو صواع الذین ہتکا حجاب رسول اللہ و
نکثا بیعتہ امامھم واخرجا المرأۃ علی امیر المؤمنین علیؑ و قتلا الشیعۃ
المتقین اور بدون بیزاری و علیحدگی اون دونون عہد شکنون و دو صواع
سے جنہون نے ہتک حرمت رسول خدا کیا اور بیعت اپنے امام کی توڑی اور
چڑہا لیگئے دونون اوس عورت کو جناب امیرؑ پر اور قتل کیا دونون نے
گروہ اتقیا کو فائدہ یہہ سب معطوف ہے براءت اولی پر اور مراد اس عبارت
سے علیحدگی و برارت ہے اور بیزاری طلحہ و زبیر سے کہ جناب امیرؑ سے بعد قتل عثمان
اول بیعت انہون نے کی تہی بامید منصب حکومت جب وہ نملا تو بی بی عائشہ کو کہ جو
بسبب زوجیت آنحضرتؐ بموجب کریمہ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ مامور بخانہ نشینی تہین بحیلہ دعوی
قصاص عثمان جناب امیرؑ پر چڑہا لیگئے اور وہ قصہ مشہور ہے پس اس طرز کلام
ہدایت انجام سے واضح ہے کہ بانی مبانی خروج یہہ دونون تہے اور محاربہ
جناب امیرؑ مین بموجب حدیث یا علیؑ حربک حربی و سلمک سلمی یہہ تینون مع
اپنے اتباع کے محارب رسول ہوئے اور محارب رسول کافر ہے اور بیزاری کافر
سے واجب پہر فرمایا۔ والبرأۃ من یغوث نعثل الذی ضرب الاخیار و نفاھم
و شردھم فی البلدان و اوی الطرداء و اللعناء و جعل الاموال دولتہ
بین الاغنیاء و استعمل السفہاء فی البلاد اور بدون بیزاری اوس یغوث

بڑے ڈاڑہی والی سے جسنے مارا نیکون کو اور دور کیا اور اونکو پریشان کیا اونکو شہرون مین اور پناہ دی اور پاس بٹہایا نکالے ہوؤنکو اور لعنت سیگے گیون کو اور کردیا مال کو دولت مقدور والون مین اور حکمرانی کرائی نالائقون سے شہرون مین **فائدہ** یہہ عبارت بہی معطوف ہے بشرح بالا اور مراد اوس سے یہہ ہے کہ ایمان ثابت نہین بدون بیزاری اوس شخص سے جسنے ایسا کیہہ کیا اور وہ عثمان ابن عفان ہے کہ بلفظ نعثل مذکور ہوا۔ اور نعثل ریش دراز کو کہتے ہین یہہ ایک یہودی کا نام تہا کہ ریش دراز اور شابہ بعثمان تہا اور جب عائشہ کی زمین عثمان نے ضبط کرلی تو مادر نا مہربان کی زبان سے ملقب بہ نعثل ہوا چنانچہ وہ اکثر کہتی تہین قتل اللہ نعثلا یعنے خدا نعثل کو قتل کرے اور کبہی خلق کو تحریص و ترغیب کرتی تہین بقولہا اقتلوا النعثل بالجملہ یہہ لقب انکا مشہور ہوگیا تہا اور داستان انکے جہگڑے کی اور یہہ کہ عثمان نے سنکر کہا سورہ تحریم موجود ہے زیادہ شیخی زیبا ہے آن حضرتؐ پر نکرنا صاحب روضۃ الاحباب تک لکہہ گئے ہین اور خادم نے تحقیق العقائد مین ذکر کیا ہے **فائدہ** ضرب و نفی و شرو اخیار سے اشارہ ہے واقعہ عمار بن یاسر و ابوذر غفاری و ابن مسعود رضی اللہ عنہم کہ بجلد وی نصیحت اونکی نوبت یہونچی اور عامہ سیاست خلیفہ جی کی حق سمجھتے ہین اور بمقابلہ جناب امیرؑ سے خوارج کے ساتہہ تمثیل دیتے ہین سبحان اللہ کی ریسمان کجا آسمان او بحث مطاعن تحقیق العقائد مین اسکا بیان ہے **فائدہ** مطرود و ملعون مروان و حکم وغیرہما ہین کہ آنحضرتؐ نے انکو خارج بلد کیا تہا اور اونکے دونون شیخون نے بہی اوس حکم پر عمل رکہا مگر چہوٹے میان نے بلا کر مصاحب و وزیر بنالئے اور سب فساد بدولت ان اشرار کے اوٹہائے تا آنکہ نذول و مقتول ہوئے اور اس بات مین

شیخ سعدی کے دو شعر بہت موزون ہین سہ خلاف پیمبر کسی رہ گزید + کہ ہرگز
بمنزل نخواہد رسید + پیمبر کسے را شفاعت گراست + کہ برجادہ شرع پیغمبر است
فائدہ ذکر دولت سے اشارہ ہے کہ انہون نے خلافت بشرط پیروی
شیخین پائی تھی او سپر بھی قائم نرہی یعنے سوائی امورہ مؤمنین اپنے گھر کو دار
الامارۃ بنایا اور دربان مقرر کیئے کہ کوئی مظلوم نہ آنے پائے اور ہزار ہا روپیہ
اور مال بیت المال اپنے عزیزون اور قریبون کو دیا عامہ اسکا جواب یہہ
دیتے ہین کہ اپنا مال بانٹتے تھے تعجب ہے کہ دولت انکی بجز بیت المال خلافت
مین زیادہ ہوئی نہین اور پہلے مال مین کبھی ایسی ہمت وسخاوت سنی نہین
اور اہل بلوی سے بھی انہون نے یہہ عذر نکیا **فائدہ** ظاہر ہے کہ انکے عہد
مین بنی امیہ جابجا مسلط ہوئے کسینے شراب پیکر نماز فجر مین دو رکعت کی جگہہ چار
پڑہین اور کہا کہ یہہ بھی سلوک کرتا ہون کہ زیادہ نہین پڑہاتا اور کسینے زنا اور
کسینے افعال حرام اختیار کیئے اور یہہ بیچارے کہ تدبیر عثمان پر غافل سے حال
سب کا سنتے تھے اور معزول بھی نکرسکتے تھے تا آنکہ بلوی مصریون کا ہوا اور
باتفاق طلحہ وزبیر اصحاب یعنے مہاجرین وانصار شریک بلوے ہوئے سوا اہلبیت
کے اور یہہ بزرگوار مروان کے ہاتھون سے گردن مارے گئے اور معلوم ہے کہ
بفحوای آیۂ لا ترکنوا مسلط کرنا بنی امیہ کا بلاد مسلمین پر مخبر باستحقاق نار بلکہ جار
بکل الانحرار ہو اور واقعہ شہادت خاص آل عبا بلکہ ہتک حرمت شریفین
وقتال سادات ورواج بدعات سب بدولت خاتم الضلالات ظہور مین آئی اولئک
یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ پر فرماتے ہین والبراءۃ من یعوق
ولیہ و ہما معاویۃ وعمرو ابن عاص واصحابهما الذین جعلوا زنوا امیر

المؤمنین علیاً وقتلوا المهاجرین والانصار واهل الفضل والصلاح من التابعین اور بدون بیزاری لعوق و نسر سے کہ معاویہ و ابن عاص ہین اور اونکے ساتھ والون سے جو لڑے جناب امیرؑ سے اور قتل کیا اون اشقیا سے نے مہاجرین اور انصار کو اور اہل فضیلت و اصحاب صلاحیت کو تابعین مین سے

فائدہ یہہ عبارت بھی بد ستور معطوف ہے اور تابعین وہ ہین جنہون نے آنحضرت کو نہین دیکہا تہا مگر حضرت کے طریق پر پیروی اختیار کی پس اب تک سب متشرع تابعین ہین اور تقسیم تابعین و تبع تابعین زائد ہے کیونکہ یہہ سلسلہ الی یوم القیامہ جاری رہے گا۔ پہر فرماتے ہین والبرأة من الحماد الذی حمل الاسفار الی موسی الاشعری و اہل ولایتہ اور بدون بیزاری کے اوس گدہے سے جسنے کتابین اوٹھائین وہ ابوموسی اشعری ہے اور اوسکے پیرون سے فائدہ سیاق عبارت وہی ہے اور ابوموسی اشعری وہ تہا جو بعد جنگ صفین جناب امیر کی طرف سے حکم ہوا تہا اور عمرو عاص نے کہ حکم معاویہ تہا اوس سے ملکر معاویہ کو خلیفہ شام ٹہرایا اور وہ مقتدایان عامہ مین سے ہے والبراءة من السامری واصحابہ الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وانہم یحسبون انہم یحسنون صنعاً أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ و بولایۃ امیر المؤمنین علیؑ و لقائہ ان یلقوا اللہ بغیر ولایتہ وامامتہ خبطت اعمالہم فلا یقیم لہم یوم القیمۃ وزنا وہم کلاب النار والبراءة من الانصاب والازلام ائمۃ الضلالۃ وقادۃ الجور کلہم اولہم واخرہم اور بدون بیزاری کے سامری سے اور اوسکے ساتھ والون سے کہ کوشش اونکی ضائع ہوئی دنیا و آخرت مین اور وہ جانتے ہین کہ خود اچہے کام کرتے ہین وہ منکر ہین آیات خدا اور ولای مرتضوی

کے اور خدا کے سامنے گئے بے ولایت و امامت آنجناب کے پس حبط ہوئے
عمل اونکے اور رفتار روز قیامت مین کچھہ اونکا وزن نہ ٹھرائے گا گئتے ہین دوزخ
کے اور بدون بیزاری انصاب و ازلام سے کہ پیشوا گمراہی کے ہین وہ اور حکام
ظلم پہلے اور پچھلے فائدہ سامری سے مراد ابو ... ہے کہ اوسنے امت
کو بالکل گمراہ کیا اور اصحاب اوسکے اور ائمہ عامہ ہین یا سامری سے مقصود
ثانی ہے اور اصحاب اوسکے اول و ثالث اور اتباع اونکے اور انصاب و
ازلام خلفای امویہ و عباسیہ ہین جو مخرب دین مبین اور یہہ دونون احتمال
بنا بر اقوال علمای اسلام جائز ہین بہر حال بیزاری دونون گروہ سے کہ کسی نے
بزور شمشیر اور کسی نے بزور تزویر امت محمدیہ مین تفرقہ ڈالا واجب ہے فائدہ
منقول ہے کہ جناب امیرؑ نے حسن بصری کو فرمایا انت سامری هذه الامة یعنے
تو سامری اس امت کا ہے اس اعتبار پر مراد حسن بصری اور بقیہ صوفیہ ہین فائدہ
انصاب وہ بت ہین جو گرد کعبہ پر نصب تھے اور ازلام پیالے قمار کے ہین قریش
کے چنانچہ کلام مجید مین مذکور ہوئے۔ پہر فرماتے ہین والبراءة من الشقی مرادی
الذی نظر عاقر ناقة الذی کان اشقی الاولین والآخرین اور بدون بیزاری
کے شقی مرادی سے جو مثل عاقر ناقہ صالح ہے ایسا کہ اولین و آخرین سے زیادہ
شقی تہا فائدہ یہہ اشارہ عبد الرحمن ابن ملجم ولد الزنا کی طرف ہے کہ قاتل
جناب امیرؑ تہا اور حدیث نبویؐ مین تشبیہ عاقر ناقہ صالح سے وارد ہے پہر ارشاد
کیا والبراءة من یزید بن معاویة واصحابه الذین قتل الحسینؑ بن علیؑ
اور بدون بیزاری یزید ابن معاویہ سے اور اوسکے رفقا سے جو شریک قتل
امام حسینؑ ہوئے تہے فائدہ یہہ چارون معطوف بقیاس سابق ہین اور

قاتلان جناب سید الشہدا کئی قسم پر ہین ایک وہ جو ساعی قتل ہوئے مثل آمر و قاتل
اور اونکے انصار نابکار کے۔ ایک وہ جو ان اشقیا کو اس جرم سے بری کرتے
ہین یا اونکے اس فعل سے راضی ہوئے ایک وہ جو حضرت امام حسینؑ کی شہادت
کے منکر ہین یا بحق اعدا الفرہن نہین کرتے۔ ایک وہ جو طریقہ ظلم اون اشقیا کا
روا سمجھے ایک وہ جنہون نے مصائب حضرت مین دل نجلایا اور آنسو نہ بہایا۔
ایک وہ جنہون نے ذکر خیر حضرت صفۂ روزگار سے مٹانا چاہا اور طریقہ استکراہ
یا استخفاف اس باب مین نباہا۔ ایک وہ جنہون نے لقیۂ اہلبیت پر ظلم کیا۔ پہر
فرماتے ہین والولایۃ لاولیاء امیر المؤمنین الذین مضوا علی منہاج
الرسول ولم یبدلوا ولم یغیروا بعد نبیہم وہم سلمان الفارسی و ابوذر
جندب ابن جنادہ و یقال لہ الجون ومقداد ابن الاسود وعمار ابن یاسر و
سہل ابن حنیف وحذیفہ بن الیمان و ابو الہیثم ابن التیہان وخالد ابن
سعید وعبادہ ابن الصامت و ابو ایوب الانصاری وخزیمہ بن ثابت
ذو الشہادتین و ابو سعید الخدری ومحمد بن ابی بکر و قمبر و امثالہم
رضوان اللہ تعالی علیہم والولایۃ اتباعہم والمہتدین ہدایتہم و
السالکین لمنہاجہم اور بدون محبت کرنے کے دوستان جناب امیرؑ سے کہ
کہ وہ طریق رسول اللہ پر قائم رہے اور تبدیل وتغییر نکی اونہون نے بعد اپنے
نبیؐ کے اور وہ یہہ اصحاب کبار ہین جنکے نام کلام معصوم مین داخل ہین یہانتک
کہ فرمایا اور جو مثل اونکے ہین اور بدون محبت اونکے پیرون سے اور اونسے
جنہون نے ہدایت پائی ہے اونسے اور اونہین کی راہ پر چلنے والے ہین
فائدہ یہہ دونون معطوف تہی بدستور ہین اور جملہ کلمہ لا ایمان سے یہانتک

ختم ہوا خلاصہ یہہ کہ تولای ائمہ ابرار جزو اعظم ایمان ہے بلکہ بقول مشہور یہہ تمام ہے
کسواسطے کہ تولا انکی امام مفترض الطاعۃ جاننے کو کہتے ہین اور امام کا پہچاننا مستلزم
خدا اور رسول کے پہچاننے کو اور سب شرعیات کے حق جاننے کو ہے پس تولا
جامع ہوا جزئیات ایمان کا وہو المقصود اور تولا بے تبرا ہو نہین سکتا جیسا
کہ اوپر گذرا پس جسکو ادعای تولا ہو اور اعداے ائمہ ہدی سے برازی
نرکہتا ہو یا چشم پوشی کرتا ہو اور دوستان و معتقدیان حضرات طیبات
سے محبت نرکہتا ہو تو وہ مومن نہین فائدہ حدیث مین وارد ہے
کہ ایک شخص نے جناب صادقؑ سے پوچہا کہ بظاہر کوئی کلمہ گو آپکے ساتہہ
اظہار اپنی دشمنی کا نہین کرتا پس شناخت آپکے دشمن کی کیا ہے فرمایا جسکو
ہمارا دوست جانے گا اوسکا بدخواہ ہوگا لاریب فیہ اسکو آزمایا ہے ایک عباسی
بظاہر اقرار محبت وعظمت ومراتب اہلبیت کرتا تہا مجالس جناب سید الشہدا
مین شریک گریہ وبکا ہوتا تہا اور تعظیم وتوقیر سادات بہی حد سے زیادہ کرتا تہا
مگر جب اوسکو معلوم ہوا کہ فلان سید شیعہ ہے واللہ مینے دیکہا کہ جس طرح
ہوسکا وہ بدخواہ اوسکا ہوا بلکہ بعض اوقات تکلف وریا ظاہری جو اوسکی
عادت تہی اوس سے بہی قاصر رہا۔ پہر فرمایا ونحرم الخمر قلیلھا وکثیرھا
ونحرم کل مسکر قلیلہ وکثیرہ اور حرام سمجہنا ہے شراب کا تہوڑی ہو یا بہت
اور حرام سمجہنا نشے والی ہر چیز کا تہوڑی ہو یا بہت واجب ہے یہہ دونون
جملے معطوف ہین جملہ ہای سابقہ پر اور اگر دونون جگہہ صیغہ متکلم مع الغیر ہو
غلطی انتساخ پر محمول ہونگے اور کہا جائے گا کہ ہم شراب ومسکر کو حرام جانتے
ہین قلیل ہو یا کثیر فائدہ اسمین اشارہ ہے مخالفت عامہ کا کہ وہ نبیذ تمر کو

ساتھ اشتداد و غلیان کے تین روز تک حلال سمجھتے ہین چنانچہ عقائد نسفی
مین ہے ولا یحرم نبیذ التمر اور عقیدے مین بھی یہی ہے اور ماخذ حلت فعل
خلیفۂ ثانی کو قرار دیتے ہین کہ وقت مرگ بھی نوش فرما کر دنیا سے گئے ۔ پھر فرمایا
والمضطر لا یشرب الخمر الا نفا تقیۃ اور مضطر شراب نہین پیتا اسواسطے کہ وہ قتل
کرتی ہے اوسکو فائدہ یعنے مضطر کو شراب خوار کہنا نچاہیے کیونکہ یہ اگر
شراب نہ پیئے گا تو باعث اوسکے قتل کی ہوگی اور حالت اضطرار مین ایسے فعل کی
اجازت ہے کہ تکلیف اوسوقت مین مرتفع ہے لقولہ تعالی فمن اضطر الا یہ
فائدہ بعض نسخ مین یغفل دیکھا گیا یعنے شراب غافل کرتی ہے پینے والے
کو اور اس تقدیر پر معنے یون ہونگے کہ شراب پینے والا بوجہ غفلت معفو ہو حالانکہ
یہ امر معقول نہین کیونکہ بعد پینے کے غافل ہوتا ہے پس وہ فعل اوسکا اختیاری
اور نسخۂ اول ارجح ہے ۔ پھر فرمایا وتحریم کل ذی ناب من السباع وکل
ذی مخلب من الطیر اور حرام جاننا ہر ذی ناب درندہ کا اور ہر پنجہ کش پرندہ
کا فائدہ عامہ تو تا حلال سمجھتے ہین اور بعض کوا اور اسیطرح اکثر ما نور حرمہ
پرندہ اصحاب مذاہب اربع کھاتے ہین کہ بیان اوسکا اس مقام پر طول رکھتا
ہے ۔ پھر فرمایا وتحریم الطحال فانہ دم اور تلی حرام ہے کیونکہ خون ہے
پھر فرمایا وتحریم الطافی والجری والمارماھی والزمار وکل سمک لا یکون
لہ فلوس اور کاکی کہ پانی پر جمتی ہے اور جری اور مارماہی و زمار کہ دونون
مچھلی کی قسم سے گنے جاتے ہین اور ہر مچھلی کہ سنہ نرکھتی ہو حرام ہے فائدہ
مچھلی کے باب مین حدیث وارد ہے کہ مچھلی وہ ہے جسپر سنہ ہو اور جو بغیر
سنہ کے ہے وہ مچھلی نہین اور عامہ اسکے مخالف ہین تا آنکہ امام مالک نے

گوہ اور ناکہ اور کچھوا بھی حلال کیا اور علی ہذا القیاس اور جانور حرام۔ پھر
فرمایا ومن الطیور ما کان له قابضة ومن البیض کلما اختلف طرفاه
حلال اکله وکلما استوی طرفاه حرام اور پرندون مین سے جنکے سنگدانہ
ہو اور انڈون مین سے جنکے دونون کنارے مختلف ہون حلال ہے اور
باقی حرام۔ پھر فرمایا والاجتناب من الکبائر وهی قتل النفس التی حرم الله الا
بالحق والزنا والسرقة وشرب الخمر والمسکر وعقوق الوالدین و
الفرار من الزحف واکل مال الیتیم ظلما واکل المیتة والدم ولحم الخنزیر
وما اهل لغیر الله من غیر ضرورة واکل الربوا والسحت بعد البینة و
المیسر والقمار والتبخیس فی المکیال والمیزان وقذف المحصنات واللواط
والشهادة بالزور والیاس من رحمة الله والامن من مکر الله ومعونة الظالمین
والرکون الیهم والیمین الغموس وحبس الحقوق من غیر عسر والکذب
والاسراف والتبذیر والخیانة وکتمان الشهادة والاستخفاف لاولیاء
الله والاشتغال بالملاهی التی تصد عن ذکر الله کالمعازف وضرب الاوتار
والاصرار علی الصغائر من الذنوب اور گناہان کبیرہ مین سے ہے ناحق مار ڈالنا
آدمی کا مگر یہ کہ مارنا اوسکا روا ہو اور زنا اور چوری اور شراب پینا اور عاق
ہو جانا مان باپ سے اور بھاگنا لڑائی سے اور یتیم کا مال کھانا ظلم سے اور
مردار اور خون اور گوشت خوک کھانا اور اوس چیز کا کھانا جو نام خدا بزرگ
سے نہوئی ہو بے ضرورت و اضطرار کے اور بیاج کھانا اور رشوت لینا اور ہر قسم
کا جوا۔ اور ناپ تول مین کمی کرنا اور عفیفہ کو گالی دینا اور لواطہ ہر قسم کا اور
گواہی جھوٹ اور فریب کی یا مجلس غنا مین حاضر ہونا اور نا امیدی رحمت

اور بے پروا ہو جانا مکر خدا سے اور امداد و اعانت ظالمون کی اور اعتماد کرنا
اونکے اور فریب کی قسم کہانا اور حقدارون کا حق با وجود قدرت روکنا اور
جہوٹ بولنا اور فضول خرچی کرنا اور خیانت کرنا اور سچی گواہی کو چہپانا
اور خفیف جاننا حجت ہای خدا کا اور حقیر جاننا دوستان خدا کا اور مشغول
ہونا اوس لہو و لعب مین کہ یاد خدا سے باز رکہے مثل غنا و بازی وغیرہ
اور اصرار صغائر ذنوب پر **فائدہ** اگرچہ تفصیل کبائر بعض محققین نے بسبیل
اختلاف کی ہے مگر قول بعضون کا یہہ ہے کہ ہر گناہ نسبت دوسرے گناہ کی
کبیرہ اور نسبت بعض صغیرہ ہے اور بعض نے تعداد کبائر از روے وعید قرآنی
معاصی مندرجہ کتاب پر منحصر رکہی ہے اور یہہ کلام معجز نظام بہی مشتمل اوسی پر
ہے اور اتفاق علما اوس پر ہے کہ قول اخیر اس مقام کا یعنے اصرار صغائر پر
کبیرہ ہے اور مینے حتے الوسع تحقیق العقائد مین تفصیل کبائر کردی ہے **فائدہ**
قتل نفس اور سب گناہون مین تصویب اور پیروی کرنے والے اور داعی
و معین شریک ہین **فائدہ** راضی معصیت مثل عاصی متصور ہے **فائدہ**
زنا و لواطہ فعل وطی پر منحصر نہین بلکہ مقدمات اوسکے داخل ہین حکماً اور حدود
شرعیہ متعلق ایقاع و اقدام افعال پر **فائدہ** عقوق الدین مین جرم عقوق
ہے کہ ایسا فعل اوس سے ظہور مین آئے جسپر والدین ناخوش ہون پس
معذور ہے کہ بے اظہار عقوق مجرد نارضامندی والدین مستوجب جزاے
عقوق ہو **فائدہ** بدون نارضامندی والدین ترک آداب یا عدم
مروت مین اونکی مخالفت حکم خدا ثابت ہوتی ہے اور اس عصیان مین استحقاق
عذاب لازم ہے حاصل یہہ کہ اطاعت امر الہی باعث نجات اور مخالفت

سو عجب مذاب ہے اگر والدین بے وجہ کسی بیٹے کو عاق کر دین تو امید
مغفرت باقی ہے **فائدہ** اکل میت اور امثال اوسکے کا محل ضرورت
مین بمضمون اس کریمہ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ظاہر ہے
فائدہ اقسام سود اور بیاج اور جوا اور غصب وخیانت وسرقہ وظلم
بہت ہین منحصر یہہ کہ صراحۃً وحیلۃً ہر طرح یہہ امور حرام ہین **فائدہ**
تجویز سود لینے کی کفار سے منفی ہے اور سود لینا مومن سے حرام ہے
کیونکہ وہ ربا ہے اور درمیان مومن وکافر وغیرہ ربا ہی نہین بلکہ اس
باب مین متسنن کے بعض ائمہ بہی متفق ہین **فائدہ** قذف ودشنام مطلق
حرام ہے مگر جسکا ولد الحرام ہونا بدلیل عقلی یا نقلی ثابت ہو اور دلیل عقلی مثل
اسکے کہ کلیۃً حرام زادگی بدلیل شرعی ثابت ہو اور مصادق آئے جیسے مخالفت
مرتضوی یعنے انکار امامت بلا فصل **فائدہ** خیانت عام ہے مال مین ہو
یا عہد مین مومن کے ساتہہ یا کافر کے **فائدہ** یمین مین مواخذہ سے برات
بلا کفارہ واستغفار محال اور عادت کے قسم کہانے بسبب استخفاف حرام ہے
والسلام علی اتبع الہدیٰ وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

اس سلام مین مقتدیان ہدایت کیطرف اشارہ ہے

خاتمہ

معلوم ہو کہ یہہ رسالہ جامعہ وہ ہے جسکو مامون عباسی نے آب طلا لکہوایا
تہا اور ذہبیہ اسی جہت سے مشہور ہوا اور اسمین اصول عقائد واحکام دین
اسلام بر وجہ اجمال سب مذکور ہین اور اس فقیر حقیر نے بقدر ضرورت بعد ترجمہ

وتلخیص توضیح مقاصد اور بہی تخصیص مراصد مین صرف حوصلہ و بذل جہد کیا مگر
حوالہ مسائل فقہیہ علم فقہ پر رکہا کیونکہ بموجب آیۂ لتفقہ و احادیث اجتہاد و توقیع
رفیع جناب صاحب الامر علیہ السلام و علی آبائہ الکرام عوام امت کو اخذ احکام
فرعیہ دین متین علمای اعلام سے واجب ہے تاکہ وہ از روے امعان نظر
تطبیق و تصحیح ہر حدیث و خبر فرماکر راجح و قوی پر حکم عمل دین اور ترجمۂ لفظی حدیث
کہ یہہ رسالہ بہی اوسی قسم سے ہے بے اجرا اوس قاعدۂ ماموره کے موجب ابتلاے
متصور ہو انخلاف اصول عقائد حقہ کہ اوسمین محل اختلاج و سیع ہے آمدم برایں کہ
آخر مین اس رسالہ کے اشارہ اسمای مخالفین کا بالفاظ خاص واقع ہے اور توجیہ
اون خصوصیات کی بجواے بیان مین معلوم نہین ہوسکتی مگر چونکہ تفسیر جناب مولانا
سید علی صاحب مین کچہہ بدائع صنائع مناسب ایسے کنایات بلیغہ کے دیکہے گئے
تہے تذنیب خاتمہ اونکے ایراد سے اولے سمجہی پس پوشیدہ نرہے کہ جناب ممدوح نے
بقاعدۂ زبر و بینات الفاظ قرآنی و غیر ذلک سے استخراج بعض عبارات و اسمای
مناسبہ فرمایا ہے چنانچہ زبر سے الطاغوت کے غاصب حق آل الاحمد و
عدوتہم۔ اور منات سے الخمر و الجبت کے عدو آل محمد اور منات سے
الازلام کے عدو آل محمد المصطفی اور بینات سے المیتہ عدو آل النبی کل
اور مجموع زبر و بینات البغی کے ظالم احمد و علی و ابناہما اور مجموع زبر و بینات
سے الدم کے عدو آل محمد ہو النبی اور زبر سے الانصاب کے عدو احمد و
آلہ اور بینات سے اوسکے منکر آل محمد اور زبر سے الاوثان کے منکر
ولای آل نبی اللہ الامی اور مجموعہ زبر و بینات سے اوسکے منکر و ولایۃ
آل محمد و اعادتہم اور بہی من خالف النبی و آل النبی اور بینات سے

الاصنام کے منکر آل احمد حبیب اللہ اور زبر و بینات سے اوسکے منکر و آل
حبیب اللہ حقوقہم اور زبر سے الخنزیر کے اعدائے آل احمدؐ و منکر و لائہم
اور بینات سے اوسکے عدو احمد نبی اللہ و آلہ اور مجموعۂ زبر و بینات سے
اوسکے اعدای آل محمد الہادی و ہم الظالمون اور زبر سے اصل کل شر
کے اعادی النبی المصطفےؐ و علیؑ و ابنائہما اور یہی عدو احمدؐ الائمۃ الہدے
اور یہی اعدار المصطفےؐ و علی حبیبہ و اعدار نبیہما اور یہی منکر و النبیؐ و علےؑ
الہادی و اولادہما اور بینات سے اوسکے اعدای احمدؐ و علی الہادی و آلہ
اور مجموع زبر و بینات سے اوسکے منکر و و لایۃ ال النبیؐ و الاعدار جداً اور
زبر سے الفحشاء کے اعدار ال احمد المصطفےؐ اور زبر سے المنکر اور یہی
المیسر کے عدو آل احمدؐ الامی کلہا اور یہی عدو احمدؐ و علیؑ و ولدہما اور زبر کے
الظالین سے اشکاک و ہم لا یعلمون الامام بالحق جداً۔ اور اسیطرح بعض
الفاظ سے عبارت ثبوت حقیت و مدح اہلبیتؑ نکلتی ہے چنانچہ زبر سے
الزکوٰۃ کے محمد و وصیہ علی الہادی و اولادہما اور زبر سے الشہر الحرام
کے المصطفےؐ الزکی و الائمہ اور زبر سے کعبۃ اللہ محمدؐ و علیؑ و ابنائہما الہادون
بالحق اور زبر الآیات سے النبیؐ و علیؑ و اولادہما الاوصیار البینات
سے محمدؐ و علیؑ و ابنائہما اور مجموع زبر و بینات الصیام محمد الزکے و نائبہ
علی الہادی و اولادہما اور مجموع زبر و بینات وجہ اللہ سے احمدؐ و علیؑ
و ابنائہما الہدے اور زبر سے الصلوٰۃ محمد النبیؐ و وصیہ علےؑ الہادے
و اولادہما اور بینات سے اوسکے محمد و آلہ الازکیار اور زبر قبلۃ اللہ
المصطفےؐ نبیؐ اللہ و علی و اولادہما اور مجموعۂ زبر و بینات سے اوسکے محمد

حبیب اللہ و الائمۃ الاطہار اور بینات جسے محمد الزکی و آلہ اور مجموع زبر
و بینات سے اوسکے محمد وہو النبی و آلہ اور زبر البلد الحرام سے محمد و علی
حبیبہ و ابنائہما اور بینات سے اوسکے محمد نبی اللہ و علی بن ابیطالب و اولادہما
اور مجموع زبر و بینات سے اوسکے احمد ہو و آلہ خلیفۃ اللہ اور زبر الصراط
المستقیم سے مودۃ النبی و حب اہلبیتہ اور بینات سے اوسکے حب محمد
و علی و حسنینہا و علی و محمد و جعفر و موسی و علی و محمد و علی و الحسن و المہدی
اور زبر اهۡدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ سے سید الائمۃ المعصومین ہو ابن ابیطالب
اور بینات سے اوسکے علی ہو ابو الائمۃ الہدی اور زبر سے صِرَاطَ الَّذِينَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے ہو النبی و ولی اللہ و الحسن و الحسین و علی و محمد و جعفر
و موسی و علی و محمد و علی و الحسن و المہدی اور بینات سے اوسکے احمد النبی
و الائمۃ علی و آلہ اور الامی احمد و علی و آلہ الائمہ اور زبر آیہ وَأْتُوا الْبُيُوتَ
مِنْ أَبْوَابِهَا سے اقرو ابو لا ر علی الزکی و آلہ و اطیعوہم اولا ر باب اللہ
اور زبر اصل کل خیر النبی المصطفے و الائمۃ الاوصیا ر اور بینات سے
اوسکے احمد و علی و ابنائہما اور مجموع زبر و بینات سے اوسکے احمد و علی
افضل الاوصیا ر و آلہ حاصل ہوتے ہین اور یہہ بہی عجائب صنع سے ہے
کہ بطریق یادگار ثبت صحیفہ روزگار ہوسکے اور ہر چند حروف مقطعہ قرآن مبہمات
و مشتبہات ہین الطف نکات یہہ ہے کہ جملہ صراط علی حق نمسکہ مین سب
مجتمع ہین و ان ہذا الشئی عجاب و الحمد للہ علی ختم الکتاب و الصلوۃ علی خاتم
انبیائہ محمد و آلہ الاطیاب فقط

تمت

تقریظ فوائد ذہبیہ

الحمد لواحد العلی المحمود الحمد لخالق الولی المعبود الحمد لکاشف الغطاء والشبہات الحمد لواہب العطاء والدرجات - الحمد لعالم القدیم الازلی - الحمد لخالق القدیر الابدی - النعت لشارع الطریق الاسلام والمنقبۃ لالہ الاکرام - حمد اوسکی جو ہے واحد و محمود و علی - حمد اوسکی جو ہے خالق و معبود و ولی - حمد اوسکی جو ہے کاشف سر و شبہات - حمد اوسکی جو ہے واہب فوز و درجات - حمد اوسکی جو عالم ہے قدیم و ازلی - حمد اوسکی جو خالق ہے قدیر و ابدی ہے ہدیہ شارع دین کے لیئے - تعظیم سے مدح آل یسین کے لیئے - امابعد اضعف الخلیقۃ مال لیس لشئ فی الحقیقۃ ذرہ طریق اثنا عشری عبد اثیم ابو الابراہیم المدعو بہ محمد راشد علی الجعفری والمتخلص لضیا والمستنیر صانہ اللہ القدیر عن الریا والتزویر خدمت مؤمنین مین ملتمس ہے کہ میرے اجداد ہین ابو بکر بن ابی قحافہ کے بعد اکثر بزرگ مثل محمد بن ابی و قاسم بن محمد و محمد بن قاسم رضوان اللہ علیہم عرب مین خواہ بسبب تعلیم و صحبت و قرابت اہلبیت علیہم السلام خواہ بطور تحقیق مذہب حق پر قائم رہے ہر طبقہ متوسط مین یہی طریقہ جاری رہا چنانچہ سکونت نواح سبزوار اس امر پر شاہد عدل ہے - جبکہ ملا حمید الدین گنوری بتلاش اپنے فرزند ارجمند قاضی عبد اللہ وقت ماں کے بدایون مین آسکے تو بروے تاریخ معلوم ہوتا ہے کہ عہد التمش سے سلطنت بابری تک اونکے خاندان مین بسبب تعلق عہدۂ قضا خواہ بسبب قرابت عثمانیہ تقیۃً یا حقیقۃً اظہار تسنن بہا الآثام کہہ سکتے ہین

از مولانا عبد المجید کے وقت سے تشیع نہین تو عقیدۂ تفضیل پر حالات
و حکایات سلف ضرور گواہی دیتے ہین از انجملہ مصدر بعلی ہوتا اونکی اولاد
کے اسما کا اور ایک کا دوسرے کو اس امر کی وصیت کرنا۔ اگرچہ ہم کہہ سکتے
ہین کہ ہمارے دادا کے دادا و میر عدل مولوی ارشد اس دلیل سے اثنا
عشری تھے کہ مناجات اونکی متضمن استعانت معصومین علیہم السلام ہمارے
پاس موجود ہے و ہذا المخصہ ۔ یا علی مرتضے یا مجتبے وقت ست وقت
یا حسین و یا علی زین العبا وقت ست وقت * یا جناب باقر جملہ علوم انبیا
جعفر و کاظم علے موسے رضا وقت است وقت * یا تقی و یا نقی و یا جناب
عسکری * مہدی ہادی امام رہنما وقت است وقت * مگر بسبب عدم
موجود دلیل قاطع ہم اونکو تبرائی شیعہ نہین کہہ سکتے ۔ اخلاف مولوی
علی ارشد مین ہمارے پرنانا مولوی خلیل اللہ اور ہمارے پردادا مولوی
علی داؤد اللہ اور ہمارے باپ کے نانا مولوی علی صدیق اللہ جب مصاحبت
سادات کرام سے مشرف ہوئے تو اس خاندان مین تشیع نے فروغ
پایا اور لہذا جناب مفتی محمد علی خلف الاکبر مولوی حکیم محدث حافظ علی احمد
مین مولوی ارشد کا حضور آصفی سے معزز بخدمت افتا ہوکر آنا اور بھی
باعث تقویت و ترویج ہوا ۔ اور اکثر خاندانون مین دین حق پھیلگیا ۔
مولوی علی خلیل اللہ کے تشیع کی ایک دلیل یہہ ہے کہ وہ کسیکے مرید نہ تھے
دوسرے یہہ کہ اپنی اولاد کا شیعہ علی الاعلان ہوتا اونکو گوارا تھا عند
الاعتراض چودھری محمد اعظم یہہ جواب دندان شکن اونکا مشہور ہے کہ امیر
المؤمنین کی ولادت خانۂ کعبہ مین ہوئی پس اگر مسجد مین اونکی فرزند پیدا ہوا

ہو تو کچھہ بیجا نہین - اس زمانے کے ایک شیخ ابوبکر نے اطعام سالانہ زمان وفات جناب موصوف کو بلفظ عرس تعبیر کرکے اونکے تسنن یا تصوف کی دلیل سمجھا ہے حالانکہ ہمارے نانا جناب مولوی تفضل حسین صاحب مرحوم جو اوسوقت مین مظہر تسنن تھے یہہ جلسہ ہفتہ یا عشرہ تک بطور اتفاق اخوان کیا کرتے تھے نہ اوسمین رقص ہوتا تہا نہ غنا - اور اگر ایسا ہی ہوتا تو ایک شخص حی کے فعل سے شخص میت کا عقیدہ ثابت نہین ہو سکتا ورنہ معمولاً آج سے مرگ ابن خطاب کے روز بولتی حاضری کیا کرینگے بہلا اس دلیل سے تم اونکو شیعہ تبرائی مان تو لوگے ہمارے پردادا مولوی علی داؤد اللہ ابتداءً اگر ایک صوفی کے مرید بلکہ خلیفہ تھے مگر انجام اونکا بخیر ہوا چنانچہ ابتک ثقاۃ و عدول برای العین دیکھنے والے اور لمع اصغا سننے والے اونکے عقائد کے موجود ہین - اگر وہ شیعہ نہوتے تو معاویہ کی تاریخ مرگ لفظ کلب مین کیون نکالتے - فللہ دَرہ و علیہ اجرہ - مولوی علی صدیق اللہ نے انگشت و جنفر والی رباعی حکیم نعمتخان عالی مغفور کی پڑہ کر عقیدہ خلافت بلے فصل مرتضوی بیان کرتے تھے - یہہ بات ہمنے اپنی دادی مغفورہ سے جو کمال صابرہ و مومنہ و صاحب علم و عفت تہین اور اونکے بہائی اوستادی مولوی حامد علی ابو الحماد مغفور سے سنی ہے - اس بحث سے ہماری یہہ عرض ہے کہ اسلاف کرام مین تشیع قدیم سے چلا آتا ہے و لو بالتفضل او التقیہ - اور ان لوگون کو مؤمن کامل نہ سمجھا جائے تو سنی بہی نہین کہہ سکتے لہذا ہمنے رعایت احتیاط دعای مغفرت مین اونہین ملحوظ رکھی ہے کہ اللھم اغفر لھم ان کانوا مؤمنین - اور جو تشیع مان لیا جائے تو یہہ امر فرض نہین ہو سکتا کہ ہمارے اسلاف اور اونکے معاصرین اور اونکے اخلاف تحقیق سے شیعہ ہوا کرتے تھے

مثل ملا محمد محسن غلام محمدی حمیدی علیہ الرحمہ کے یا ہمارے قبلہ گاہ غفران پناہ
فاضل الاجل عالم الاکمل اریب العجیب ادیب اللبیب اشرف المعاصرین رالامثال
علیہ رحمۃ اللہ المتعال کے۔ گویا آپ اپنے والد ماجد لفقہ الامین العدل الصفی
حضرت مولانا نجف علی مرحوم کے اعمال مجسم تھے۔ چہاردہ سالگی مین پایۂ تحقیق
کو عرش الکمال پر پہونچایا ایک تحقیق العقائد اثنی عشریہ جزو کلان کی عربی کتاب مولوی
صاحب کی لیاقت پر دلیل بین ہے جسمین شرح تفتازانی اور قوشجی اور عقائد
نعمانیہ مراد کیا ہے اور علاوہ بران عروۃ الوثقی حبل المتین صراط المستقیم
توثیق العقائد تدقیق العقائد متن متین ہدیۂ اثنا عشریہ توفیق العقائد کتب مذہبیہ
اور دبستان اخلاق و تذکرہ انتخاب دہر و دیگر رسائل منطق یعنے حکمت و طب
و ریاضی و صرف و نحو و انشاء و دواوین شعر فارسی و عربی و اردو۔ یہہ سب کتابین
چوالیس برس کی عمر تک باوجود تعلق مناصب جلیلہ سرکار انگریزی و ہندوستانی
مرتب ہوئین اور اوہی سال ۱۲۷۲ ہجری مین قتل ہوئے رضی اللہ عنہ اسوقت
قریب سو جلد کے میرے پاس ہین زمانہ فرصت دیتا تو کیا کچھہ نہ لکھتے مصنفات
جابجا گو دیکھہ دیکھہ کر مولوی فضل رسول صاحب و مولوی فیض احمد صاحب وغیرہما
آپ کے اساتذہ باوجود تخالف مذہب مدح کرتے تھے۔ باری الحمد للہ کہ بالفعل
ازانجملہ یہہ شرح ذہبیہ رضویہ بعنایت جناب مخدومی میر عابد علی صاحب
مالک مطبع اثنا عشری لکھنؤ چھپ گئی آلہی کل تصنیفات و تالیفات جناب موصوف
میری حیات مین مطبوع و مشہور ہون بمحمد و آلہ الامجاد

تاریخ فی العربیۃ

قد استطبعت تصنیف النفیس	الشرح العقائد الکلام +

هٰذا خیر الرسالات الشریفة ۔ هٰذا شرح علی المتن الامام
کتاب ذو النوادر فی الحقیقة ۔ کتاب انتخاب فی الانام
کتاب کالنهار فی اللیالی ۔ کتاب کالضیاء فی الظلام
کتاب فی الصیام و فی الصلوٰة ۔ کتاب فی الحلال و فی الحرام
کتاب للاحیا جنّة الحفظ ۔ کتاب للاعادی کالحسام
تعمقت لعام الانطباعه ۔ لذخر الاجر و الفوز المرام
فقال الروح لمولانا النفیس ۔ ینطق الحال من وادی السلام

ترجمہ کہ تعدد کل اعداد الکتاب لی
و اضرب بالثلاثة ما ہو تمام

دیگر فی الفارسیة

علم و عمل دین بدایون معلوم ۔ شد والد ماجدم دران فرد ولیک
تاریخ طبع شرح او گشت چنین ۔ تفسیر کلام مصحف ناطق نیک
۱۲۹۹ھ

دیگر فی الهندیة

ہمارے والد ماجد کا واہ کیا کہنا ۔ لکھے ہیں شرح یہ بدایوں میں لکھ کے ہیں ذی شان
حلیم و فاضل و فیاض و اتقہ و امیح ۔ امیر ابن امیر و رئیس ابن رئیس
ادب میں علم بدیع و بیان میں یکتا ہے ۔ متین نظم مبارک ہے اور نثر سلیس
زمانے کوئی تو دیکھے جناب کی تصنیف ۔ ہوئی ہے شرح انکی تحقیق دافع تلبیس
فوائد ذہبیہ کا واہ کیا کہنا ۔ بجا ہے آب طلائی سے لکھیں جو کاپی نویس
یہی کتاب چھپی لکھنؤ میں ان روزوں ۔ ہزار حمد خداوند و اجب التقدیس
جناب سید عابد علی جزاک اللہ ۔ تم ایسے وقت میں کیسے ملے شفیق و انیس

وما من دابة في الارض ولا طائر يطير بجناحيه الا امم امثالكم

الحمد لله المنان که درین زمان در احسن اوقات و اسعد ساعات
کتاب مستطاب از تصانیف عالم نبیل و فاضل جلیل قوی الذهن الوقاد والطبع النقاد
جناب مولانا مولوی السید محمد علی حسن صاحب وکیل عدالت دام الله اقباله سے

القول المانوس فی ابطال تناسخ النفوس

نور الصباح فی ابطال تناسخ الارواح

بسعی و اہتمام و تصحیح تام حقیر سراپا تقصیر السید عابد علی بمقام لکھنو
بمحلہ فراشخانہ وزیرگنج بتاریخ بست ششم ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۰۳ھ
مطابق تاریخ ۱۹ ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۶ عیسوی

در مطبع فیض منبع اثنا عشری حلیۂ طبع پوشید